ختم نبوت زندہ باد

الله رسول محمد

ماہنامہ
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

لولاک
ملتان

شمارہ: ۴ جلد: ۲۴
اپریل 2020 شعبان المعظم ۱۴۴۱

مسلسل اشاعت کے
57 سال

Email: khatmenubuwwat@ymail.com

حضرات صحابیات کی تابناک زندگیاں

ختم نبوت ملتان کی تیاری اور اس کا التواء

مولانا شبلی نعمانیؒ کے صندوق کی چوری

حضرت مولانا محمد الیاسؒ کا سانحہ ارتحال

حج فارم و ختم نبوت حلف نامہ

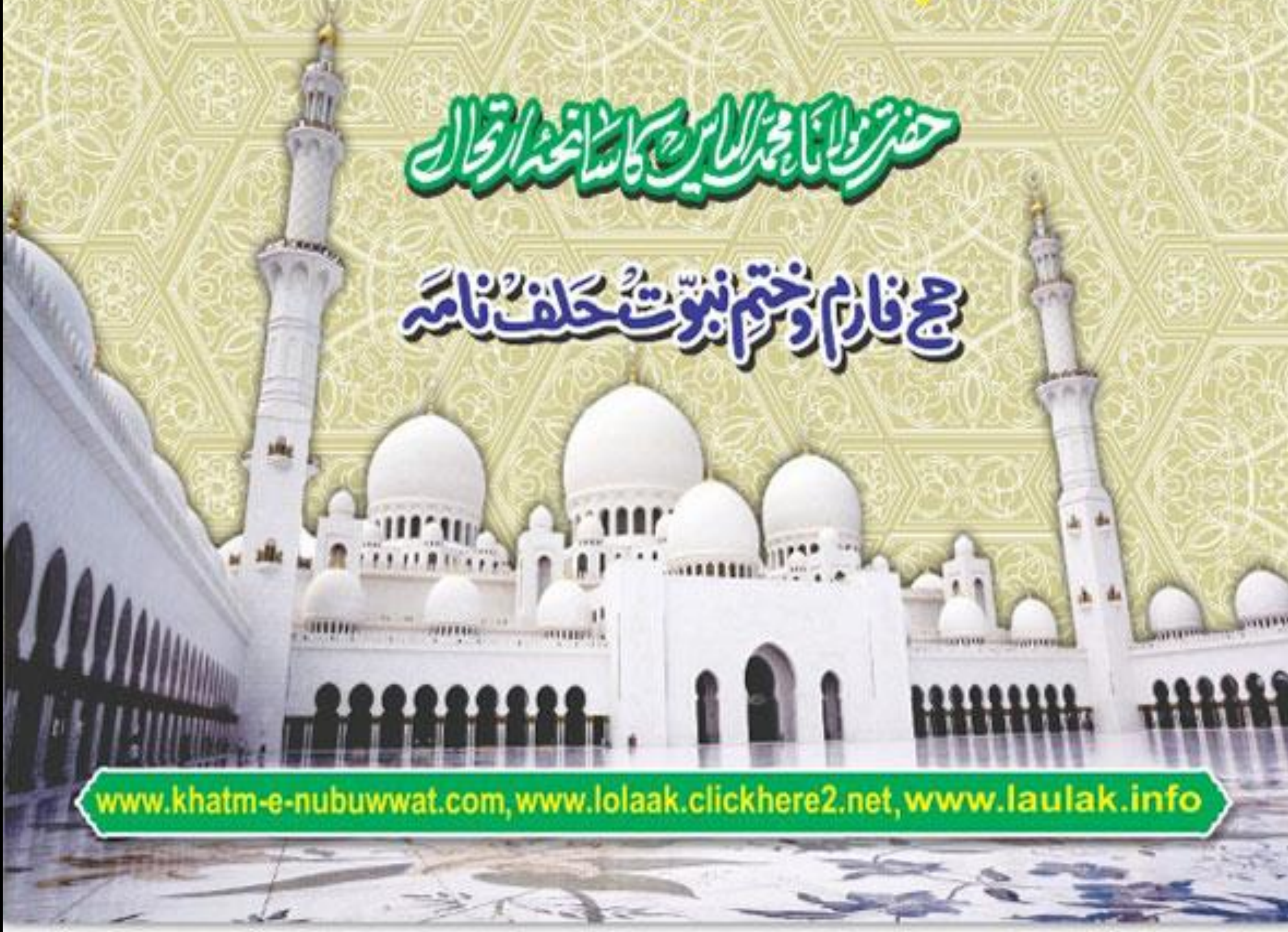

www.khatm-e-nubuwwat.com, www.lolaak.clickhere2.net, www.laulak.info

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ

لولاک

ملتان

شمارہ: ۴ جلد: ۲۴

بیاد

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ
حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
حضرت مولانا عبدالرحمٰن میانویؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہؒ
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ
حضرت مولانا محمد شریف بہاولپوریؒ

مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ
خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمد صاحبؒ
فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیاتؒ
حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
پیر طریقت حضرت مولانا شاہ نفیس الحسینیؒ
حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ
حضرت مولانا سعید احمد صاحب جلالپوری شہیدؒ
صاحبزادہ طارق محمودؒ

بانی: مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ
زیر سرپرستی: حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب
زیر سرپرستی: حضرت مولانا حافظ محمد ناصرالدین خاکوانی صاحب
نگران اعلیٰ: حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری
نگران: حضرت مولانا اللہ وسایا
چیف ایڈیٹر: حضرت مولانا عزیز احمد
حضرت مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی
ایڈیٹر: صاحبزادہ حافظ مبشر محمود
مرتب: مولانا عزیز الرحمٰن ثانی
کمپوزنگ: یوسف ہارون

مجلس منتظمہ

علامہ احمد میاں حمادی	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
مولانا بشیر احمد	حافظ محمد یوسف عثمانی
مولانا محمد اکرم طوفانی	مولانا مفتی حفیظ الرحمٰن
مولانا فقیر اللہ اختر	مولانا قاضی احسان احمد
مولانا عبدالرشید غازی	مولانا محمد طیب فاروقی
مولانا غلام حسین	مولانا غلام رسول دینپوری
مولانا محمد اسحاق ساقی	مولانا محمد حسین ناصر
مولانا غلام مصطفیٰ	مولانا مفتی محمد راشد مدنی
چوہدری محمد اقبال	مولانا محمد قاسم رحمانی

مولانا عبدالرزاق

ناشر: عزیز احمد مطبع: شکیل نور پرنٹرز ملتان
مقام اشاعت: جامع مسجد ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

رابطہ: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
حضوری باغ روڈ، ملتان فون: 0300-4304277, 061-4783486

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم!

کلمۃ الیوم

ختم نبوت کانفرنس ملتان کی تیاری اوراس کاالتواء	مولانا محمد وسیم اسلم	03

مقالات ومضامین

مقام عشق (منظوم)	علامہ طالوت ؒ	07
اہمیۃ محبۃ النبی ﷺ فی حیاۃ المسلم (قسط نمبر 2)	عبداللہ مسعود/مولانا غلام رسول	08
حضرات صحابیاتؓ کی تابناک زندگیاں	مولانا عزیز الرحمٰن مدنی بجنور	12
فتنوں کامقابلہ کریں......خطاب: مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری	ضبط وتحریر: مولانا محمد بلال	15
سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ ؒ کی اپنے بیٹے کووصیت	مولانا محمد امین	19
ہماری اجتماعیت کامرکز کلمہ طیبہ	مولانا محمد عثمان	21
مولانا شبلی نعمانی ؒ کے صندوق کی چوری	حکیم سید محموداحمد برکاتی ؒ	23
مولانا خیر محمد مکی ؒ اور مقدمہ بہاول پور	مولانا محمد عبداللہ، احمد پور شرقیہ	26

شخصیات

حضرت مولانا محمد الیاس ؒ کا سانحہ ارتحال	مولانا مفتی محمد خالد میر	28

ردقادیانیت

حج فارم وختم نبوت حلف نامہ	جناب عبدالقدوس محمدی	31
مولانا غلام غوث ہزاروی کا قادیانی مسئلہ پرقومی اسمبلی میں خطاب	ادارہ	34
فتنہ دجال اور قیامت کی نشانیاں	مولانا عبداللہ	38

متفرقات

تبصرہ کتب	مولانا اللہ وسایا	40
تقریری مقابلہ بسلسلہ تحفظ ختم نبوت لاہور	مولانا عبدالنعیم	43
اغراض ومقاصد......تحفظ ختم نبوت کانفرنس ملتان	مولانا محمد انس	44
قادیانیت سے تائب ہوکراسلام قبول کرنے والے افراد	ادارہ	46
جماعتی سرگرمیاں	ادارہ	47
مسافران آخرت	ادارہ	56

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کلمۃ الیوم

ختم نبوت کانفرنس ملتان کی تیاری اور اس کا التواء

قارئین کرام کو یاد ہوگا کہ گزشتہ شمارے میں حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے تحفظ ختم نبوت ملتان کانفرنس منعقدہ ۶؍مارچ ۲۰۲۰ء کے حوالہ سے لکھا تھا کہ: ’’کانفرنس کی تیاری کے سلسلہ میں ۲۳ جنوری کو بھرپور اجلاس کے انعقاد سے کانفرنس کی پہلی اینٹ اس کامیابی سے رکھی گئی کہ ایمان پرور مناظر نے حیرت زدہ کردیا۔ جگہ جگہ علماء کنونشن، اجتماعات، بیانات، میٹنگز اور ملاقاتوں سے حوصلہ افزاء ہی نہیں بلکہ مسحور کن نتائج سامنے آرہے ہیں۔ ہینڈ بل، ناموں والے اشتہارات اور پینافلیکس لحہ بہ لحہ منظر عام پر آئیں گے۔‘‘

اللہ رب العزت کا جتنا بھی شکر ادا کیا جائے وہ کم ہے کہ اعلان کے مطابق صرف جنوبی پنجاب کے پندرہ اضلاع میں ہی نہیں بلکہ پورے پنجاب کے اکثر و بیشتر اضلاع اور چہار اطراف میں تشہیر و ترسیل کا سلسلہ جاری رہا۔ ابتداءً ایک لاکھ ہینڈ بل (جس کے ایک جانب کانفرنس کا اشتہار اور دوسری جانب کانفرنس کے اغراض ومقاصد کو درج کیا گیا تھا۔ کانفرنس کے اغراض ومقاصد ازقلم حضرت مولانا محمد انس اسی شمارہ کے آخر میں موجود ہیں) تقسیم کئے گئے۔ بعد ازاں شدید ضرورت کے تحت ایک لاکھ ہینڈ بل دوبارہ شائع کیا گیا، جو ملتان شہر کی تقریباً تمام مساجد، اہم مارکیٹوں، چوکوں، چوراہوں اور شاہراہوں پر تقسیم ہوا۔ ایک ہزار سے زائد پینافلیکس رکشوں پر چسپاں کئے گئے۔ شہر کے تمام بڑے چوکوں، بس اسٹینڈوں اور اہم مقاموں پر بڑے سائز کے پینافلیکسز کی تنصیب کا عمل اپنایا گیا۔

ماہ فروری میں اجلاسات، علماء کنونشنز، جلسے اور کانفرنسوں سمیت سینکڑوں پروگراموں کے علاوہ سکول و کالجز کے طلباء، لیکچرار، وکلاء، تاجر برادری، الیکٹرونک میڈیا، پرنٹ میڈیا اور سوشل میڈیا کے احباب سمیت تمام مسالک کے نمائندگان حضرات کے آل پارٹیز اجلاسات منعقد ہوئے۔

تمام دوست احباب نے دیوانہ وار تحفظ ختم نبوت کی اس تحریک میں حصہ ڈالا۔ حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ اس پیرانہ سالی کے باوجود مسلسل طویل اسفار کے ساتھ ساتھ یومیہ تین چار پروگرامات میں بیانات فرماتے رہے۔ حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی مدظلہ، حضرت مولانا عزیز الرحمٰن ثانی لاہور، حضرت مولانا محمد انس، حضرت مولانا فقیر اللہ اختر سیالکوٹ، حضرت مولانا محمد نعیم خوشاب، حضرت مولانا

خالد عابد شیخوپورہ، حضرت مولانا محمد قاسم گجرات، حضرت مولانا محمد طارق راولپنڈی، حضرت مولانا محمد حنیف سیال کنری، جناب عزیز الرحمٰن رحمانی، حضرت مولانا محمد بلال، حضرت مولانا محمد عثمان اور مولانا محمد امین کے علاوہ جنوبی پنجاب کے پندرہ اضلاع کے مبلغین حضرات جن میں حضرت مولانا محمد اسحٰق ساقی، حضرت مولانا عبدالحکیم نعمانی، حضرت مولانا محمد خبیب، حضرت مولانا عبدالستار گورمانی، حضرت مولانا محمد اقبال، حضرت مولانا محمد حمزہ لقمان، حضرت مولانا محمد ساجد اور اسی طرح تمام دینی مدارس بالخصوص جامعہ رحیمیہ ملتان، جمعیت علماء اسلام کے امیر حضرت مولانا ایاز الحق قاسمی، سرپرست جناب حافظ عمر شیخ، امن کمیٹی ورکشہ یونین کے چیئرمین جناب رانا محمد سعید، پرنٹ میڈیا، الیکٹرونک میڈیا اور سوشل میڈیا سے مولانا عبدالنعیم لاہور، جناب عرفان احمد عمرانی، جناب شفقت بھٹہ، جناب رفیق قریشی، جناب محبوب معاویہ، جناب اسامہ میر اور دیگر رفقاء اور جماعتوں نے بھرپور کردار ادا کیا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مدظلہ العالی تمام امور کی نگرانی فرماتے اور دعاؤں سے نوازتے رہے۔ عالمی مجلس کے نائب امیر مرکزیہ حضرت صاجزادہ خواجہ عزیز احمد کندیاں شریف، تین روز قبل ملتان تشریف لائے اور تمام امور کا جائزہ لیا۔ حضرت مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ کراچی، حضرت مولانا مفتی ظفر اقبال چیچہ وطنی، حضرت مولانا قاضی احسان احمد کراچی اور حضرت مولانا مفتی محمد راشد مدنی رحیم یار خان سمیت تمام مبلغین حضرات بھی کانفرنس سے ایک روز قبل تشریف لے آئے۔ اللہ کریم ان تمام حضرات کو اپنی شایان شان جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین!

یہاں میں مرکزی و ضلعی رابطہ کمیٹی اور ملتان شہر کے ۲۲ حلقوں کے نگران حضرات کا ذکر کرنا بھی ضروری سمجھتا ہوں۔ جنہوں نے جان جوکھوں میں ڈال کر ختم نبوت کی تشہیر و دعوت کو فروغ دیا۔

ان حضرات میں حضرت مولانا مفتی محمد احمد انور جامعہ اشرفیہ (مانکوٹ)، حضرت مولانا میمون احمد جالندھری جامعہ خیر المدارس، حضرت مولانا محمد عمر فاروق جامعہ دارالعلوم رحیمیہ، حضرت مولانا عامر محمود جامعہ قاسم العلوم، حضرت مولانا مفتی محمد معاذ جامعہ عمر بن خطاب، حضرت مولانا مفتی عبدالرشید جامعہ نعمانیہ، حضرت مولانا محمد زکریا جامعہ قادریہ حنفیہ، حضرت مولانا محمد انس دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، حضرت علامہ عبدالحق مجاہد سرپرست علماء کونسل پاکستان، حضرت مولانا محمد ایاز الحق قاسمی امیر جمعیت علماء اسلام ملتان شامل ہیں۔ علاوہ ازیں ملتان شہر کے حلقہ جات کے نگران حضرات کے نام درج ذیل ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں:

مولانا اسد اللہ ضیاء، مولانا محمد زبیر، مولانا شفیق الرحمٰن، مولانا ظفر احمد، مولانا فاروق احمد، مولانا محمد قاسم، مولانا محمد آصف، مولانا محمد مرسلین، مولانا سعید احمد، مولانا مفتی محمد وقاص، مفتی محمد عنایت الکریم،

مولانا مفتی ربنواز، مولانا عبدالرحمٰن قاسمی، مولانا قاضی محمد حارث، مولانا منیر احمد جالندھری، مولانا محمد ریاض ، مولانا جنید احمد، مولانا حبیب الرحمٰن، مولانا نذیر احمد، مولانا مفتی عدنان کاشف، مولانا عطاء الرحمٰن، مولانا محمد ابراہیم، مولانا عبداللہ مدنی، مولانا ابوبکر الازہری، قاری محمد کاشف، مولانا محمد عثمان قاسمی، مولانا محمد سجاد۔

موٹر سائیکل ریلی بسلسلہ تحفظ ختم نبوت کانفرنس ملتان

کانفرنس سے دو دن قبل ملتان شہر کے حلقہ جات کے نگران حضرات کا ایک اجلاس دفتر ملتان میں بلایا گیا۔ اس اجلاس میں انتظامی معاملات پر مشاورت کے علاوہ کانفرنس کی تشہیر کے حوالہ سے موٹر سائیکل ریلی کا فیصلہ کیا گیا۔ ایک ہی دن کی مختصر تیاری کے بعد ۵ مارچ بروز جمعرات صبح ۱۰ دس بجے مرکزی دفتر ملتان سے سات آٹھ سو موٹر سائیکلوں پر ختم نبوت کانفرنس کے کتبے، سینوں پر ختم نبوت زندہ باد کے سٹیکر سجائے ہوئے اکابرین کی دعاؤں کے بعد ایک عظیم الشان تحفظ ختم نبوت ریلی نکالی گئی۔ دو پولیس گاڑیوں اور دو موٹر سائیکلوں پر چار پولیس اہلکاروں نے ریلی کے آگے رہتے ہوئے ریلی کے روٹ پر ٹریفک کو کنٹرول کیا۔ ختم نبوت کے ترانوں اور نعروں نے ایک مرتبہ پورے شہر میں تحفظ ختم نبوت کے پھریرے بلند کئے۔ ختم نبوت، زندہ باد کی صداؤں کو بلند کرتے ہوئے جلوس جہاں سے گزرتا، خلق خدا کو دو کانوں سے نکل کر دیکھنے پر مجبور کردیتا۔ ریلی کے دوران ہی بارش برسنا شروع ہوئی۔ لیکن مجاہدین ختم نبوت کے پائے استقلال میں کمی واقع نہ ہوئی۔ بارش میں ریلی شہر بھر کا چکر لگانے کے بعد مرکزی دفتر میں واپس آکر ہی مولانا عبدالرشید کی دعا پر اختتام پذیر ہوئی۔

چہار اطراف سے قافلوں کی صورت میں اتنے شرکاء کانفرنس کی آمد متوقع تھی کہ جس پنڈال کو بھرنا جوئے شیر لانے کے مترادف نظر آرہا تھا، اس پنڈال کے اندر تو کیا باہر کے لئے بھی سکرینوں کا انتظام کرلیا گیا تھا۔ پورے حلقوں سے قافلوں کی آمد کی اطلاعات اتنی تھیں کہ یقین ہوگیا تھا کہ اب ایک لاکھ کی تعداد سے بھرنے والا پنڈال بھی تنگی دامن کی شکایت کرنے کے لئے تیار ہے۔

اس تمام تر تیاری کے باوجود تقدیر کے اپنے فیصلے ہوا کرتے ہیں۔ قدرت کردگار کو کچھ اور ہی منظور تھا۔ ۴ مارچ سے موسلا دھار بارشوں کا لامتناہی سلسلہ شروع ہوا۔ مسلسل تیز بارشوں کے بعد متبادل انتظامات نہ ہونے کے باعث ۶ رمارچ بروز جمعۃ المبارک صبح ۸ بجے ہی مرکزی نائب امیر حضرت صاحبزادہ عزیز احمد مدظلہ اور ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مدظلہ کی اجازت کے بعد کانفرنس کے التواء کا اعلان کردیا گیا۔ اعلان سے قبل ہی مانسہرہ سے دو بسیں اور سندھ کے کچھ احباب ملتان دفتر تشریف لاچکے تھے۔

کانفرنس کے التواء کے بعد عوام الناس میں اتنی تشنگی پائی جارہی ہے کہ آج چار دن گزرنے کے بعد بھی مسلسل دوست احباب رابطے فرمارہے ہیں کہ کانفرنس کی نئی تاریخ کا اعلان کریں۔ تمام شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے حضرات ملتان کی سرزمین پر اس سطح کی کانفرنس میں شرکت کے لئے بے چین و بے قرار ہیں۔ ان شاء اللہ العزیز چند روز میں مقررین حضرات سے وقت لے کر اکابرین ختم نبوت کی طرف سے کانفرنس کی نئی تاریخ کا اعلان کردیا جائے گا۔ اب ماہ ستمبر میں کانفرنس متوقع ہوگی۔ ان اللہ علیم خبیر!

میرپورخاص کنری اور حیدرآباد میں قادیانیوں کے نام ووٹر لسٹوں میں درج

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حیدرآباد ڈویژن کے مبلغ مولانا توصیف احمد نے حیدرآباد و جامشورو میں پچاس سے زائد قادیانیوں کا مسلمانوں کی ووٹر لسٹوں میں نام اندراج کرنے کی شدید مذمت کرتے ہوئے الیکشن کمیشن کے افسران سے مطالبہ کیا کہ آئین پاکستان کی رو سے قادیانیوں کا نام غیرمسلموں کی فہرست میں شامل کیا جائے۔ مولانا توصیف احمد نے اپنی ٹیم مفتی عبداللہ، مولانا شہزاد، محمد یاسین زمان کے ہمراہ لیبر کالونی مرشد آباد گورنمنٹ اسکول، لطیف آباد نمبر نو حیدرآباد، اور کوٹری لیبر کالونی گورنمنٹ پرائمری اسکول جامشورو کا دورہ کیا، جہاں ڈسپلے سینٹر میں رکھی ہوئی فہرست کا مطالعہ کیا تو ۵۰ سے زائد قادیانیوں کا جعل سازی کرکے اپنا نام مسلم فہرست میں درج کرانے کا انکشاف ہوا جس میں حیدرآباد کے پندرہ نام جبکہ کوٹری کے ۳۵ کے لگ بھگ نام شامل تھے۔ میرپورخاص میں مولانا مختار احمد اور ان کی ٹیم نے پانچ ڈسپلے سینٹر کا دورہ کیا جس میں ۲۳ وہ قادیانی جن کا نام مسلمانوں والی ووٹ لسٹ میں درج تھا خارج کرکے قادیانی لسٹ میں داخل کرنے کا اعتراض فارم جمع کرائے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی ٹیم نے کنری نبی سر اور ٹالہی ضلع عمرکوٹ میں قائم کردہ ووٹ لسٹ کے ڈسپلے سینٹر میں محنت کرکے ۸۷ قادیانی افراد پر اعتراض لگا کر فارم جمع کرادیئے ہیں۔ یہ وہ افراد ہیں جن کا سلسلہ نمبر گھرانہ قادیانی لسٹ میں درج تھا اور خود مسلمانوں کی لسٹ میں درج ہوچکے تھے۔ مولانا توصیف احمد اور مولانا مختار احمد نے کہا کہ قادیانیوں نے حیدرآباد، جامشورو کے علاوہ کوئٹہ، چکوال و دیگر کئی شہروں میں دجل کرکے مسلمانوں کی فہرست میں اپنا نام درج کرانے کی کوشش کی ہے۔ جس پر فارم نمبر ۱۶ پر اعتراضات لگا کر متعلقہ ڈسپلے سینٹر میں جمع کرادیئے گئے ہیں۔ اس سے قبل بھی قادیانی کئی بار جعل سازی کرچکے ہیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنماؤں نے الیکشن کمیشن اور نادرا آفس سے مطالبہ کیا کہ اپنی ذمہ داری کا مظاہرہ کرتے ہوئے ان قادیانیوں کے خلاف قانونی کاروائی کرے اور تحقیق کرکے دیگر نام بھی اقلیتوں کی فہرست میں شامل کریں۔

مقام عشق

علامہ طالوت رحمۃ اللہ علیہ

غلام ہے تو غلامی میں نام پیدا کر
بلال وار تڑپ اور مقام پیدا کر
احد احد کی صدائیں فضا میں گونج اٹھیں
مذاق صبر میں وہ اہتمام پیدا کر
خبیبؓ وار قضا سے ملا کر آنکھیں تو
رضا کی شان میں تمکین عام پیدا کر
تمہارے سامنے اسوہ ہے آل یاسرؓ کا
اسی سے صبر و فنا کا نظام پیدا کر
نیا زمانہ نئے بولہب مقابل ہیں
نئے طریق سے تو صبر تام پیدا کر
جمال دولت صدیق مشتری ٹھہرے
خلوص عشق میں ایسا مقام پیدا کر

اہمیۃ محبۃ النبی ﷺ فی حیاۃ المسلم

قسط نمبر:2

مصنفہ: عبداللہ مسعود: ترجمہ: مولانا غلام رسول دین پوری

آپ ﷺ کی بعثت سے انسانی زندگی کے مختلف شعبوں میں انقلابی آثار

ا......انفرادی زندگی میں آپ ﷺ کی بعثت کے آثار

الف...... آپ ﷺ کی بعثت سے قبل دور جاہلیت میں غایت درجہ کی بدعقیدگی و بداخلاقی، انسانیت سے بے باکی اور مادہ پرستی عروج کو پہنچی ہوئی تھی۔ غیراللہ کی پرستش کا یہ عالم تھا کہ (ہر ہر قبیلہ، ہر ہر شخص کا جدا جدا بت ہوا کرتا تھا) آدمی اپنے ہاتھ سے پتھر کو تراشتا اس کا بت تیار کر کے اس کی پوجا شروع کر دیتا، اور ایندھن اکٹھا کر کے آگ جلاتا، پھر اس کی پرستش شروع کر دیتا۔ اسی طرح بدعقیدگی اور عقل پرستی کا یہ عالم تھا کہ ایک بادشاہ کے متعلق یہ تصور قائم کرتے کہ یہ اس قدر مقدس ہستی ہے کہ خدا تعالیٰ اس میں حلول کر چکے ہیں یا (یہ کہتے کہ) یہ خود خدا ہے۔ چنانچہ بادشاہ کی پرستش کی جاتی۔ جیسے فرعون کے متعلق قرآن پاک نے بتایا: ”وقال فرعون یایھا الملاء ما علمت لکم من الہ غیری (قصص:۳۸)۔ ﴿اور بولا فرعون: اے دربار والو! مجھ کو تو معلوم نہیں تمہارا کوئی معبود ہو میرے سوا۔﴾ جہاں اس قسم کے نظریات تھے وہاں آپ ﷺ کی ایک صدا لگی: ” ایھا الناس! قولو ا: لاالہ الاّ اللہ! تفلحوا “(مسند احمد) ﴿لوگو! لا الٰہ الاّ اللہ کہو کامیاب ہو جاؤ گے۔﴾ چنانچہ آنحضرت ﷺ کی اس صدا سے اس معاشرہ میں عظیم انقلاب برپا ہوا کہ یک لخت ملوکیت پرستی اور غیراللہ کی پرستش ختم ہوئی اور خدا پرستی قائم ہوئی۔

ب...... آفاق عالم دہریت کے گھٹا ٹوپ اندھیروں اور تنگ وتاریکیوں میں مبتلا تھے۔ ہر طرف سے یہ صدا گونج رہی تھی: ان ھی الاّ حیاتنا الدنیا نموت و نحیا وما نحن بمبعوثین (مؤمنون:۳۷) ﴿اور کچھ نہیں صرف یہی جینا ہے ہمارا دنیا کا (جس میں) ہم مرتے ہیں اور جیتے ہیں اور ہم کو (پھر) نہیں اٹھایا جائے گا۔﴾ دوسرے مقام پر ہے” وقالوا ماھی الاّ حیاتنا الدنیا نموت ونحیا وما یھلکنا الاّ الدھر “(جاثیہ:۲۴) ﴿اور کہتے ہیں: اور کچھ نہیں بس صرف یہی ہے ہمارا جینا دنیا کا۔ ہم مرتے ہیں (اس میں) اور جیتے ہیں۔ اور ہم جو مرتے ہیں سو زمانہ (کے پھیر سے)۔﴾

چنانچہ آنحضرت ﷺ نے انسانیت کو دہریت کے تنگ نظریات سے نکال کر موت وحیات کا صحیح عقیدہ سمجھایا اور اس کی صحیح حقیقت دلوں میں بٹھائی۔ عقیدہ معاد اور جزاوسزا کا صحیح تصور دلوں میں قائم فرمایا اور

اس جنت کا وعدہ پیش فرمایا جس کی چوڑائی آسمانوں اور زمینوں کے برابر ہے:

’’سابقوا الیٰ مغفرۃ من ربکم و جنۃ عرضھا کعرض السماء والارض، اعدت للذین اٰمنوا باﷲ و رسلہ ذلک فضل اﷲ یؤتیہ من یشاء واﷲ ذوالفضل العظیم ‘‘(حدید:۲۱) ﴿دوڑو! اپنے رب کی معافی کی طرف اور جنت کی طرف جس کا پھیلاؤ ایسے ہے جیسے آسمان اور زمین کا پھیلاؤ ہے۔ تیار کی گئی ہے واسطے ان کے جو یقین لائے اللہ پر اور اس کے رسولوں پر۔ یہ فضل ہے اللہ کا، دے اس کو جس کو چاہے اور اللہ کا فضل بڑا ہے۔﴾

ج...... آنحضرت ﷺ نے اپنے خالق و مالک حقیقی سے بچھڑے ہوئے انسانوں کا اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے پختہ تعلق قائم فرمایا اور اس کی صحیح پہچان کرائی اور اس پر ایمان لاکر اس کی عبادت کرنے کی تلقین کی اور بتلایا کہ تمہارے رزق اور تمہاری موت وحیات اسی اللہ کے قبضۂ قدرت میں ہے جو معبود حقیقی یکتا واکیلا اور خالق الخلق و مالک الملک اور عالم الغیب والشہادۃ ہے: ’’اﷲ الذی خلقکم ثم رزقکم ثم یمیتکم ثم یحییکم ھل من شرکائکم من یفعل من ذالکم من شئی سبحانہ و تعالیٰ عما یشرکون ‘‘(الروم:۴۰) ﴿اللہ وہی ہے جس نے تم کو بنایا پھر تم کو روزی دی۔ پھر تم کو مارتا ہے، پھر تم کو زندہ کرے گا۔ کوئی ہے تمہارے شریکوں میں سے جو کر سکے ان کاموں میں سے کوئی ایک کام۔ وہ پاک ہے اور بلند و بالا ہے ان شریکوں سے جو یہ بتلاتے ہیں۔﴾

د...... آنحضرت ﷺ نے مقام انسانیت وآدمیت کے متعلق بتلایا کہ انسان اللہ کا بنایا ہوا اور اللہ کے ہاں بہت ہی مکرم ومعزز ہے۔ (جیسا کہ قرآن پاک میں ہے) ’’ولقد کرمنا بنی آدم و حملنا ھم فی البر والبحر و رزقناھم من الطیبات و فضلناھم علیٰ کثیر ممن خلقنا تفضیلا ‘‘(اسراء:۷۰) ﴿اور ہم نے عزت دی ہے آدم کی اولاد کو اور ہم نے ان کو سواری دی جنگل اور دریا میں اور ہم نے ان کو روزی دی ستھری چیزوں سے اور بڑھا دیا ان کو بہتوں سے جن کو پیدا کیا ہم نے بڑائی دے کر۔﴾

دیکھئے! اس آیت مبارکہ میں انسان کی بیان کردہ تعظیم وتکریم محض اس کی آدمیت وانسانیت کی وجہ سے ہے۔ لہٰذا کسی انسان کے لئے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ کسی دوسرے انسان کی تحقیر کرے اور قومیت ولسانیت اور رنگت وغربت کی بنیاد پر کسی کو حقیر اور گھٹیا سمجھے۔ حدیث میں ہے: ’’بحسب امرء من الشر ان یحقر اخاہ المسلم ‘‘(صحیح مسلم) ﴿کسی آدمی کے برا ہونے کے لئے اتنا کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر جانے۔﴾ کسی شاعر نے کہا ہے:

الناس من جهة التمثال اكفاء ابوهم آدم و الام حواء

﴿سبھی لوگ شکل وصورت کے اعتبار سے برابر ہیں (کیونکہ) ان کے ابا آدم اور اماں حواء جو ہیں۔﴾

اگر فضیلت و برتری ہے تو وہ تقویٰ اور اعمال صالحہ کی بنیاد پر ہے (جیسا کہ قرآن پاک میں ہے)'' یٰایها الناس انا خلقناکم من ذکر و انثیٰ وجعلناکم شعوبا و قبائل لتعارفوا ان اکرمکم عند الله اتقاکم ان الله علیم خبیر ''(الحجرات:۱۳) ﴿اے لوگو! ہم نے تم کو بنایا ایک مرد اور ایک عورت سے اور رکھیں ہم نے تمہاری ذاتیں اور قبیلے تاکہ تمہیں آپس کی پہچان ہو۔ بلاشبہ تم میں سے اللہ کے ہاں سب سے بڑا معزز وہی ہے جو تم میں زیادہ تقویٰ رکھتا ہے۔ یقیناً اللہ سب کچھ جانتا خبردار ہے۔﴾

حجۃ الوداع کے موقع پر آنحضرت ﷺ نے اپنے خطبہ میں بڑی وضاحت وصراحت کے ساتھ بیان فرمایا:'' یٰایها الناس! الا ان ربکم واحد، وان اباکم واحد، الا لا فضل لعربی علیٰ عجمی، ولا لعجمی علیٰ عربی، ولا احمر علیٰ اسود، ولا اسود علیٰ احمر الا بالتقویٰ '' (مسند احمد)۔ ﴿اے لوگو! سنو! بلاشبہ تمہارا رب ایک ہے۔ اور تمہارا باپ (آدم) ایک ہے۔ سنو! عربی کو عجمی پر اور عجمی کو عربی پر اور گورے کو کالے پر اور کالے کو گورے پر کوئی فضیلت نہیں سوائے تقویٰ کے۔﴾

ح...... آنحضرت ﷺ نے بتلایا کہ اگر انسان اللہ تعالیٰ کی ذات پر ایمان لے آئے تو اللہ تعالیٰ دنیا وآخرت میں اسے عزت سے نوازتے ہیں اور ایمان کی بدولت انسان کا اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے مضبوط تعلق قائم ہو جاتا ہے۔ چنانچہ قرآن پاک میں ہے:''ولله العزۃ ولرسوله وللمؤ منین ولکن المنافقین لا یعلمون (منافقون:۸) '' ﴿اور عزت تو اللہ کے لئے ہے اور اس کے رسول کے لئے، اور مؤمنین کے لئے۔ لیکن منافق نہیں جانتے۔﴾

۲......متوازن انسانی مجموعہ

انسان چونکہ قوت ملکوتیہ وقوت حیوانیہ کا نسخہء جامعہ ہے۔ نیز اس میں قوت فکریہ وقوت عملیہ بھی موجود ہے۔ انسان چونکہ جسم اور روح دونوں سے مرکب ہے۔ اس کی سرشت میں طبعی وفطری طور پر عجیب و غریب قوتیں ودیعت رکھی گئی ہیں۔ یہ (جملہ مخلوق میں سے) عقل کی بدولت اشرف المخلوقات ہے۔ غرضیکہ آنحضرت ﷺ کی بعثت اور آپ کی دی ہوئی ہدایات وتعلیمات کی برکت سے انسان کی مذکورہ بالا قوتوں اور اس کی متضاد صفات میں ایسا توازن قائم ہوا۔ آپ ﷺ کی بعثت سے دھیرے دھیرے انسانی طبیعتوں میں ایسا انقلاب برپا ہوا۔ آپ ﷺ کی لائی ہوئی شریعت مطہرہ سے انسانی طبیعتوں اور مزاج میں ایسا

اعتدال قائم ہوا کہ نہ تو جسم وروح کا آپس میں تنازعہ ہوا اور نہ انسانی مختلف طاقتوں میں کوئی طغیانی پیدا ہوئی ہے کہ وہ ایک دوسرے کو پامال کردیں۔ آپ ﷺ نے اسلام کی بدولت جسم کے علیحدہ حقوق بتلائے اور روح کے علیحدہ اور دونوں کی غذا بتلائی۔ روح کو تو آسمانی وحی سے ایسی ترقی عطا فرمائی کہ اسے اس کے خالق سے ملا دیا اور انسان کی دیگر قوتوں (شہوانیہ وغضبیہ) کو مجروح اور ذلیل نہیں کیا۔ بلکہ ان کی تہذیب واصلاح، تزکیہ وتربیت کا مستحکم سلسلہ قائم فرمایا اور ان کو صحیح اور سیدھا رخ دیا۔ ان کا صحیح مصرف بتلایا۔ نکاح کو مباح فرمایا۔ حلال کمانے اور کھانے کی تعلیم دی (عیسائیت وغیرہ کی ایجاد کردہ رہبانیت سے نکالا) چنانچہ حق سبحانہ وتعالیٰ نے آپ ﷺ کے ذریعے اعلان کرایا: ’’قل من حرم زینۃ اللہ التی اخرج لعبادہ و الطیبٰت من الرزق ‘‘(اعراف:۳۲) ﴿آپ فرمادیں! کس نے حرام کیا اللہ کی زینت کو جو اس نے پیدا کی اپنے بندوں کے واسطے اور ستھری چیزیں کھانے کی۔﴾

۳...... عورت کا مقام

آنحضرت ﷺ نے اللہ کے حکم سے عورتوں کو عبادت اور احکام شرعیہ اور جزا وسزا کے اعتبار سے مردوں کے ہم پلہ قرار دیا۔ تاکہ وہ جنت میں دخول اور جہنم سے اجتناب کے اعتبار سے مردوں سے پیچھے نہ رہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ’’ومن یعمل من الصلحٰت من ذکر او انثیٰ و ھو مؤمن فاولٰئک یدخلون الجنۃ ولا یظلمون نقیرا ‘‘(نساء:۱۲۴) ﴿اور جو کوئی کام کرے اچھے، مرد ہو یا عورت بشرطیکہ وہ ایمان رکھتا ہو۔ سو وہ لوگ داخل ہوں گے جنت میں، اور ان کا حق ضائع نہ ہوگا تل بھر۔﴾

۴...... ابدی سعادت کا منہج

آنحضرت ﷺ نے انسان کو ابدی سعادت کے حصول کے لئے ایسے ربانی طرز وطریقے ارشاد فرمائے کہ جو انسان اس منہج ربانی کے مطابق زندگی بسر کرے اور اس کا التزام کرے تو خود بھی ابدی سعادت مند بن جائے اور جسے بتلائے تو وہ بھی ہمیشہ کی سعادت حاصل کرلے۔ جیسے حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ’’فاما یأتینکم منی ھدی ًفمن تبع ھدای فلا خوف علیھم ولا ھم یحزنون ‘‘(بقرہ:۳۸) ﴿پھر اگر تم کو پہنچے میری طرف سے کوئی ہدایت، تو جو چلا میری ہدایت پر نہ خوف ہوگا ان پر اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔﴾ اور دوسری جگہ فرمایا: ’’فاما یأ تینکم منی ھدیً فمن اتبع ھدای فلا یضل ولا یشقیٰ ‘‘(طٰہٰ:۱۲۳) ﴿پھر اگر پہنچے تم کو میری طرف سے ہدایت، پھر جو چلا میری بتلائی ہوئی راہ پر سو وہ نہ بہکے گا اور نہ تکلیف میں پڑے گا۔﴾

جاری ہے!!

حضرات صحابیاتؓ کی تابناک زندگیاں

مولانا عزیز الرحمٰن مدنی بجنور

حضرت ام عطیہؓ

آپ انصاریہ ہیں۔ عہد رسالت میں بہت سے معرکوں میں شریک رہیں اوران میں شریک ہوکر زخمیوں کی مرہم پٹی اور مجاہدین کے لئے کھانا پکانے کی خدمات انجام دیں۔ احکام نبوی ﷺ کی سختی سے پابندی کرتی تھیں۔ چنانچہ حضور ﷺ نے ان سے بیعت لیتے ہوئے منع فرمایا کہ نوحہ نہ کیا جائے۔ چنانچہ جب ان کے لڑکے کا انتقال ہوا تو انہوں نے عہد کے مطابق نوحہ نہیں کیا اور فرمایا کہ شوہر کے علاوہ کسی کے لئے تین دن سے زیادہ سوگ منانا جائز نہیں ہے۔ (بخاری شریف)

حضرت ام عمارہؓ

آپ مدینہ منورہ کے قبیلہ خزرج اور خاندان بنی نجار سے تھیں۔ سیرت النبی ﷺ شرح مواہب میں لکھا ہے کہ بیعت عقبہ میں بھی شریک تھیں۔ جناب رسول اللہ ﷺ سے جو عہد کیا تھا اس کو تا عمر نہایت خوش اسلوبی اور حوصلہ مندی سے پورا کیا ہے۔ جناب رسول اللہ ﷺ پر جو جان نثاری انہوں نے فرمائی ہے، ایسے واقعات مردوں میں بھی کم ملتے ہیں۔ غزوۂ احد کا واقعہ ایسا ہے کہ جس پر ہماری بہنوں کو اپنی پیش رو اس مقدس خاتون کی وجہ سے فخر کرنا چاہئے۔ غزوۂ احد میں مسلمانوں کو شکست ہوئی اور کافروں نے حضور ﷺ کو گھیر لیا تو حضور ﷺ کے پاس پہنچیں اور سینہ سپر ہوکر کافروں کے حملے کو تیر و تلوار سے روکنا شروع کیا اور ان کو آپ ﷺ کے قریب نہ پھٹکنے دیا۔ حضور ﷺ کا بیان ہے کہ ”میں ام عمارہ کو اپنے دائیں اور بائیں لڑتے دیکھتا تھا۔“ ابن قمیہ نے جب حضور ﷺ پر حملہ کیا تو یہ آڑے آئیں، اس میں ان کے شانہ پر ایک گہرا زخم آیا پھر بھی انہوں نے اس پر حملہ کر دیا لیکن وہ ان کے وار سے بچ گیا۔ اس کے بعد اور کافر کو قتل کیا۔

آج کل حضور ﷺ پر اتنی جاں نثار اور فداکار عورتیں تو کیا مرد بھی ملنا مشکل ہیں۔ آج حضور ﷺ پر جاں نثار کرنا اور فدا ہونا یہی ہے کہ آپ ﷺ کی شریعت کی اتباع کی جائے۔ وقت اگرچہ نازک ہے۔ چاروں طرف سے دشواریاں سامنے آتی ہیں جو اتباع شریعت کی راہ میں حائل ہو جاتی ہیں۔

آج کل جاہل عورتیں اپنی پڑھی لکھی بہنوں کی طرف تکتی ہیں۔ کاش کہ ان مغرب زدہ مسلم عورتوں کو ہوش آئے اور وہ اپنی جاہل بہنوں کو ان مقدس خواتین کا عملی نمونہ پیش کر کے ان کی اصلاح اور قیادت

فرمائیں۔ مجھے امید ہے کہ میرے اس مضمون کے نتیجہ میں میری کوئی بہن اپنے موجودہ طریقہ پر ضرور نظر ثانی کرے گی۔ حضرت ام عمارہؓ نہایت جری اور بہادر خاتون تھیں۔ جنگ یمامہ میں جب ان کا لڑکا شہید ہوگیا تو انہوں نے عہد کیا کہ یا تو میرے ہاتھوں مسیلمہ کذاب قتل ہوگا یا میں جان دے دوں گی۔ یہ کہہ کر تلوار کھینچ لی اور نہایت بہادری سے لڑیں۔ بالآخر بارہ زخم کھائے۔ ایک ہاتھ کٹ گیا اور شہید ہوگئیں: ''خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را'' مسیلمہ کذاب بھی اس جنگ میں مارا گیا۔

حضرت ربیع بنت معوذؓ

آپ انصاریہ ہیں اور خاندان بنی نجار سے ہیں۔ جمع الفوائد میں امام بخاری ؒ اور مسند امام احمد ؒ کی روایات سے ذکر کیا گیا ہے کہ وہ غزوات میں شریک ہوکر زخمیوں کی مرہم پٹی کیا کرتی تھیں اور مقتولین کو مدینہ منورہ پہنچاتی تھیں۔ مجاہدین کو پانی پلایا کرتی تھیں۔ آنحضرت ﷺ سے بہت زیادہ محبت کرتی تھیں۔ کسی نے ان سے دریافت کیا کہ: ''حضور ﷺ کا حلیہ شریف کیسا تھا؟'' بولیں: ''یوں سمجھ لو کہ آفتاب طلوع ہورہا ہے۔'' ایک دفعہ حضور ﷺ ان کے یہاں تشریف لے گئے تو انہوں نے کھڑے ہوکر حضور ﷺ کو وضو کرایا۔ ایک مرتبہ حضور ﷺ کی خدمت میں دو طباقوں میں کھجوریں لے کر حاضر ہوئیں۔ ایک واقعہ سے آپ کے جوش ایمانی کا مظاہرہ ہوتا ہے۔ واقعہ یوں بیان کیا گیا ہے کہ: ''ایک عورت ان کے یہاں عطر فروخت کرنے کے لئے آئی۔ جس کا تعلق قریش کے قبیلہ سے تھا۔ ساتھ کی عورتوں نے ربیع بنت معوذؓ کا تعارف کرایا۔ یہ ہمارے سردار ابوجہل کے قاتل کی بیٹی ہیں۔ انہوں نے فوراً ہی جواب دیا نہیں! بلکہ یوں کہو غلام ابوجہل کے قاتل کی بیٹی ہوں۔ اس پر عطر فروش عورت (جو ابوجہل کے خاندان سے تھی) جھلا گئی اور اس نے کہا مجھے تمہارے ہاتھ عطر بیچنا حرام ہے۔ انہوں نے کہا مجھے تمہارا عطر خریدنا حرام ہے۔ اس لئے کہ تمہارا عطر، عطر نہیں بلکہ غلاظت اور گندگی ہے۔

حضرت اسماء بنت صدیق اکبرؓ

حدیث کی کتابوں میں ان کو ''ذات النطاقین '' کے لقب سے یاد کیا گیا ہے۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ جب حضور ﷺ ہجرت کے ارادے سے ان کے گھر تشریف لائے تو انہوں نے راستہ کے لئے ناشتہ دان میں کھانا بھر دیا۔ اتفاق سے ناشتہ دان کا منھ باندھنے کے لئے جلدی میں کوئی چیز ہاتھ نہ آئی۔ انہوں نے اپنی کمر سے پٹکا کھول کر آدھا ناشتہ دان سے باندھا اور آدھا کمر سے باندھ لیا۔

حضور ﷺ نے ان کے شوہر (زبیرؓ) کو ایک زمین عطاء فرمائی تھی۔ وہاں سے یہ کھجوروں کی

گٹھلیاں چن کر لایا کرتی تھیں۔ ایک دن سر پر کھجوروں کا ٹوکرا رکھے ہوئے لا رہی تھیں کہ حضور ﷺ کہیں سے اونٹ پر بیٹھے تشریف لاتے مل گئے۔ آپ ﷺ نے ان سے اونٹ پر سوار ہونے کو فرمایا تو انہوں نے شرم کی وجہ سے انکار کر دیا۔ غربت کی وجہ سے بہت دیکھ بھال کر خرچ کیا کرتی تھیں۔ حضور ﷺ نے ان سے فرمایا: ناپ تول کر خرچ نہ کیا کرو۔ پھر خدا بھی ناپ تول کر دے گا۔ اس کے بعد سے انہوں نے یہ عادت ترک کر دی اور پھر ان کی غربت بھی ختم ہوگئی۔ (جمع الفوائد)

حضرت اسماءؓ نے حضور ﷺ کی معیت میں جو حج کیا تھا۔ اس کے بعد جتنے بھی حج کئے ان سب میں اہتمام رکھا کہ وہ اسی طرح سے ادا ہوں، جس طرح حضور ﷺ نے حج کیا ہے۔ چنانچہ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ مزدلفہ کے قیام میں انہوں نے اپنے غلام سے دریافت کیا، کیا چاند غروب ہوگیا؟ اس نے عرض کیا: نہیں۔ جب چاند غروب ہوگیا تو فرمایا کہ اب منیٰ کے لئے چلو۔ وہاں رمی کریں۔ چنانچہ سویرے جا کر رمی کی اور پھر واپس آ کر صبح کی نماز پڑھی۔ غلام نے کہا آپ نے بڑی عجلت سے کام کیا۔ آپ نے فرمایا: ہاں! حضور ﷺ نے پردہ نشینوں کو اس کی اجازت دی ہے۔ (بخاری شریف)

اس جگہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس واقعہ کی شرعی حیثیت کو ذرا اور واضح کر دوں۔ مزدلفہ میں عرفات سے واپس ہوکر دسویں تاریخ کی شب میں قیام کیا جاتا ہے اور صبح کی نماز غلس (اندھیرے منہ) میں پڑھ لی جاتی ہے تاکہ نماز سے فارغ ہوکر جلد ہی منیٰ پہنچ جائیں اور وہاں رمی جمار کر کے قربانی وغیرہ کے امور سے فراغت حاصل کر لی جائے۔ چونکہ اس دن (دسویں تاریخ ذی الحجہ کو) بہت سے مناسک ادا کرنے ہوتے ہیں۔ اس لئے مزدلفہ میں صبح کی نماز اوّل وقت میں ادا کرنا مستحب اور حضور ﷺ سے ثابت ہے۔ حضرت اسماءؓ نے رمی جمار سورج نکلنے سے قبل ادا کر لی تو غلام نے اعتراض کیا تب انہوں نے وجہ بیان فرما دی کہ عورتوں کو اس کی اجازت دی گئی ہے۔ کیونکہ وہ مردوں کے ہجوم میں پریشانی میں مبتلا ہو جائیں گی۔

حضور ﷺ کی معیت کے ذرا ذرا سے واقعات کو یاد رکھتیں اور ان کو پیار و محبت کے لہجے میں سنایا کرتی تھیں۔ ایک دفعہ ایک جگہ سے گزریں تو فرمایا: اس جگہ حضور ﷺ نے قیام فرمایا تھا۔ اس وقت میں اور عائشہ بھی موجود تھیں۔ نہایت بہادر اور جری تھیں۔ سعید بن عاصؓ کے زمانہ حکومت میں فتنہ پھیلا تو اپنے پاس خنجر رکھا کرتی تھیں۔ کسی نے ان سے پوچھا یہ کیوں؟ فرمایا: اگر کوئی چور آیا تو اس سے اس کا پیٹ چاک کر دوں گی۔

حضور ﷺ نے فرمایا کہ ”بخار آتش جہنم کی گرمی ہے۔ اس کو پانی سے ٹھنڈا کیا کرو۔“ اس فرمان کو انہوں نے اچھی طرح یاد رکھا۔ ان کے پاس جو کوئی بخار کی شکایت لے کر آتا، یہ اس کے سینے پر پانی چھڑکا کرتی تھیں۔ ان کے پاس حضور ﷺ کا جبہ بھی تھا۔ اس کو دھو کر بھی بیماروں کو پلایا کرتی تھیں۔ (جمع الفوائد)

فتنوں کا مقابلہ کریں......خطاب مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

پہلا حصہ

ضبط تحریر: مولانا محمد بلال

’’اما بعد. اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم. بسم اللہ الرحمن الرحیم. وَقَالَتِ الْيَهُودُ يَدُ اللّٰهِ مَغْلُولَةٌ. غُلَّتْ أَيْدِيهِمْ وَلُعِنُوا بِمَا قَالُوا بَلْ يَدَاهُ مَبْسُوطَتَانِ يُنْفِقُ كَيْفَ يَشَاءُ وَلَيَزِيدَنَّ كَثِيرًا مِّنْهُم مَّا أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَكُفْرًا (مائدہ: ۶۴)‘‘

میرے محترم دوستو! یہ چھٹے پارے کی آیت ہے جو میں نے تلاوت کی۔ پرسوں میں نے تین پارے منزل پڑھی اور چھٹا پارہ پڑھا۔ پھر میں نے اس کا حاشیہ دیکھا تو شان نزول سامنے آیا۔ بس دماغ میں باتیں آگئیں کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں دین حق کو کس طرح بیان کیا اور دین حق کو آخری دین کہہ کر اسے قیامت تک کے لئے باقی رکھا۔ دین اسلام کے متعلق جتنے ابتلاءات آئے وہ قرآن کریم اور احادیث میں بیان کردیئے گئے۔ تاکہ مسلمان جب قرآن کریم پڑھیں اور احادیث سنیں تو انہیں سمجھ آجائے کہ یہ دین جسے آخری دین کہا گیا ہے، اس پر جو عمل کریں گے تو کس کس آزمائش سے گزریں گے، کیسے کیسے لوگوں سے مقابلہ کرنا پڑے گا اور کس قدر شدت کے ساتھ اس دین کی مخالفت ہوگی۔ اس کے مخالفین کس طرح ذلیل وخوار ہوں گے اور اس دین کی حمایت کرنے والے دنیا اور آخرت میں کس طرح اللہ تعالیٰ کے ہاں سرخرو ہوں گے۔ یہ تمام چیزیں بیان کردی گئیں۔

میرے محترم دوستو! اب ہم تھوڑا سا اپنی تاریخ کو دیکھ لیں سیدنا آدم علیہ السلام سے حضور ﷺ کی ذات گرامی تک کہ کتنے انبیائے کرام علیہم السلام آئے، کتنی کتابیں آئیں، ماننے والوں نے کیسے مانا، مخالفین نے کیسے مخالفت کی۔ ماننے والوں نے کس طرح حق پر اپنی جانیں قربان کیں۔ جنہوں نے مخالفت کی انہوں نے مخالفت کے کتنے انداز رکھے۔ کیسے کیسے ظلم کئے، کیسی کیسی زیادتیاں کیں۔ حق والوں نے کیسے کیسے ظلم کو سہا۔ بہت المناک، بہت دردناک تاریخ ہے۔ وہ خوش بخت لوگ ہیں جو حق پر ڈٹے رہے۔ حضور ﷺ کی ایک حدیث پاک میں ہے کہ حق والوں کے لئے اتنی تکلیفیں آئیں کہ جیسے اینٹوں پر لوہے کے برش کو پھیر کر اینٹوں سے گرد وغبار اور مٹی اتارتے ہیں پھر پلستر کرتے ہیں۔ اس طرح لوہے کے پنجوں سے دین حق والوں کے جسم چھلنی کردیئے گئے۔ اس کو (برش) جو سینے پر چبو کے رکھا اور پاؤں تک گوشت کو اتار کے رکھ دیا۔ ان کے گوشت کے قیمے کردیئے گئے۔ زندہ انسانوں کے ہاتھ پاؤں دیواروں کے ساتھ، تختوں کے

ساتھ، کیلوں کے ساتھ اس طرح جکڑ دیئے گئے، جس طرح بوڈ لگاتے ہیں، اس طرح انسانوں کو کس دیا گیا پھٹوں پر۔ حضور ﷺ نے فرمایا: اس سے پہلے اتنے مظالم ہوئے حق والوں پر اور انہوں نے سہے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”موت فی اطاعت اللہ (الحدیث)“ اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں دم نکل جائے: ”خیر من حیاۃ فی معاصیہ اللہ (الحدیث)“ ”یہ بہتر ہے اس سے کہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں سالہا سال انسان زندہ رہے۔“

تمام خواہشات اس کی پوری ہوں اس دنیا میں یہ ہیچ ہے۔ بتانے کا مقصد یہ تھا کہ میرے جانے کے بعد بھی ایسے حالات میری امت پر آنے ہیں۔ میری امت میں جو حق پر ہوں گے وہ حق پر ڈٹے رہیں گے۔

ایک حدیث پاک میں حضور ﷺ فرمانے لگے: قیامت کے دن اللہ رب العزت کی بارگاہ میں دو آدمی پیش کئے جائیں گے۔ ایک صحیح مسلمان ہوگا۔ سچا اور پکا مسلمان ہوگا۔ اس دنیا میں سب سے زیادہ قلاش اور فقیر رہا ہوگا۔ کھانا نہیں ملا ہوگا۔ دائیں بائیں کفار نے اس کو بہت ستایا ہوگا۔ پوری نسل انسانی میں ایمان کی سلامتی لے کر گیا ہوگا۔ پوری نسل انسانی میں جتنے حق والے گزرے ہیں۔ ان سب میں سے زیادہ تکلیفیں اس نے اٹھائیں ہوں گی۔ اس کو لاکر کھڑا کر دیا جائے گا۔ اب یہ تکلیفیں ہیں ناجی؟

حضور ﷺ نے کس انداز سے بات سمجھائی۔ آپ ﷺ فرمانے لگے: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ اسے جنت دکھاؤ۔ اب عرش الٰہی کے سامنے کھڑا ہے تو یہاں کھڑے کھڑے اسے جنت دکھادی جائے گی۔ وہ جنت کا منظر دیکھ لے گا۔ اللہ تعالیٰ اب اس سے مخاطب ہوں گے۔ اللہ رب العزت بڑے رحیم و کریم ہیں۔ ہم اس کا تصور ہی نہیں کر سکتے۔ یہ دنیا پیریڈ ہے امتحان کا۔ ہم اللہ تعالیٰ سے مانگیں۔ حق پر قائم رہیں۔ یہ دعا ہمیشہ مانگتے رہیں اللہ رب العزت ہمیں حق پر رہنے کی توفیق نصیب فرمائے رکھے۔ اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر حق پر چلنا بہت مشکل ہے۔ جب یہ جنت دیکھ لے گا تو اللہ تعالیٰ اس سے مخاطب ہو کر کہیں گے کہ:

اے میرے بندے! تجھے دنیا میں ٹی بی کی بیماری رہی، میں نے تجھے ٹی بی میں مبتلا رکھا۔ وہ کہے گا: نہیں۔ اللہ فرمائیں گے کہ تو سب سے زیادہ قلاش رہا اور کھانے کے لئے تیرے پاس کچھ نہیں ہوتا تھا۔ وہ کہے گا الٰہ العالمین نہیں، ایسے نہیں۔ تمام تکلیفیں اللہ تعالیٰ اس کو گنوائیں گے۔ ایک تکلیف، ایک اور تکلیف، پھر ایک اور تکلیف۔ اس کی زندگی کا تمام نقشہ اس کے سامنے پیش کر دیں گے۔ خود اللہ رب العزت اپنی طرف منسوب کریں گے کہ: میں نے تجھے ایسے رکھا، میں نے تجھے ایسے رکھا، میں نے تجھے ایسے رکھا۔ تو اس اس تکلیف میں رہا۔ وہ کہے گا: اے میرے رب! میں انکار تو نہیں کرتا۔ آپ جو کہتے ہیں سچ کہتے ہیں۔ لیکن جب اپنے ضمیر کو ٹٹولتا ہوں تو میرا دل کہتا ہے کہ مجھے تو کوئی تکلیف ہی نہیں رہی۔

اللہ رب العزت اور اس بندے کی یہ ساری گفتگو بیان کر کے حضور ﷺ فرمانے لگے کہ ایک نظر جنت کی میدان محشر سے اس نے دیکھی ہوگی۔ ابھی جنت میں گیا نہیں ہوگا۔ دیکھنے سے اتنی راحت نصیب ہوجائے گی کہ دنیا کی تمام کی تمام تکلیفیں بھول جائے گا۔ یہاں بڑی تکلیفیں اٹھائیں، حق والوں نے اٹھائیں ہیں اور بہت اٹھائی ہیں۔ آج کا منظر آپ دیکھ لیں کہ دین حق پر چلنا کتنا مشکل ہوگیا ہے اور دین پر چلنے والا کسی کو ضرر نہیں دیتا۔ لیکن پورا کفرستان اس کے وجود کا مخالف، اس کے حلئے کا مخالف۔

پھر حضور ﷺ فرمانے لگے کہ اللہ رب العزت نے جس کافر کو سب سے زیادہ دولت دی ہوگی، آسائشیں دی ہوں گی، صحت دی ہوگی، لمبی زندگی دی ہوگی۔ تو اس کو دیکھا دیا جائے گا کہ دنیا میں تو نے حق کی مخالفت کی اور میرے وجود کا انکار کیا۔ تو نے مجھے بھی نہیں مانا اور سرکشی اور بغاوت کرتا رہا۔ اس طرح وہ ایک نظر دوزخ کو دیکھ کر کھڑا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ: یہ نعمت دی، یہ نعمت دی اور تو سرکشی اور ناشکری کرتا رہا۔ وہ کہتا جائے گا: الٰہ العالمین ! اولاد آدم میں سب سے زیادہ دکھیا میں رہا، مجھ سے زیادہ دکھیا تو کوئی رہا ہی نہیں، دوزخ کی ایک نظر تمام راحتیں بھلا دے گی اور جنت کی ایک نظر تمام تکلیفیں بھلا دے گی۔ حق والے اس کو پیش نظر رکھیں۔

آج بھی ہم مسلمان جہاں جہاں ہیں ہم اس حصے کو سامنے رکھیں۔ دنیا میں بہت بڑی نعمت، حق پر ہونا ہے، دین اسلام پر ہو ہونا ہے۔ ایمان کی سلامتی کے ساتھ جینا، اعمال کے ساتھ جینا اور اخلاق کے ساتھ جینا ہے۔ جو انسان دنیا کمانے میں بھی دین کو آگے رکھتا ہے، دھوکا اور فریب نہیں کرتا۔ یہ انسان سب سے زیادہ خوش قسمت ہے۔ جب یہ دنیا چھوڑے گا تو اس کی تمام تکلیفیں راحت میں بدل جائیں گی۔ کوئی بھی تکلیف یاد نہیں رہے گی۔

میرے محترم دوستو! حضور ﷺ کی امت میں سب سے بہترین زمانہ، خود حضور ﷺ کا زمانہ ہے۔ اس زمانہ کی خیر کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔ سورج کے چڑھنے اور غروب ہونے میں خیر کے دن، برکات کے دن، سلامتی کے دن، بشاشت کے دن، جو روئے زمین پر آئے ہیں وہ دن ہیں جب حضور ﷺ دنیا میں موجود تھے۔ اس کے بعد چاروں خلفاء کرام کا زمانہ ہے۔ حضور ﷺ کے زمانہ میں جو آدمی حق کہتا تھا، اسے بھی خوشی نصیب ہوتی تھی اور حضور ﷺ بھی اسے شاباش دیتے تھے۔ حق کہنے کا اعزاز ملتا تھا۔ حق والوں کی قدر و قیمت ہوتی تھی۔ یہ جہاد میں کتنا آگے ہے، یہ اعمال میں کتنا آگے ہے، یہ پیسے دینے میں کتنا آگے ہے۔

احادیث میں آتا ہے کہ حضور ﷺ حضرت عثمان غنیؓ سے فرمانے لگے کہ تبوک کے لئے چندہ دو۔

خیر وہ ایک تفصیل ہے کہ کیا دیا انہوں نے اور کیسے کیسے دیا۔ حضور ﷺ بیٹھے تھے۔ اٹھ کر کھڑے ہو گئے اور فرمانے لگے: عثمانؓ! راہ خدا میں جو مال تو نے دیا ہے۔ اس کے عوض تو نے جنت خرید لی ہے: ’’ماضر عثمان ماعمل باطن ‘‘ اتنی نیکیاں کما لیں ہیں کہ اب تیرے وجود سے خیر ہی خیر ہو گی۔ شر تیرے وجود سے کبھی ظاہر نہیں ہو گا۔ مجسمہ خیر بن گیا ہے تو۔ اسی طرح ایک کام کیا تھا حضرت ابوبکر صدیقؓ نے۔ ایک کام کیا تھا حضرت عمر فاروقؓ نے۔ حضرت عمر فاروقؓ اسی مجلس میں فرمانے لگے کہ میں آج تک یہ ارادہ کرتا رہا کہ کسی عمل میں ابوبکرؓ سے آگے چلا جاؤں۔ آج میرے دل میں تھا کہ یقیناً میں ابوبکرؓ سے نمبر لے جاؤں گا۔ آج جو عمل ابوبکرؓ نے کیا اور جو میں نے کیا، آج سے میں نے یہ سمجھ لیا ہے کہ میں کبھی بھی اعمال حسنہ میں ابوبکرؓ سے آگے نہیں بڑھ جا سکتا۔

وہ خیر کے زمانے تھے اور خیر کے زمانے آج بھی موجود ہیں۔ وہ زمانہ اور تھا، افراد اور تھے۔ آج کا زمانہ اور ہے، افراد اور ہیں۔ لیکن خیر اور نیکی کا تقابل آج بھی موجود ہے۔ جان دینے والے آج بھی موجود، قربانی دینے والے آج بھی موجود اور حق کہنے والے آج بھی موجود ہیں، اسے کبھی نہیں مٹایا جا سکتا اور انسان کو یہ ہمت اور حوصلہ اللہ رب العزت نے دیا ہے۔

ایک بات ہمارے بزرگ بیان کیا کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ حضرت عمر فاروقؓ حضرت عثمان غنیؓ اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ چاروں خلفاء کے زمانے میں دینی زندگی کے اعتبار سے ان چاروں پر جتنی تنقید کر لو حشاش بشاش ہو کے سنتے تھے۔ حضرت علیؓ کے کسی عمل پر بندہ کھڑا ہو کے کہے کہ: علی! یہ کیا، کیا ہے، تو وہ ناراض نہیں ہوتے تھے۔ وضاحت کرتے تھے کہ تمہیں غلط فہمی ہو گئی ہے۔ بات یہ ہے۔

ایک مشہور واقعہ ہے حضرت عمر فاروقؓ اور ایک بدو کا۔ حضرت عمرؓ جمعہ کا خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے۔ اب جمعہ کا خطبہ ہے۔ خطبہ میں جیسے آتا ہے: ’’اطیعوا اللّٰہ واطیعوا الرسول ‘‘اور آیتیں آتیں ہیں کہ اللہ کی مانو۔ اب اس نے کہا کہ مانے گے تو اللہ کی۔ لیکن آپ کی زبان سے نہیں مانتے۔ اب یہ بدو کھڑا ہو گیا۔ آپ دیکھیں کتنا عدل انصاف تھا کہ حق کہنے والا بول پڑے تو اس کا نام سنی ہے۔ کوئی حکمران ایسے سن سکتا ہے، زندہ رہ سکتا ہے۔ یہ بات کہہ سکتا ہے۔ وہ کہنے لگا: آپ کا قد لمبا ہے اور چار دن پہلے جو یمن سے کپڑے آئے ہیں۔ وہ ٹکڑے تقسیم ہوئے ہیں۔ اس سے تو آپ کا پہنا ہوا لباس بن نہیں سکتا۔ تو یہ اتنا لمبا بنا کیسے۔ آپ نے دو ٹکڑے استعمال کئے ہوں گے۔ اس کا غلط استعمال کیا ہو گا۔ اس کا آپ جواب دیں۔ پھر خطبہ دیں۔ یہ بات آپ نے سن رکھی ہے۔ جاری ہے!!

سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی اپنے بیٹے کو وصیت

مولانا محمد امین

حضرت سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے بیٹے حضرت حماد رحمۃ اللہ علیہ کو کچھ وصیتیں فرمائیں اور ان وصیتوں کے متعلق فرمایا کہ اگر تم نے ان کو یاد رکھا اور ان پر پابندی سے عمل کرتے رہے تو مجھے امید ہے کہ ان شاءاللہ دنیا اور آخرت میں سعادت مند رہو گے۔

۱...... تقویٰ اختیار کرو یعنی اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہوئے اپنے اعضاء وجوارح کو گناہوں سے محفوظ رکھو۔ اللہ تعالیٰ کے احکام پر پوری طرح قائم رہو۔ ان سب سے اللہ تعالیٰ کی خالص عبادت مقصود ہو۔

۲...... جس چیز کے جاننے کی ضرورت ہو اس کے جاننے سے جاہل مت رہنا (یعنی اس کے جاننے کی فکر کرنا اور جہالت پر مت ٹھہر جانا)

۳...... جب تک دینی یا دنیاوی حاجت نہ ہو کسی شخص کے ساتھ میل جول مت رکھنا۔

۴...... دوسروں کے لئے اپنے سے انصاف کرنا اور بغیر مجبوری کے اپنے نفس کے لئے انصاف کا خواہاں مت ہونا۔ مطلب یہ ہے کہ دوسروں کے حقوق تو اپنے نفس سے پورے دلاؤ اور اس سلسلہ میں انصاف ہاتھ سے نہ جانے دو۔ اگر اپنا کوئی حق کسی پر ہو اور جس پر حق ہو وہ بے انصافی کر رہا ہو کہ پورا حق دینے سے یا بالکل دینے سے منکر ہو تو اس بارے میں انصاف کی فکر میں مت لگنا۔ اپنا حق چھوڑ کر ذہن فارغ کر لینا۔ ہاں اگر کوئی مجبوری ہو تو دوسری بات ہے۔

۵...... کسی مسلمان سے اور ذمی (جو غیر مسلم مسلمان مملکت میں قانوناً مقیم ہوں) سے دشمنی مت کرو۔

۶...... اللہ تعالیٰ نے جو تم کو دیا ہے اور جو (دنیاوی) مرتبہ عطا فرمایا ہے۔ اس پر قناعت کر لینا۔

۷...... جو کچھ (مال وغیرہ) تمہارے قبضہ میں ہو اس میں حسن تدبیر اختیار کرنا (سوچ سمجھ کر خرچ کر تاکہ لوگوں سے بے نیاز رہ سکو۔

۸...... لوگوں کی نظروں میں اپنے کو بے وزن مت بنانا۔

۹...... فضول باتوں اور فضول کاموں میں پڑنے سے اپنے نفس کو علیحدہ رکھنا۔

۱۰...... لوگوں سے ملاقات کرتے وقت خود پہلے سلام کرو اور بات کرنے میں خوبی اختیار کرو۔ اہل خیر سے محبت کے ساتھ پیش آؤ، اہل شر کی مدارت کرو (ان کی دلداری رکھو، تاکہ کوئی تکلیف نہ پہنچائیں)

۱۱...... اللہ کے ذکر کی کثرت کرو اور رسول اکرم ﷺ پر کثرت کے ساتھ درود بھیجو۔

۱۲...... سیدالاستغفار میں مشغول رہو (یعنی اس کو پڑھا کرو) سیدالاستغفار یہ ہے۔ اللّٰھم انت ربی لاالٰہ الّاانت خلقتنی وانا عبدک وانا علیٰ عھدک ووعدک ماستطعت اعوذبک من شر ماصنعت ابوء لک بنعمتک علیّ وابوء بذنبی فاغفرلی فانّہ لایغفرالذنوب الاانت!

اس کی فضیلت یہ ہے کہ جو شخص شام کو اسے پڑھ لے گا پھر اسی رات میں موت آ جائے تو جنت میں داخل ہوگا۔ جو شخص اسے صبح کو پڑھ لے گا پھر اس دن میں مرجائے گا تو جنت میں داخل ہوگا۔

حضرت ابوالدرداءؓ سے کسی نے کہا کہ آپ کا گھر جل گیا۔ انہوں نے فرمایا کہ نہیں جلا ان کلمات کی وجہ سے جو میں نے حضور اکرم ﷺ سے سنے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص ان کو دن کے شروع میں پڑھ لے اس کو شام ہونے تک کوئی مصیبت نہیں پہنچے گی اور جو شخص دن کے آخری حصہ میں ان کو پڑھ لے صبح ہونے تک اسے کوئی مصیبت نہیں پہنچے گی۔ (چونکہ میں ان کلمات کو پڑھتا ہوں اور آج بھی پڑھے ہیں۔ اس لئے میرے مکان میں آگ نہیں لگ سکتی۔ چنانچہ آپ کی بات سچ نکلی) وہ کلمات یہ ہیں: اللّٰھم انت ربی لاالٰہ الّا انت علیک توکلت وانت رب العرش العظیم ماشآء اللہ کان ومالم یشأ لم یکن لاحول ولا قوۃ الّا باللہ العلیّ العظیم. اعلم ان اللہ علیٰ کل شیٔ قدیروان اللہ قد احاط بکل شیٔ علما اللّٰھم انی اعوذبک من شر نفسی ومن شر کل دآبۃ انت اٰخذبناصیتھاان ربی علی صراط مستقیم!

اللہ رب العزت ہمیں بھی ان پر عمل کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین!

خطبات جمعۃ المبارک پہاڑپور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم تبلیغ حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی ۳۱؍جنوری ۲۰۲۰ء کو دارالعلوم صدیقیہ پہاڑپور تشریف لائے۔ ان کی آمد پر تحصیل کے امیر قاری محمد کفایت اللہ قاسمی، محمد عثمان معاویہ، محمد عمر اکمل، قاری ضیاء الرحمن، راقم الحروف ودیگر کارکنان ختم نبوت نے آپ کا بھرپور استقبال کیا۔ انہوں نے جمعہ کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ کرنا تمام مسلمانوں کی اولین ذمہ داری ہے۔ کیونکہ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے صحابہ کرامؓ نے بھی اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا۔ اس پروگرام میں علاقہ بھر کے علماء کرام اور عوام الناس نے بھرپور شرکت کی۔ (سمیع اللہ صدیقی)

ہماری اجتماعیت کا مرکز کلمہ طیبہ

مولانا محمد عثمان

قارئین کرام! دنیا کے اندر اس وقت ایسے ممالک بھی موجود ہیں جہاں کفر کی ظلمت ابھی تک چھائی ہوئی ہے۔ اندھیرا ہی اندھیرا ہے۔ لیکن جس نے کلمہ طیبہ پڑھ لیا تو پہلے جو کافر تھا وہ مسلمان ہوگیا۔ جو پہلے جہنم کا ایندھن بنا ہوا تھا، اب وہ جنتی بن جاتا ہے۔ جو پہلے اللہ رب العزت کے مبغوض بندوں میں شمار ہوتا تھا، اب وہ محبوب بندوں میں آجاتا ہے۔

وہ کلمہ ''لاالٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ '' جس کا ترجمہ ہے: ''نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ کے محمد اللہ کے رسول (ﷺ) ہیں۔''

اس کلمہ طیبہ کو پڑھ لینے کے بعد ہمارے دلوں میں آپس کی محبت کے جذبات ابھرنے شروع ہوجاتے ہیں۔ مجھے اور آپ کو اللہ رب العزت نے بہت سارے رشتوں میں جوڑا ہوا ہے۔ ان میں سے جو سب سے زیادہ مضبوط ہے، جو کبھی بھی ٹوٹنے والا نہیں ہے، جو کبھی بھی ختم ہونے والا نہیں ہے، جو کبھی بھی کمزور پڑنے والا نہیں ہے۔ وہ رشتہ ہے کلمہ طیبہ کا۔ دنیا کے رشتے عارضی ہیں اور بس صرف زندہ رہنے تک ہیں۔ بعض زندگی میں ہی ختم ہوجاتے ہیں۔ لیکن کلمہ طیبہ والا رشتہ ایسا مضبوط ہے۔ دنیا میں تو کیا مرنے کے بعد آخرت میں بھی ساتھ رہنے والا ہے۔ الحمدللہ! اس رشتے کو دنیا کی کوئی طاقت نہیں توڑ سکتی۔ اس کلمہ طیبہ کے ذریعہ انسان کی زندگی میں انقلاب سا برپا ہوجاتا ہے۔ یہ کلمہ طیبہ جس نے ہمیں آپس میں جوڑا ہوا ہے۔ عجیب وغریب مناظر دکھاتا ہے۔ دن میں پانچ وقت نمازوں کے مناظر، کبھی روزے کے مناظر، کبھی زکوٰۃ ادا کرنے کے مناظر، تو کبھی حج بیت اللہ کے مناظر۔ سبحان اللہ! آخر یہ سب مناظر، یہ سب تکلیفیں کس لئے؟ جنت کو حاصل کرنے کے لئے۔ مرنے کے بعد جو ختم نہ ہونے والی زندگی ہے۔ جس میں نہ موت ہے، نہ تکلیف ہے، نہ دکھ ہے۔ اس کو آسان کرنے کے لئے۔

حدیث پاک میں آتا ہے کہ حضور سرکار دوعالم ﷺ نے فرمایا: ''من قال لاالٰہ الا اللہ دخل الجنۃ '' جس شخص نے لاالٰہ الا اللہ کہا۔ وہ جنت میں جائے گا۔ دنیا میں گناہ کئے، غلطیاں کیں، کوتاہیاں کیں۔ اگر اس نے توبہ نہیں کی تو گناہوں کی سزا بھگتے گا۔ گناہوں کی سزا بھگتنے کے بعد آخر اس کا ٹھکانہ جنت ہوگا۔ یہ میری بات نہیں۔ یہ سرکار دوعالم ﷺ کا کلام ہے۔ ساری کائنات کا نظام بدل سکتا ہے۔ لیکن میرے

محبوب سرکار دو عالم ﷺ کے منہ مبارک سے نکلے ہوئے الفاظ کبھی جھوٹے نہیں ہو سکتے۔

اس ایک جملہ کو پڑھ کر ایک شخص جہنم کے ساتویں طبقے سے نکل کر جنت الفردوس کے اعلیٰ ترین طبقے میں پہنچ جاتا ہے۔ انسان اپنے رب، اپنے خالق، اپنے مالک، اپنے رازق کے ساتھ ایک معاہدہ کر لیتا ہے کہ: اے اللہ! میں تیرے ہر ہر حکم کو مانوں گا۔ میں تیرے حکم کے آگے اپنا سر جھکاؤں گا۔ تیری ہی عبادت کروں گا۔ تیرے علاوہ کسی اور کو اپنا معبود نہیں بناؤں گا۔ جیسے تو اور تیرے محبوب ﷺ چاہیں گے، ویسے ہی اپنی زندگی گزاروں گا۔

چنانچہ جب انسان اپنے رب کو رب قرار دے دیتا ہے اور محمد رسول اللہ ﷺ کو اپنا آخری نبی اپنا رہبر اپنا محبوب مان لیتا ہے۔ جو پیغام، جو احکام آقائے دوجہاں سرکار دو عالم ﷺ لے کر اس دنیا میں تشریف لائے وہ چاہے عقل اس کو تسلیم کرے یا نہ کرے بس آنکھیں بند کر کے اس کو مان لیتا ہے، اپنے رب کے معاہدہ کے مطابق یہ اقرار کر لیتا ہے۔ اپنی زندگی کو اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ کی منشاء کے مطابق اپنا لیتا ہے۔ تو اس کے بعد اس کی زندگی میں یہ اتنا بڑا انقلاب برپا ہو جاتا ہے۔

اب اس کلمہ کے تقاضے کیا ہیں کہ زندگی گزارنی ہو تو کس طرح گزاریں۔ عبادت کرنی ہو تو کس طرح کریں۔ لوگوں کے ساتھ معاملات کرنے ہوں تو کس طرح کریں۔ اخلاق ہمارے کیسے ہونے چاہئیں۔ معاشرت ہماری کیسی ہونی چاہئے۔ الغرض ہماری زندگی کے ہر ایک شعبے کے لئے ہدایات ہیں، جو اس کلمہ طیبہ کے دائرہ کے اندر آتے ہیں اور وہ ہدایات ہمارے پیارے نبی آقائے دوجہاں سرکار دو عالم ﷺ اپنے افعال مبارک سے، اپنے اعمال مبارک سے ہمیں دیکر گئے ہیں۔ چونکہ ہمارے پیارے نبی ﷺ کو معلوم تھا کہ میں آخری نبی ہوں، آخری پیغمبر ہوں، یہ دین آخری دین ہے، یہ امت آخری امت ہے۔ اس کے بعد کوئی دوسرا دین نہیں آنا، کسی دوسرے نبی، کسی دوسرے پیغمبر نے نہیں آنا۔ اس لئے قیامت تک آنے والی ساری امت کے لئے یہ دین اور یہ کلمہ ہدایت ہے۔

لیکن اس کے برعکس مرزائی اس کلمہ کا لیبل لگا کر سادہ لوح مسلمانوں کو گمراہ کرتے ہیں کہ ہم بھی وہی کلمہ پڑھتے ہیں، وہی نماز پڑھتے ہیں، وہی قرآن پڑھتے ہیں، جو تم اور تمہارے مسلمان پڑھتے ہیں۔ سادہ مسلمانوں کو ان کے اندر کی خباثت کا علم نہیں ہوتا۔ ان کے چکروں میں آ کر اپنے ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں اور ان کو پتہ تک نہیں ہوتا۔ صرف نماز پڑھنے سے یا روزہ رکھنے سے یا زکوٰۃ ادا کرنے سے یا حج کرنے سے یا اچھے اخلاق اپنانے سے کوئی مسلمان نہیں ہوتا۔ بلکہ حضرت محمد ﷺ کے فرمان پر پورا پورا عمل کرنے اور اس کلمہ کے تقاضوں کو مضبوط کرنے سے آدمی مسلمان ہوتا ہے۔ وما ذالک علی اللہ بعزیز!

مولانا شبلی نعمانی رحمۃ اللہ علیہ کے صندوق کی چوری

حکیم سید محمود احمد برکاتی رحمۃ اللہ علیہ

مولانا حکیم نصیرالدین ندوی اجمیری (نظامی دواخانہ، کراچی) مولانا معین الدین اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد اور بھتیجے، شفاء الملک حکیم نظام الدین اجمیری کے فرزند و جانشین، ندوہ اور طبیہ کالج (دہلی) کے فارغ، غیر معمولی ذکی و فطین اور نہایت قوی الحفظ ہیں۔ وہ ان لوگوں میں سے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے ہر نوع کی نعمتوں سے نوازا ہے۔ ایک نامور علمی خانوادے میں پیدا ہوئے۔ ثروت و فراغت کا ماحول ملا۔ حسن ظاہر کے لحاظ سے ہزاروں میں ممتاز، حسن بیان و حسن تقریر کا فطری ملکہ، زبان کی طاقت و فصاحت کے ساتھ مجلس آرائی کا ذوق، شعر و ادب سے غیر معمولی شغف، فارسی، عربی اور اردو کے اساتذہ کے ہزاروں اشعار، پوری پوری غزلیں، طویل طویل قصیدے بر نوک زبان، عہد کے بیش تر اکابر و مشاہیر سے ذاتی اور بے تکلفانہ مراسم و روابط، سیاسی، صحافتی، علمی و ادبی شخصیات میں سے شاید سب ہی سے تعارف و شناسائی رہی ہے۔ وسیع المطالعہ اور وسیع المعلومات بزرگ ہیں۔ برعظیم کے اکابر علم و ادب کے متعلق بہت سی ہی ان کہی کہانیوں کا وافر ذخیرہ بھی آپ کے فقید المثال حافظے میں محفوظ ہے۔

یہ واقعہ آپ نے مولانا شبلی رحمۃ اللہ علیہ کے ایک معاصر بزرگ کی زبانی سنا ہے اور ابھی تک کہیں ضبط تحریر میں نہیں آیا۔ مولوی عبدالغفور رحمۃ اللہ علیہ کے، جو اکبری مسجد (درگاہ خواجہ، اجمیر) میں صدر مدرس تھے (جن کے صاحبزادے مولوی عبدالودود رحمۃ اللہ علیہ ندوۃ العلماء لکھنو میں مدرس تھے) مولانا شبلی رحمۃ اللہ علیہ سے گہرے مراسم تھے۔ مولانا شبلی رحمۃ اللہ علیہ ان سے عمر میں کئی سال چھوٹے تھے۔ وہ بیان فرماتے تھے کہ ایک بار مولانا شبلی رحمۃ اللہ علیہ دوران سفر مجھ سے ملاقات کی غرض سے اجمیر سے اتر گئے اور درگاہ خواجہ پہنچ کر وہاں ایک حجرے میں اپنا سامان، جو صرف ایک صندوق پر مشتمل تھا، رکھ کر مجھے تلاش کرنے نکلے۔ مجھ سے ملاقات ہوئی تو میں نے اپنے گھر قیام کے لئے اصرار کیا اور سامان یہاں منتقل کرنے کی غرض سے ان کے ساتھ اس حجرے تک آیا۔ یہاں آ کر معلوم ہوا کہ وہ صندوق غائب ہے یعنی چوری ہو گیا۔ پولیس میں رپٹ لکھوا دی گئی۔ اس دور کی پولیس (یہ انیسویں صدی کے اواخر کا قصہ ہے) فرض شناس ہوتی تھی۔ چنانچہ پولیس کا سپاہی بار بار یہ پوچھنے کے لئے آتا کہ اس صندوق میں کیا کیا تھا۔ مولانا شبلی رحمۃ اللہ علیہ ہر بار یہی جواب دیتے کہ چند کپڑوں کے علاوہ فلاں فلاں کم یاب اور نایاب کتابیں تھیں۔ آخر وہ سپاہی مجھے الگ لے جا کر کہنے لگا کہ ایک صندوق تو ہم نے

دریافت کرلیا ہے۔ مگر اس میں تو نقد رقم بھی ہے اور آپ کے مہمان اس رقم کا تذکرہ ہی نہیں کرتے۔ اس لئے خیال ہوتا ہے کہ ان کا صندوق یہ نہ ہو۔

میں نے مولانا شبلی رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا کہ اس صندوق میں کیا کیا تھا؟ تو انہوں نے پھر یہی جواب دیا کہ فلاں فلاں کم یاب ونایاب کتابیں تھی۔ میں نے پوچھا کوئی رقم بھی تھی؟ تو جواب دیا کہ ہاں رقم بھی تھی۔ مگر اصل سرمایہ تو وہ کتابیں ہیں۔ میں نے پوچھا کہ وہ رقم کتنی ہے تو جواب دیا کہ پانچ ہزار روپے۔ اس پر میں نے جھنجلا کر کہا کہ کئی روز ہوئے ہم بھی پریشان ہیں اور پولیس بھی اور انہوں نے اب تک کتابوں ہی کتابوں کا نام لیا ہے۔ رقم کا کوئی ذکر ہی نہیں کیا۔ چنانچہ میں نے غصے سے چیخ کر کہا: ''اب تک کیوں نہیں بتایا کہ پانچ ہزار روپے بھی تھے۔'' بہرحال میں نے سپاہی کو بتایا کہ اس صندوق میں پانچ ہزار روپے بھی تھے۔ غرض پولیس نے وہ صندوق مولانا کے حوالے کردیا اور مولانا شبلی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے کھول کر سب سے پہلے اپنی کتابوں کو سنبھالا اور رقم کی طرف کوئی توجہ نہ دی۔

یہ واقعہ مولانا شبلی رحمۃ اللہ علیہ کے طالب علم، علم دوست اور فنافی العلم ہونے کا ثبوت ہے۔ ان کو صندوق کی گم شدگی کا صدمہ تھا۔ تو اس لئے نہیں کہ اس میں ان کے کپڑے تھے اور ایک معتدبہ رقم تھی۔ بلکہ صرف اس لئے کہ اس میں فلاں فلاں کتابیں تھیں۔ پولیس نے جب صندوق کو بازیافت کرلیا اور اس کی تلاشی لی، تو اس میں سے پانچ ہزار روپے بھی نکلے۔ (جو آج سے تقریباً سو سال پہلے ایک معقول رقم تھی) اس نے جب یہ دیکھا کہ مولانا نے اپنی رپورٹ میں اتنی بڑی رقم کا تذکرہ نہیں کیا تو اپنے معیار کے مطابق اس الجھن میں گرفتار رہنا ہی تھا کہ صندوق ان کا نہیں ہے۔ ورنہ یہ کیسے ممکن تھا کہ صندوق کے مشتملات میں اس کا تذکرہ نہ کرتے۔ خود مولانا شبلی رحمۃ اللہ علیہ کے میزبان بھی شاید اسی لئے ''مولانا'' ہوں گے کہ نصاب درس کی رسمی تکمیل کرلی ہوگی۔ مگر علم ان سے کترا کے نکل گیا ہوگا۔ ریشے ریشے میں پیوست نہیں ہوا ہوگا۔ اسی لئے وہ ''شبلی نعمانی'' نہیں بن سکے اور مرتے ہی ''وفات'' پاگئے۔ یہی سبب تھا کہ مولانا شبلی رحمۃ اللہ علیہ کی اس حرکت پر اور دولت دنیا کی ناقدری پر انہیں غصہ آگیا۔

اصل چیز معیار ہے۔ ایک چیز جو آپ کی نظر میں بے قیمت ہے وہی دوسرے کے لئے بیش قیمت ہے:

اے کہ می گوئی، چرا جامے بہ جانے می خری　　ایں سخن باساقیء ماگو کہ ارزاں کردہ است

(ترجمہ: ''اے وہ شخص! کہ تو کہتا ہے کیوں تو نے روح کے عوض ایک جام خرید لیا۔ ہمارے ساقی سے یہ بات کہہ دو کہ بہت سستا سودا ہے۔'')

غنی کاشمیری جب تک اپنے گھر میں رہتا تو دروازہ بند رکھتا اور جب گھر سے باہر جاتا تو دروازہ

چوپٹ کھلا چھوڑ جاتا۔لوگوں نے اس طرز عمل کا سبب دریافت کیا۔تو اس نے بتایا کہ اس گھر میں ایسی چیز جس کو حفاظت کی ضرورت ہو۔بس میں ہی ہوں۔اس لئے جب میں گھر میں ہوتا ہوں تو دروازہ بند کر لیتا ہوں اور جب گھر سے نکلتا ہوں تو پھر گھر میں ایسی کوئی چیز نہیں رہ جاتی جس کی حفاظت کی جائے۔اس لئے دروازہ کھلا چھوڑ جاتا ہوں۔حال آں کہ گھر میں غنی کے علاوہ ایسی بہت سی چیزیں ہوتی ہوں گی جو دوسروں کی نظر میں، ان سب کی نظر میں جو ''غنی'' نہیں ہوتے، حفاظت کی متقاضی تھیں۔

علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے ''پیام مشرق'' میں غنی کاشمیری رحمۃ اللہ علیہ کی یہ بات ان اشعار میں نظم کی ہے:

زمن آں چہ دیدند یاراں رواست دریں خانہ جز من متاعے کجاست

غنی تانشیند بہ کاشانہ اش متاعے گرانے ست درخانہ اش

چوآں محفل افروز درخانہ نیست تہی ترازیں ہیچ کاشانہ نیست

(ترجمہ: ''مجھ سے کیا روا سمجھتے ہیں وہ احباب اس گھر میں میرے سوا اور مال و متاع ہے کہاں۔غنی جب تک اس کے محل میں بیٹھا رہتا ہے تو اس کے گھر کا اسباب گراں رہتا ہے۔جب وہ رونق محل ہی گھر میں نہیں تو اس محل سے بے قیمت اور کوئی نہیں۔'')

علماء سوء اور پیر جلا کتا

مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کے شعبہ تاریخ کے ریڈر جناب خلیق احمد نظامی نے ''سلاطین دہلی کے مذہبی رجحانات'' نامی کتاب کے صفحہ ۲۰ پر لکھا ہے کہ علماء کے دو طبقے ہیں:

۱......علماء دین دار، ۲......علماء دنیوی۔پہلا طبقہ اپنی حریت فکر و ضمیر کو قائم رکھنے کے لئے حکومت سے بے تعلق رہتا تھا۔لیکن جب وقت کا مطالبہ ہوتا تو پوری بے باکی اور جرأت کے ساتھ اظہار رائے کرتا تھا۔دوسرا طبقہ ان علماء کا تھا جو سلاطین وقت سے منسلک ہو جاتے تھے اور حب جاہ و زر میں ان کے ہر عمل پر مہر توثیق ثبت کرتے رہتے تھے۔

بلبن کہا کرتا تھا: ''علماء دو طرح کے ہیں۔ایک علماء آخرت جنہیں اللہ تعالیٰ دنیا اور اس کی حرص اور محبت سے محفوظ رکھتا ہے۔دوسرے علماء دنیا، جو دنیا کی حرص اور دوستی سے مغلوب ہو کر پیر جلے کتے کی طرح محلات میں بھاگے پھرتے ہیں۔حیلے، بہانے اور نقصان دہ تاویلات ان کی حرفت اور پیشہ بن جاتی ہیں۔سمجھدار اور دیندار بادشاہ وہ ہے جو علماء دنیا کے کہنے پر عمل نہ کرے۔(بلکہ) شریعت مصطفی ﷺ کے احکام کا (نفاذ) ان علماء کے حوالے کرے جنہوں نے دنیا سے منہ موڑ لیا ہو اور جن کی نظر میں روپیہ پیسہ سانپ اور بچھو کی حیثیت رکھتا ہو۔'' (تاریخ فیروز شاہی از برنی ص ۱۵۴، ۱۵۵)

مولانا خیر محمد مکی رحمۃ اللہ علیہ اور مقدمہ بہاول پور

مولانا محمد عبداللہ، احمد پور شرقیہ

مقدمہ بہاول پور میں جب حضرت علامہ انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ بہاولپور تشریف لائے اس زمانہ میں نواب بہاولپور محترم صادق خان عباسی صاحب نوعمر تھے۔ ان کے اتالیق سر عبدالرحیم تھے۔ جو کہ علماء دیوبند کے شاگرد تھے۔ جب یہ مقدمہ بہاولپور ہائی کورٹ کی سطح پر آیا تو سر عبدالرحیم نے نواب صاحب سے کہا کہ چھوٹی عدالتوں میں تو قادیانیوں نے فیصلہ کرالیا ہے اگر بہاولپور کی ہائی کورٹ میں بھی قادیانی کامیاب ہوگئے تو بڑا مسئلہ بن جائے گا۔ اس لئے مشورہ ہوا کہ اس مقدمہ کے لئے علامہ انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ کو بلایا جائے کہ علم اور حفظ کے لحاظ سے ان کی گرفت قابل رشک تھی بحرالعلوم تھے۔ سر عبدالرحیم نے علامہ صاحب کو بلایا۔ قادیانیوں کی طرف سے قاضی نذیر مناظر تھا۔

جب مقدمہ چلتا رہا تو جسٹس اکبر نے خود بتایا کہ مجھے روزانہ نواب صاحب بلاتے تھے۔ نواب صاحب نے مجھے کہہ رکھا تھا کہ روزانہ مغرب اور عشاء کے درمیان میرے پاس آنا ہے اور پوری رپورٹ سنانی ہے۔ جج صاحب بتاتے ہیں کہ میں جب جاتا تو نواب صاحب میرے انتظار میں لان میں ٹہل رہے ہوتے تھے۔

اس وقت ہماری (مولانا خیر محمد مکی رحمۃ اللہ علیہ) غربت کا زمانہ تھا۔ ٹھل حمزہ سے بہاول پور ۶۰ میل کا سفر تھا۔ اتنے پیسے نہیں تھے کہ بس وغیرہ پر جاتے، پیدل سفر کر کے بہاولپور پہنچتے۔ عصر کے بعد شاہ جی کی عمومی مجلس ہوتی تھی میرے دل میں خیال آیا کہ اتنے بڑی آدمی ہیں ان کے علم سے ہمیں فائدہ کیا ہوا؟

میں نے علامہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کیا کہ آپ نے شرح ترمذی میں لکھا ہے کہ مثل ثانی مشترک بین الظہر والعصر ہے یہ تو تو کیداشتراک کے خلاف ہے۔ علامہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے احادیث سنانی شروع کردیں۔ حتیٰ کہ مغرب کے قریب کا وقت ہوگیا تو علامہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: آپ کی تسلی ہوگئی۔ میں نے عرض کیا کہ حضرت آپ نے تو احادیث سنائی ہیں۔ میرا مسئلہ تو وہیں ہے۔ علامہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا آپ نے یہ سوال شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ کی فلاں کتاب کے حاشیہ پر پڑھا ہوگا۔ جواب بھی وہیں موجود ہے۔ کیوں مجھے پھر تنگ کررہے ہو۔ میں نے عرض کیا کہ حضرت آپ کو تنگ کرنا مقصود نہیں تھا۔ بلکہ آپ کے علم سے استفادہ مطلوب تھا۔

مقدمہ بہاولپور میں حضرت کشمیری ؒ اپنا بیان مکمل کرانے کے بعد جب واپس جانے لگے تو مجھے بھی کسی نے پیسے دے دیئے کہ حضرت یہاں سے لاہور جائیں گے تم بھی ساتھ چلے جاؤ۔ چنانچہ میں بھی ساتھ چلا۔ پلیٹ فارم میں بیٹھے تو گاڑی دو گھنٹے لیٹ تھی۔ چنانچہ میں جگہ بنتے بناتے حضرت کے قریب پہنچا اوران کے پاؤں دبانے شروع کر دیئے۔ دو گھنٹے دباتا رہا۔ٹرین آئی تو سب سوار ہوگئے۔ اگلے اسٹیشن پر مولانا صادق صاحب نے آواز دی کہ مولانا خیر محمد صاحب کہاں ہیں؟ میں حاضر ہوا تو بتایا کہ شاہ جی بلارہے ہیں۔ حاضر خدمت ہوا۔ فرمایا: خیر محمد ہم نے تمہیں اس لئے بلایا ہے کہ تم نے ہمیں دو گھنٹے آرام پہنچایا ہے۔ میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تمہیں ہمیشہ آرام سے رکھے۔ میرا دل کرتا تھا کہ تجھے کوئی وظیفہ دیا جائے۔ لیکن مجھے پتہ ہے تم نہیں پڑھو گے۔ صبح کی نماز کے بعد ہر حالت میں ایک قرآن کی آیت اور بخاری شریف کی ایک حدیث پڑھ کر ترجمہ بیان کر دیا کرو۔ کوئی بھی حالت ہو۔

مولانا صادق خان صاحب نے کہا: حضرت! سارے علماء موجود ہیں۔ انہیں بھی اجازت دے دیں تو حضرت نے فرمایا: نہیں! یہ خاص صرف مولانا خیر محمد صاحب کے لئے ہے۔ مولانا خیر محمد مکی ؒ نے بتایا کہ ہم نے یہ عمل شروع کیا تو پھر کہاں گئی ہماری غریبی اور فقیری۔ پھر حالت ہی بدل گئی۔ علاقہ کے زمین دار بن گئے۔ (تذکرہ مشائخ دیوبند ص۲۳۴)

حضرت مولانا اللہ وسایا کا خطبہ جمعۃ المبارک

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما حضرت مولانا اللہ وسایا نے ۱۴ر فروری اشرفی مسجد شکارپور میں جمعہ کے عظیم اجتماع سے خطاب کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ ہماری پرامن جدوجہد جاری ہے اوران شاء اللہ جاری رہے گی۔ ہم پاکستان کے عوام کو درخواست کرتے ہیں کہ ہماری اس کوشش وجدوجہد میں ساتھ دے کر کل قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اور رسول کریم ﷺ کے سامنے سرخرو ہوں۔ اس پروگرام کو کامیاب کرنے کے لئے مبلغ لاڑکانہ مولانا ظفر اللہ سندھی، قاری منیب سومرو، مولانا محمد یوسف سومرو نے بھرپور ساتھ دیا۔

حضرت مولانا قاضی احسان احمد کا خطبہ جمعۃ المبارک

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹوبہ کے زیراہتمام ۷ر فروری کا خطبہ جمعہ مرکزی جامع مسجد کپڑا بازار گوجرہ میں مولانا قاضی احسان احمد نے عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت وضرورت اورقادیانیوں کی ریشہ دوانیوں کے پیش نظر ملتان ختم نبوت کانفرنس میں شمولیت کی ضرورت کے عنوان پر پڑھایا۔ نماز جمعہ مولانا اسعد مدنی نے پڑھائی۔

حضرت مولانا محمد الیاس رحمۃ اللہ علیہ کا سانحہ ارتحال

مولانا مفتی محمد خالد میر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت آزاد کشمیر کے امیر، نابغہ روزگار شخصیت مولانا محمد الیاس رحمۃ اللہ علیہ چناری والے ۲۶رفروری ۲۰۲۰ء بروز بدھ صبح ۹،۱۰ بجے کے درمیان وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

خطہ کشمیر ایک معتبر عالم دین سے محروم ہوگیا۔ یہ خلا اب قیامت تک کوئی پر نہیں کر سکے گا۔

مولانا کا نام محمد الیاس اور والد محترم کا نام قاضی غلام رسول رحمۃ اللہ علیہ تھا۔ آپ ۱۹۲۷ء میں ضلع ہٹیاں بالا کے مضافاتی گاؤں بسیاں دامن محلہ فیض آباد میں پیدا ہوئے۔ مولانا الیاس رحمۃ اللہ علیہ اپنی شخصیت میں بے مثال تھے۔ شخصیت پرستی اور خودنمائی کے قائل نہیں تھے۔ بھرا ہوا چہرہ، گھنی داڑھی، سر پر دھاری دار رومال، منکسر المزاج، حلیم الطبع، خطابت میں دریا کی سی روانی، سراپا علم وتقویٰ، دانش وآگہی اور علم وعمل کا بہترین مجسمہ تھے۔ بہت ہی مہمان نواز اور شفیق تھے۔ ان کی شادی ضلع باغ کے ایک قصبہ رتنوئی میں ہوئی، جو فاضل دیوبند مولانا محمد قاسم رحمۃ اللہ علیہ کی ہمشیرہ تھیں۔

مولانا محمد الیاس رحمۃ اللہ علیہ کے پانچ بیٹے اور بیٹی کوئی نہیں ہے۔ اہلیہ محترمہ چند سال پہلے وفات پاچکی تھیں۔ آپ کی اولاد میں کوئی بیٹا عالم نہیں ہے۔ آپ کے پوتے مولانا فرید احمد کو جامع مسجد چناری اور مدرسہ عربیہ حنفیہ کا مہتمم اور جانشین مقرر کیا گیا۔ جمعیت علماء اسلام ضلع باغ کے امیر مولانا امین الحق، مولانا قاری عبدالمالک توحیدی، مولانا عبدالوحید قاسمی اور مولانا قاری محمد افضل نے جامع مسجد چناری میں جنازہ کی ادائیگی سے قبل ان کی دستار بندی کی۔

ابتدائی تعلیم اور اساتذہ کرام

مولانا محمد الیاس رحمۃ اللہ علیہ نے ابتدائی تعلیم ناظرہ قرآن اور فارسی کی ابتدائی کتابیں اپنے تایا جان مولانا قاضی نور عالم رحمۃ اللہ علیہ سے پڑھیں۔ اس کے بعد اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لئے جامعہ مہریہ نورشاہ ضلع ساہیوال میں تشریف لے گئے۔ جہاں انہوں نے مولانا خلیل الرحمٰن ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ سے صرف ونحو، اصول فقہ اور علوم عقلیہ ونقلیہ کی تعلیم حاصل کی۔ پھر پاکستان کے معتبر علماء مختلف مدارس میں جاکر علمی فیض حاصل کیا۔ ان کے اساتذہ میں شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان رحمۃ اللہ علیہ بھی ہیں۔ ان سے صرف ایک سبق پڑھا۔ لیکن ساری زندگی جب ان کا ذکر کرتے تو استاد کہہ کر پکارتے تھے۔ نام نہیں لیتے تھے۔

مولانا عبدالرحمٰن کیمل پور سے تعلیم القرآن راولپنڈی، مولانا قاضی محمد اسلم مدرسہ انوریہ ڈھینڈ وہری پور ہزارہ میں، مولانا قاضی محمد نواز سے جامع مسجد کاکول ایبٹ آباد، مولانا عبدالرحیم سے جامعہ رشیدیہ ساہیوال، مولانا محمد شریف کشمیری سے خیرالمدارس ملتان، مولانا مفتی حسن ﷫، مولانا عبدالخالق قاسم العلوم ملتان، مولانا عبدالعزیز خیرالمدارس ملتان، مولانا محمد ادریس کاندھلوی ﷫ سے جامعہ اشرفیہ لاہور، مولانا محمد شریف اللہ اشرفیہ لاہوراور مولانا ولی اللہ میانوالی ضلع گجرات المعروف انی والے سے مدرسہ حسینیہ میں علم کلام کے علاوہ علم معانی، علم بدیع، علم فلسفہ وہدایۃ الحکمۃ تا شمس بازغہ، اصول حدیث اور صحاح ستہ سبقاً سبقاً پڑھیں۔

بیعت وطریقت کا شرف بھی مولانا ولی اللہ ﷫ گجرات سے حاصل کیا۔ اور ۱۹۵۸ء میں سندفراغت حاصل کی۔ اسی سال مدرسہ عربیہ اظہارالاسلام چکوال اوردوسرے سال جامعہ انوریہ ڈھیڈوہری پور میں تدریس کے فرائض سرانجام دیئے۔ لیکن علمی پیاس پھر بھی باقی تھی۔ پھر کئی سال بعد ۱۹۹۲ء میں حضرت درخواستی ﷫ کے پاس حدیث پڑھنے کے لئے تشریف لے گئے۔ حضرت بیمار تھے۔ انہوں نے آپ کو شیخ الحدیث حضرت مولانا سرفراز ﷫ کے پاس بھیج دیا۔ مولانا الیاس ﷫ گوجرانوالہ شیرانوالہ باغ میں علامہ زاہدالراشدی کو ملے۔ وہ نماز فجر کے بعد مولانا کو گکھڑ لے گئے۔ حضرت شیخ الحدیث ﷫ ان کو اپنی گاڑی میں بٹھا کر مدرسہ نصرۃ العلوم میں لے آئے اور آتے ہی داخلہ دے دیا۔ پورا ایک سال مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ میں رہ کر حضرت شیخ الحدیث ﷫ سے تفسیر القرآن مکمل، بخاری ج اول اور ترمذی شریف ج اول سبقاً پڑھیں۔ حضرت صوفی عبدالحمید سواتی ﷫ سے مسلم شریف پڑھی۔ فراغت کے بعد دونوں حضرات نے ان کو اپنے مدرسہ میں دورہ حدیث شروع کرانے کی تلقین کی اور اجازت دی۔ لیکن وہاں تک کتب پڑھانے کا سلسلہ نہ پہنچ سکا۔

دینی خدمات

ختم نبوت کے مسئلہ میں قانون سازی کے حوالے سے بھی انہوں نے اپنا کردار ادا کیا۔ وزیراعظم آزادکشمیر راجہ فاروق حیدر چناری میں ان سے ملاقات کرنے کے لئے آئے تو مولانا محمد الیاس ﷫ نے راجہ کو آزادکشمیر میں آئین سازی کے متعلق کہا، جس کا وزیراعظم نے وعدہ کیا اور پھر آزادکشمیر اسمبلی میں دو قراردادیں منظور کر کے آئین میں قادیانیوں کو غیرمسلم اقلیت قرار دیا۔

۱۹۶۱ء میں مولانا نے اپنے وطن واپس آکر روضۃ الکشمیر کے نام سے ایک دینی مدرسہ کی بنیاد رکھی، جس کو سال بعد مولانا ہدایت اللہ مرحوم اور چند دیگر حضرات کے اصرار پر چناری منتقل کر دیا گیا۔ خود

مولانا الیاس ؒ اگلے برس باغ، مظفر آباد اور عباس پور میں درس وتدریس اور خطابت کے فرائض سرانجام دینے لگے۔ ۱۹۶۶ء میں بیس بگلہ کے مقام پر مدرسہ فیض القرآن میں مولانا عبدالغنی وفات پاگئے تو مولانا الیاس ؒ کو بگلہ مدرسہ فیض القرآن میں بلالیا گیا۔ بگلہ میں مولانا نے چارسال تک تدریس کی۔ اور بطور صدر مدرس فرائض انجام دیئے۔ اس کے علاوہ وہاں خطابت بھی کرتے رہے۔ پورے آزاد کشمیر سے طلباء بگلہ میں آکر ان سے پڑھتے رہے۔ مولانا ۱۹۷۳ء میں واپس چناری آگئے، مدرسہ عربیہ حنفیہ میں درس وتدریس شروع کی۔ ہزاروں طلباء نے ان سے علمی استفادہ کیا۔

مولانا الیاس ؒ سیرت وکردار کے اعتبار سے اسلاف امت کا بہترین نمونہ تھے، قناعت اور زہد وتقویٰ کے لحاظ سے ان کی حیثیت مسلمہ تھی۔ آزاد کشمیر میں مدرسہ کے یہ واحد مہتمم ہیں کہ جنہوں نے حکومت آزاد کشمیر کی طرف سے مالی امداد وصول نہیں کی۔ چندسال قبل محکمہ زکوٰۃ آزاد کشمیر نے مدرسہ کے لئے خطیر رقم کا ایک چیک بھیجا جو مولانا نے یہ کہہ کر واپس کردیا کہ محکمہ زکوٰۃ شرعی اصولوں کے مطابق زکوٰۃ وصول نہیں کرتا۔ اس لئے طلباء کرام کے لئے یہ رقم قبول نہیں کی جاسکتی۔

صرف عوام کی مدد سے مدرسہ کی عمارت اور تدریس کا کام جاری رکھا جو تاحال جاری ہے۔ اپنے بیٹوں اور پوتوں کو تین وصیتیں کیں: ۱...... اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہ کرنا۔ ۲...... اللہ کے علاوہ کسی سے نہ مانگنا۔ ۳...... میرے تعلق والوں کو ناراض نہ کرنا۔

۲۶رفروری کو مدرسہ کے طلباء ملاقات کے لئے آئے۔ ملاقات کی، مولانا سے دعا کروائی، مسجد پہنچے ہی تھے، کہ مولانا کی روح پرواز کرگئی۔ مولانا نے ۹۴رسال کی عمر میں اس دارفانی کو خیرباد کہا۔ ۳۱رجنوری ۲۰۲۰ء کو مولانا عزیز الرحمٰن ثانی لاہور نے جامع مسجد چناری میں جمعہ کے اجتماع سے خطاب کیا۔ دن ساڑھے گیارہ بجے راقم الحروف کے ہمراہ چناری پہنچے اور مولانا کے کمرے میں ملاقات کی، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی کا تعارف کروایا۔ انہوں نے مولانا ثانی کو قریب کرسی پر بٹھایا، ہوش وحواس اور یادداشت قائم تھی۔ اپنے اساتذہ کے متعلق تفصیلی گفتگو کی۔ نماز جمعہ کے بعد ہم نے مصافحہ کرکے اجازت لی۔

مولانا کا شام پانچ بجے گورنمنٹ ڈگری کالج کے گراؤنڈ میں ہزاروں مسلمانوں، علماء اور طلباء نے جنازہ پڑھا۔ وصیت کے مطابق مولانا فرید جو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت چناری کے امیر بھی ہیں اور مولانا کے پوتے بھی، نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ پھر میت کو ان کے آبائی گاؤں ضلع ہٹیاں بالا کے مضافات سیناں دامن روانہ کی گئی جہاں مغرب کے بعد دوبارہ جنازہ کی ادائیگی کے بعد تدفین عمل میں لائی گئی۔

حج فارم و ختم نبوت حلف نامہ

جناب عبدالقدوس محمدی

حج فارم سے ختم نبوت حلف نامہ ختم کیا گیا۔ دانستہ ہوا یا نادانستہ۔ ٹیکنیکل غلطی تھی یا کلیریکل۔ حکومت کی ذمہ داری تھی یا بیوروکریسی کی کارستانی، یہ ایک الگ بحث ہے۔ لیکن اتنا ضرور ہوا کہ حلف نامہ ختم کیا گیا۔ اس پر اگر چہ مگر چہ اور چونکہ چنانچہ کی گنجائش نہیں۔ لیکن بدقسمتی سے ہمیشہ کی طرح اس معاملے میں بھی حکومت نے غیر ذمہ داری اور غیر سنجیدگی کا مظاہرہ کیا۔ جس کی وجہ سے معاملہ مزید پیچیدہ ہوگیا۔ ہم نے اس معاملے میں اپنے ذرائع سے تحقیق کی۔ حج فارم اور کوائف فارم کی تفصیلات معلوم کیں اور حج قرعہ اندازی کا طریق کار جاننا چاہا۔ جو معلومات حاصل ہوئیں۔ پہلے ان کی تفصیل اور پس منظر ملاحظہ کیجئے:

حج درخواستوں کی طلبی کا سلسلہ جب شروع ہوتا ہے تو ظاہر ہے کہ درخواستیں، کوائف اور فارم براہ راست حکومت یا وزارت مذہبی امور کے پاس جمع نہیں کروائے جاتے۔ بلکہ بینکوں سے ہی ایک بنے بنائے فارمیٹ کے درخواست فارم حاصل کئے جاتے ہیں۔ ان میں جملہ کوائف درج کر کے متعلقہ بینکوں میں جمع کروادیئے جاتے ہیں۔ یہ فارم لاکھوں کی تعداد میں ہوتے ہیں۔ ان میں سے قرعہ اندازی کے بعد مقررہ تعداد کا انتخاب کیا جاتا ہے۔ دوبارہ ان فارمز میں موجود کوائف کا نئے سرے سے وزارت مذہبی امور میں اندراج کیا جاتا ہے۔ اس پر گزشتہ کئی برسوں سے ہوم ورک ہورہا تھا کہ جو فارم اور کوائف بینکوں میں جمع کروائے جائیں۔ ان کا ڈیٹا ایسے انداز میں کمپیوٹرائزڈ کردیا جائے کہ دوبارہ سے اس کا اندراج نہ کروانا پڑے۔ یہاں تک تو بات بالکل ٹھیک ہے۔

اب عملی طور پر یہ کیا گیا کہ کوائف کے لئے الگ فارم بنایا گیا جو عازمین حج میں تقسیم کیا گیا۔ اس فارم میں باقی سب کوائف موجود۔ سب جزئیات وتفصیلات مانگی گئیں۔ لیکن ختم نبوت کا حلف نامہ اس میں شامل نہیں کیا گیا۔ وہ فارم لے کر جب کوئی آدمی بینک میں جائے گا اور کوائف اور رقم جمع کروادے گا تو وہاں سے اسے جو حتمی فارم دیا جائے گا اور جس پر اس کے دستخط لئے جائیں گے۔ اس میں ختم نبوت اور قادیانیت سے متعلق حلف نامہ موجود ہے۔ صرف موجود نہیں بلکہ پہلے یہ حلف نامہ انگلش میں ہوتا تھا اور مبہم انداز میں ہوتا تھا۔ لیکن اب اردو میں واضح انداز سے موجود ہے۔ جو بعض نامور، مستند اور اتھارٹی سمجھے جانے والے علماء کرام کی مشاورت سے فائنل کیا گیا اور اس حلف نامے کی عبارت کی ایڈیٹنگ میں وزارت مذہبی

امور کے بعض متعلقہ افسران نے صحیح معنوں میں نہ صرف غیرت ایمانی کا مظاہرہ کیا، بلکہ آئین پاکستان کی مکمل پاسداری کی جو بہرحال خوش آئند ہے۔ لیکن پھر بھی سوال اپنی جگہ ہے کہ پہلا کوائف فارم جو تقسیم ہورہا ہے۔ جو لوگ گھر گھر لے جارہے ہیں۔ اس میں کوائف کا اندراج ہوتا ہے۔ اس فارم میں ہمیشہ سے ختم نبوت کا حلف نامہ رہا۔ اب جب اس میں نہیں ہے تو فطری بات ہے یہ تشویشناک امر ہے۔ اس پر جو اشتعال دیکھنے میں آیا۔ وہ فطری، ضروری اور پاکستانی قوم کا امتیاز ہے۔

بدقسمتی سے موجودہ حکومت کے طرز عمل نے لوگوں کے شکوک وشبہات میں اضافہ کیا ہے۔ آپ صرف ایک چیز دیکھ لیجئے۔ عمران خان نے حکومت میں آتے ہی جو اقتصادی مشاورتی کونسل بنائی تھی اور اس میں عاطف میاں نامی قادیانی کو ممبر بنایا تو پوری قوم کی طرف سے سخت ردعمل آیا۔ مجبوراً حکومت کو عاطف میاں کو کونسل سے الگ کرنا پڑا۔ لیکن آپ ڈھٹائی، منافقت اور ہٹ دھرمی کا اندازہ لگایئے کہ ابھی دو ہفتے قبل بے قابو ہوتی مہنگائی پر وزیراعظم نے اقتصادی ماہرین کا جو اجلاس بلایا، ایکسپریس ٹریبیون اور دیگر اخبارات کے مطابق اس اعلیٰ سطحی اجلاس میں سرعام عاطف میاں کو ویڈیو لنک کے ذریعہ نہ صرف یہ کہ شامل کیا گیا۔ بلکہ ان کی ''ماہرانہ آراء'' بھی حاصل کی گئیں۔ یہاں معاشی معاملات کا رونا مقصود نہیں۔ صرف اس حکومت کا قادیانیت کے حوالے سے طرز عمل اور ترجیحات کی ایک جھلک دکھانا مقصود ہے۔

قبلہ پیرنورالحق قادری جتنے بڑے پیر ہوں۔ وہ اسی پی.ٹی.آئی اور اسی حکومت کا حصہ ہیں اور ان کی چھتری تلے اتنی بڑی واردات یا غلطی ہوئی۔ اس پر ری ایکشن ایک فطری امر ہے۔ اس پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور دیگر متعلقہ اداروں، جماعتوں اور شخصیات نے مکمل تحقیق کے بعد صدائے احتجاج بلند کی۔ خاص طور پر سوشل میڈیا پر موجود بیدار مغز اہل ایمان نے آواز اٹھائی، قائمہ کمیٹی برائے حج کے چیئرمین مولانا اسعد محمود نے کمیٹی کے اجلاس میں گرفت کی۔ ہر طرف سے برا بھلا کہا گیا۔ سیدھی اور سادی سی بات ہے کہ یا تو حج اور کوائف فارم ایک رکھیں۔ اگر دور کھنے ضروری ہیں تو دونوں میں حلف نامہ شامل کیا جائے۔ پہلے فارم میں جہاں دیگر بے شمار چیزیں پوچھی گئیں۔ لمبی چوڑی ہدایات دی گئیں۔ وہیں یہ حلف نامہ بھی شامل کرلیا جاتا تو کیا ہوجاتا؟ ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ جیسے ہی یہ غلطی سامنے آئی تھی۔ وزیر مذہبی امور قبلہ پیرنورالحق قادری ایک طرف اس غلطی کی اصلاح فرماتے۔ دوسری طرف قول سدید ارشاد فرماتے، ان کی چھتری تلے جو سازش، گڑبڑ یا غلطی، جو بھی ہوا اس کی ذمہ داری قبول کرتے اور عوام الناس میں پائے جانے والے شکوک وشبہات، غلط فہمیوں کا ازالہ کردیتے۔ لیکن ہمیشہ کی طرح بلیم گیم شروع ہوگئی۔ ایک نے دوسرے پر ڈالا، دوسرے نے تیسرے کو ذمہ دار قرار دیا۔ حقیقت یہ ہے کہ اس سارے معاملے میں ایک

مرتبہ پھر حکومتی نااہلی کھل کر سامنے آ گئی اور جبکہ پاکستانی قوم کی غیرت ایمانی، بیداری، فکرمندی اور ایمان وعقیدہ کے ساتھ پختہ وابستگی کا جو مظاہرہ ہوا، وہ بہت ہی خوش آئند ہے۔

حالیہ واقعہ دانستہ ہوا یا نادانستہ، حکومت کی غلطی تھی یا بیوروکریسی کی کوتاہی، ٹیکنیکل خرابی تھی یا کلیریکل مسٹیک، ایک مرتبہ پھر قادیانیوں، قادیانیت نوازوں اور ان کے سرپرستوں کو بہت واضح طور پر یہ پیغام دیا گیا کہ ایمان وعقیدہ ختم نبوت اور قادیانیت کے معاملے میں کسی قسم کی غلطی کی نہ کوئی گنجائش ہے اور نہ کوئی کوتاہی قابل قبول۔ لوگ نہ عمران خان کو غلطی کرنے دیں گے، نہ پیر نورالحق قادری کو اور نہ ہی کسی اور کو۔ اس محاذ پر بہت محنت ہوئی، بہت قربانیاں لگیں اور اس محاذ کا پہرہ بہت سخت ہے۔ اگر کوئی کسی بھی غلط فہمی میں ہے تو اسے اپنی غلط فہمی دور کر لینی چاہئے۔ (روزنامہ اسلام یکم مارچ ۲۰۲۰ء......ادارتی صفحہ)

سیدنا حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مروی اخلاق نبوی ﷺ

سیدنا حسنؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنی امت کے لئے ہر وقت فکرمند رہتے تھے۔ عام طور پر خاموش رہتے اور بہت کم گفتگو کرتے۔ گفتگو بڑی جامع، قطعی اور صاف ہوتی۔ حق وباطل کے مابین حد فاصل اور افراط وتفریط سے مبرّا ہوتی۔ طبیعت واخلاق میں سختی نہ تھی۔ اللہ تعالیٰ کی جملہ چھوٹی سے چھوٹی نعمت کو بھی بڑا سمجھتے اور کسی صورت اس کی مذمت نہ کرتے۔ کھانے پینے کی اشیاء میں عیب نہ نکالتے بلکہ ان کی تعریف کرتے۔ دنیاوی مال کو اہمیت نہ دیتے۔ جب حق کو پامال ہوتے دیکھتے تو ناراض ہوتے اور اہل حق کو بدلہ دلاتے۔ اپنے لئے کبھی کسی سے ناراض نہ ہوتے اور نہ ہی اس کے لئے بدلہ لیتے۔ جب کبھی اشارہ کرتے تو اپنی پوری ہتھیلی سے اشارہ کرتے اور جب تعجب کرتے تو اس کو پلٹ دیتے۔ جب گفتگو فرماتے تو ہتھیلیوں کو ملا لیتے۔ اپنی داہنی ہتھیلی کو بائیں ہتھیلی پر مارتے۔ اپنے بائیں انگوٹھے کے نچلے حصہ کو داہنی ہتھیلی سے ملا لیتے۔ جب ناراض ہوتے تو مکمل اعراض کرتے۔ خوش ہوتے تو نگاہ نیچی کر لیتے۔ اکثر وبیشتر ہنسی مسکراہٹ ہوتی۔ جب مسکراتے تو آپ کے صاف وشفاف دانت ظاہر ہو جاتے۔ آپ بذات خود اور دوسروں کی نگاہ میں بھاری بھرکم تھے۔ آپ کا چہرہ اقدس چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتا تھا۔ جب زمین سے پاؤں اٹھاتے تو آگے جھک کر اٹھاتے۔ چال میں وقار وسنجیدگی اور تیزی ہوتی۔ جب چلتے تو ایسا لگتا گویا کسی ڈھلان سے اتر رہے ہوں۔ جب کسی کی جانب متوجہ ہوتے تو مکمل طور پر متوجہ ہوتے۔ نگاہیں نیچی رہتیں اور آسمان سے زیادہ نگاہ زمین پر ہوتی۔ اپنے صحابہ کی عیادت کرتے اور ہر ملاقاتی سے سلام کرنے میں پہل کرتے۔ (ریحانۃ النبی ﷺ ص ۹۸،۹۹)

مولانا غلام غوث ہزاروی کا قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر خطاب

آخری حصہ

ادارہ

باقی نبوت ہے کیا چیز؟ تو نبوت بہت اونچا مقام ہے۔ خالق ومخلوق کا تعلق وہاں عیاں ہوتا ہے۔ تقدیر کا مسئلہ کھلتا ہے۔ وہاں معرفت تامہ حاصل ہوتی ہے۔ عرفان کے مدارج طے ہوتے ہیں۔ وہ نبوت عوام کو خدا کی طرف بلانے والی چیز ہوتی ہے۔ وہ مکالمہ کیا چیز ہے؟ وہ خدا سے باتیں کس طرح ہوتی ہیں؟ وہ نبوت بہت اعلیٰ مقام ہے جو ہماری فہم وادراک سے بہت اونچی ہے تو اس کا چھیالیسواں حصہ رویائے صالحہ، خواب صالحہ ہوتے ہیں۔ اب جب حضور ﷺ سے پوچھا گیا کہ مبشرات کے کیا معنی ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ ایک اچھا خواب جو مسلمان دیکھے یا اس کے لئے کوئی اور دیکھے یہ حضور ﷺ کا ترجمہ ہے جو ترجمہ ابوالعطاء نے کیا مبشرات کا مبشرین جو جنت کی خوشخبری سنائی تھی۔ یعنی ترجمہ وہ کیا جو رسول اللہ ﷺ کے ترجمے کے خلاف ہے۔ یہ ابوالعطاء جو یہاں آیا کرتا تھا وفد کے ساتھ اور اس کی ایک کتاب انہوں نے ختم نبوت کے جواب میں ضمیمے کے طور پر پیش کی۔ اس میں بھی بہت سی باتیں غلط ہیں وہ سلطان الاغلاط ہے۔

بہرشکل میں عرض یہ کرنا چاہتا تھا کہ انہوں نے یہاں پر بار بار پڑھا۔ واللّٰہُ العظیم! یہ لاہوری پارٹی نے پڑھا۔ حالانکہ یہ لفظ واللّٰہِ العظیم! ہے۔ ’وٗ‘ حرف جار ہے، ہر قسم کے لئے آتا ہے یہ مفعول کو مجہول کر دیتا ہے۔ جیسے واللہ، باللہ، تاللہ، زیر پڑھی جاتی ہے۔ اس نے واللّٰہُ العظیم پڑھا۔ آخر میں نے اٹھ کر جناب صدر سے عرض کیا کہ ہمارے سر میں درد ہوتا ہے۔ خواہ مخواہ یہ غلط پڑھتے ہیں۔ ان کو آپ صحیح پڑھنے کی ہدایت کریں کہ ظفر اللہ کے زمانے میں ظفر اللہ ہی کی حکومت تھی۔ اسی طرح بیرونی طاقتوں نے ان سے بات کی۔ اس وقت ہماری خارجہ سیاست یہ نہ تھی جو اس وقت ہے۔ ناظم الدین کے یہ الفاظ ہیں کہ اگر ظفر اللہ کو نکال دوں تو امریکہ پاکستانیوں کو گیہوں دینا بند کر دے گا۔ گویا گیہوں ظفر اللہ کو ملتے تھے اور پاکستان کو نہیں۔ لہٰذا میں ظفر اللہ کو کیسے برخواست کر دوں۔ لاہور اور چنیوٹ کے درمیان جو جنکشن ہے اس وقت مجھے اس کا نام یاد نہیں آرہا۔ وہاں چار مسلمان قتل ہوئے۔ ظفر اللہ نے آخر مرزائیوں کو رہا کرایا۔ مسلمانوں کے قاتلوں کو رہائی دی۔ یہ اتنا بڑا ابلیس ہے لیکن ان کا قصور نہیں تھا، ان کا علم ہی اتنا تھا اور یہ بنے ہوئے تھے مبلغ۔ یہ تبلیغ کرتے ہیں یورپ میں اسلام کی، اور ان کے منہ سے نکل گیا کہ ہم تبلیغ کرتے ہیں، ختم نبوت کا ذکر کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا۔ حضور ﷺ کی تعلیم کا دراصل معنی یہ ہے کہ کوئی نیا پرانا نبی

نہیں آ سکتا۔ یعنی عیسیٰ علیہ السلام مر گئے۔ ان کی جگہ آنے والا مرزا غلام احمد۔ یہ ہے ساری تبلیغ۔ یہ ساٹھ سال تک تبلیغ کرتے رہے، کوئی فائدہ نہیں ہوا۔

جناب چیئرمین صاحب! لاہوری مرزائیوں کا دعویٰ یہ ہے کہ ہم مرزے کو نبی نہیں مانتے۔ مرزے نے اپنے کو نبی نہیں کہا۔ یہ میں مختصراً عرض کر دیتا ہوں۔ یہ سب کے لئے ضروری چیز ہے کہ مرزے نے کہا کہ میں نبی ہوں۔ مرزے نے کہا میں رسول ہوں۔ مرزے نے کہا خدا نے قادیان میں پیغمبر بھیجا۔ خدا نے میرا یہ نام رکھا نبی۔ مرزے نے کہا مجھے خدا نے لقب دیا۔ مرزے نے کہا مجھے یہ منصب عطاء ہوا۔ مرزے نے کہا خدا نبی اور رسول کہہ کر مجھے ۲۳ سال تک پکارتا رہا۔ مرزے نے کہا میرے پاس جرائیل آیا۔

''جاءنی آئیل'' یہ حقیقت الوحی کی عبارت ہے۔ میرے پاس جرائیل آیا۔ اس نے اشارہ کیا، اس نے بات کی۔ پھر مجھے منصب نبوت دیا گیا۔ مجھے لقب نبوت دیا گیا۔ مجھے خطاب نبوت دیا گیا۔ میرا یہ نام نبی خدا نے رکھا۔ میں نبی ہوں۔ میں رسول ہوں۔ آپ فرمایئے کہ کسی بڑے پیغمبر کو ہم نبی اور رسول کس طرح کہہ سکتے ہیں کہ وہ رسالت ونبوت کا دعویٰ کن الفاظ میں کرے گا؟ جو الفاظ مرزے نے ذکر کئے ہیں۔ سوائے ان کے اور کوئی لفظ نہیں ہے جن سے کوئی پیغمبر دعویٰ نبوت کا کرے، حقیقتاً نبوت کا دعویٰ کرے اور میں اس میں راز بتادیتا ہوں۔ یہ دونوں ایک ہیں۔ یہ دونوں مرزے کو مسیح موعود مانتے ہیں۔ عیسیٰ مر گئے۔ میں عیسیٰ، میں فرض کرتا ہوں ایک سیکنڈ کے لئے۔ پہلی ہم نے جو کتاب پیش کی ہے اس کو پڑھ لیجئے۔ میں چیلنج کرتا ہوں کہ مرزائیوں کے پاس اس کا کوئی جواب نہیں ہے۔ اس میں ۹ آیتیں پیش کی ہیں اور تیرہ، چودہ حدیثیں پیش کی ہیں کہ حضور ﷺ نے کیا معنی کئے۔ قرآن کی آیتوں کی کیا تفسیر کی۔ صحابہؓ نے کیا معنی کئے۔ بارہ صدیوں کے مجددین نے کیا معنی کئے۔ آج کل آپ عدالت کے فیصلے کو دلیل میں نہیں پیش کرتے۔ لیکن ہائیکورٹ کا فیصلہ باقاعدہ قانون بن جاتا ہے۔ لیکن تیرہ صدیوں کے مجددین، تیرھویں صدی، چودھویں صدی کا مجدد بنا ہے مرزا۔ تیرہ صدیوں کے مجدد جو ان کے مانے ہوئے مجدد ہیں جن کی فہرست انہوں نے اپنی کتاب میں لکھ کر دی۔ ہم نے کتاب میں سب کچھ لکھ دیا ہے۔ ان مجددین کا حوالہ دیا ہے۔ ہم نے کہا کہ انہوں نے کیا معنی کئے ان آیتوں کے تو ہائیکورٹ کے معنوں کے بعد قانون کی تشریح ختم ہو جاتی ہے۔ قانون کی کوئی اور تشریح نہیں ہوسکتی۔ لیکن میں ایک منٹ کے لئے مانتا ہوں کہ اگر عیسیٰ علیہ السلام مر گئے، نبوت فرض کیجئے کہ جاری ہے۔ ہرا ایرا غیرا، نتھو خیرا، گاما گھسیٹا، اٹھ کر کہے کہ میں پھر نبی ہوں۔ میں مسیح ہوں۔ بھلا آپ خیال تو کریں۔ جو ہم نے لکھا ہے مرزا جی کی صرف ٹوڈیانہ حرکات کو دیکھ لیجئے۔ ایک خط میں نے پڑھا حضرت سلیمان علیہ السلام کا۔ ایک خط میں آپ کو حضور اکرم ﷺ کا پڑھ کر سنادوں جو بخاری میں ہے کیا ستم ہے۔ ہرقل شاہ روم کو آپ ﷺ

نے لکھا (عربی) یہ عنوان ہے۔ آگے خط میں لکھا ہے: ’’اسلم، تسلم‘‘

مسلمان ہو جاؤ، بچ جاؤ گے۔ ورنہ تم پر تمہارا بھی وبال ہوگا اور تمہارے پیچھے چلنے والوں کا بھی یہ ہے جلالی خط۔ یہ ہے پیغمبرانہ خط۔ شیطان کی آنت کے برابر دام اقبال، دام اقبال، دام اقبالھا، دام اقبالھا۔ خط لکھا۔ میرے ابا جان نے ۵۰ گھوڑی دی ہے۔ میرے بھائی جان نے قتبہ، مفسدۂ سکھ کے زمانے میں بڑی امدادی ہے۔ میں فقیر تھا۔ میں غریب تھا۔ مجھ سے اور کوئی خدمت نہ ہو سکی۔ میں نے ۵۰ الماریاں کتابوں کی لکھی اور تمام اسلامی ممالک میں بھیج دیں۔ انگریزوں سے لڑنا حرام ہے، جہاد حرام ہے۔ میں یہی خدمت کر سکا اور میں دعوے سے کہتا ہوں کہ مجھ سے بڑھ کر اور میرے خاندان سے بڑھ کر خیر خواہ اس گورنمنٹ کا نہیں۔ یہ ایک ہی سچی بات مرزے نے لکھی ہے کہ اس سے بڑھ کر انگریز کا وفادار کوئی نہیں ہوسکتا۔ تو میرا مطلب یہ ہے۔ یہ عیسیٰ علیہ السلام مانتے ہیں، مسیح موعود مانتے ہیں۔ لاہوری بھی اور قادیانی بھی اور پھر یہ جسمانی معراج کے منکر ہیں۔ لاہوری بھی جس طرح قادیانی منکر ہیں۔ جس طرح مرزا منکر ہے۔ مرزے نے لکھا ہے مسجد اقصیٰ یہ میری مسجد ہے قادیان کی۔ جو قرآن میں ہے۔ ’’سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الیٰ المسجد الاقصیٰ‘‘

مرزے نے اپنی کتابوں میں لکھا ہے کہ مسجد اقصیٰ میری ہے۔ یہ تبلیغ رسالت جلد نہم میں درج ہے۔ مرزے کا یہ قول اور اس میں اس نے لکھا ہے کہ یہ مسجد اقصیٰ یہی میری مسجد ہے اور وہ جو منارہ ہے جس کے پاس عیسیٰ علیہ السلام، وہ یہی منارہ ہے۔ منارۃ المسیح ہے جو میں نے بنایا ہے۔

یہاں آپ مجھے ذرا سی اجازت دیجئے۔ ایک افیمی تھا وہ استنجا کرنے جاتا تھا بیت الخلاء میں۔ تو وہ پانی کا لوٹا لے جاتا تھا۔ افیمی کو اکثر قبض رہتا ہے۔ لوٹے میں سوراخ تھا تو جب تک وہ فارغ ہوتا لوٹے سے پانی ٹپک ٹپک کر ختم ہو جاتا۔ افیمی کو بڑا غصہ آتا تو اس نے ایک دن لوٹا پانی کا بھرا، اندر گیا۔ پہلے استنجا کر کے اس کے بعد ہگنے لگا۔ کہا کہ سسرا کہیں کا اب ٹپک تو دیکھوں گا میں (قہقہے) تو پہلے استنجا کر گیا اور بیت الخلاء میں بعد میں انتظام کرنے لگا۔ یہ مرزا پہلے نازل ہوا چراغ بی بی سے یا قادیان میں......

جناب چیئرمین: میرے خیال میں کافی ہو گیا ہے، آپ بیت الخلاء تک تو پہنچ گئے ہیں۔

مولانا غلام غوث ہزاروی: تو منارہ بعد میں بنایا۔ منارے کے لفظ کا کوئی معنی نہیں۔ دمشق سے مراد قادیان ہے۔ منارے سے مراد منارۃ المسیح ہے۔ باب لد سے مراد لدھیانہ ہے اور عیسیٰ علیہ السلام سے مراد غلام احمد ہے مریم سے مراد......

جناب چیئرمین: اس میں لکھا ہوا ہے، اس کے اندر ہے۔

مولانا غلام غوث ہزاروی: ہاں! اس کے اندر لکھا ہوا ہے۔ میں اس بات کی تائید کرتا ہوں اور ختم کرتا ہوں اور تحریک پیش کرتا ہوں۔ اپنے بل کے حق میں کہ لاہوری مرزائیوں اور قادیانیوں دونوں کو غیرمسلم اقلیت قرار دیا جائے۔ کوئی کمزور نتیجہ نہ آئے۔ میں آپ کو سچائی کے ساتھ کہتا ہوں کہ تمام عالم اسلام آپ کے اس فیصلے کا منتظر ہے۔ تمام رعایا آپ کے اس فیصلے کا انتظار کرتی ہے۔ تمام ممالک پر اس کا اثر پڑے گا۔ میں عرض کردوں، میں نے ایک بڑی شخصیت سے عرض کیا ہے کہ ان کا پروپیگنڈہ باہر اسلام کے نام سے ہے۔ آج اگر ان کو غیرمسلم اقلیت قرار دیا جائے تو ان کا پروپیگنڈہ دو فیصد بھی نہیں رہے گا۔ یہ سارا ختم ہوجائے گا۔ ان کا پروپیگنڈہ اسلام کے نام سے ہے۔ پھر مسلمان ممالک سمجھتے ہیں۔ بلکہ مسلمان ہی نہیں کہ آپ کے خلاف کیا پروپیگنڈہ ہوگا۔ روس اور امریکہ کی جو پالیسی ہوگی وہ ان کی پرانی پالیسی ہوگی۔ چین کی جو پالیسی ہوگی وہ ان کی پرانی پالیسی ہوگی۔ یہ آج اپنے آدمیوں کو تاریں دلواتے ہیں۔ ان کا دجل ہے۔ یہ تو آپ کو متاثر کرتے ہیں۔ آپ کو قوت کے ساتھ، بہادری کے ساتھ، نڈر ہوکر اسمبلی نے آپ کو یہی حکم دیا ہے کہ آپ خدا کے امین ہیں، آپ قوم کے امین ہیں۔ آپ کو باقاعدہ طور پر حکومت نے، بلکہ پرائم منسٹر نے یہ بات آپ کے حوالے کی کہ اسمبلی کیا فیصلہ کرتی ہے۔ آپ اسلام کی روشنی میں فیصلہ کریں۔ آپ کی قوم چاہتی ہے۔ جس قوم کے آپ نمائندے ہیں۔ یہ قوم چاہتی ہے، عالم اسلام چاہتا ہے، تمام دنیا دیکھتی ہے۔ آپ اس بارے میں کوئی نرمی نہ کریں۔ یہ نرمی آپ کو مہنگی پڑے گی۔ میں آخر میں اس بل کی حمایت وتائید کرتا ہوں۔ (قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر بحث کی مصدقہ رپورٹ ص۲۵۴۹ تا ۲۵۵۸)

مسلمان کے مسلمان پر پانچ حقوق

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: آپ ﷺ نے فرمایا کہ مسلمان کے مسلمان پر پانچ حق ہیں:

رد السلام	......	سلام کا جواب دینا
عیادۃ المریض	......	بیمار کی عیادت کرنا
واتباع الجنائز	......	نماز جنازہ میں شرکت کرنا
واجابۃ الداعی	......	دعوت کا قبول کرنا
وتشمیت العاطس	......	چھینک کا جواب دینا

(عمل الیوم واللیلۃ: از امام نسائی ؒ)

فتنہ دجال اور قیامت کی نشانیاں

مولانا عبداللہ

سنن ابن ماجہ جلد۳ ص۳۳۰ پر حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ہم کو خطبہ سنایا تو بڑا حصہ خطبہ کا دجال کے متعلق تھا۔ آپ ﷺ نے دجال کا حال سنایا اور ہمیں ڈرایا۔ فرمایا: جب سے اللہ تعالیٰ نے آدم کی اولاد کو پیدا کیا ہے کوئی فتنہ زمین پر دجال کے فتنہ سے بڑھ کر نہیں ہوا اور کوئی پیغمبر ایسا نہیں گزرا جس نے اپنی امت کو فتنہ دجال سے نہ ڈرایا ہو۔ میں تمام انبیاء علیہم السلام کے آخر میں ہوں اور تم تمام امتوں کے آخر میں ہو۔ دجال تم ہی لوگوں میں ضرور پیدا ہوگا۔ پھر اگر وہ نکلا اور میں موجود ہوا تو تمام مسلمانوں کی طرف سے حجت کروں گا۔ دجال کا فتنہ اتنا بڑا ہے کہ اگر میرے سامنے نکلا تو مجھے اس سے بحث کرنا پڑے گی اور کوئی آدمی اس کام کے لئے کافی نہ ہوگا۔ اگر میرے بعد نکلے گا تو ہر آدمی اپنی طرف سے حجت کرے گا۔ دیکھو دجال نکلے گا خلہ سے، جو شام اور عراق کے درمیان ہے۔ خلہ بمعنی راستہ۔ پھر فساد پھیلائے گا ملکوں میں۔ اے اللہ کے بندو ثابت قدم رہنا ایمان پر۔ کیونکہ میں تم سے اس کی ایسی صفات بیان کرتا ہوں جو مجھ سے پہلے کسی نبی نے بیان نہیں کی۔ پس اس صفت سے تم اس کو خوب پہچان لو گے۔

۱...... پہلے وہ کہے گا: ''میں نبی ہوں'' آپ ﷺ نے فرمایا میں آخری نبی ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

۲...... پھر دجال کہے گا: ''میں تمہارا رب ہوں'' اور دیکھو تم مرنے تک اپنے رب کو نہیں دیکھ سکتے اور ایک بات یہ ہے کہ وہ کانا ہوگا۔ تمہارا رب کانا نہیں ہے۔

۳...... اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوا ہوگا۔ ہر آدمی پڑھ لے گا۔ خواہ پڑھا ہوا ہے یا نہیں۔ ایک فتنہ اس کا یہ ہوگا اس کے ساتھ جنت اور دوزخ ہوگی۔ لیکن اس کی جنت دوزخ اور دوزخ جنت ہوگی۔ جس کو وہ اپنی دوزخ میں ڈالے گا اللہ تعالیٰ اس کو ٹھنڈا کر دیں گے۔ جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر آگ ٹھنڈی ہوگئی تھی۔ اور وہ ایک دیہاتی سے کہے گا کہ اگر میں تیرے ماں باپ کو زندہ کر دوں تو مجھ کو اپنا رب مان لے گا؟ پھر دو شیطان اس کے ماں باپ کی صورت میں آ کر کہیں گے بیٹا یہ تیرا رب ہے۔ اس کی اطاعت کر معاذ اللہ۔ پھر ایک آدمی پر غالب آ کر اس کے دو ٹکڑے کر دے گا اور پھر اس بندے کے عقیدت مندوں سے کہے گا دیکھو میں ابھی اس کو زندہ کرتا ہوں۔ وہ زندہ ہو جائے گا۔ دجال کہے گا تیرا رب کون ہے؟ وہ جواب دے گا میرا رب اللہ ہے اور تو میرے رب کا دشمن ہے۔ تو دجال ہے۔ خدا کی قسم آج مجھے

خوب معلوم ہوگیا کہ تو دجال ہے۔ آنحضرتﷺ نے فرمایا اس مرد کا درجہ میری امت میں سب سے بلند ہوگا۔

آنحضرتﷺ نے فرمایا دجال آسمان کو حکم دے گا کہ پانی برسا، وہ پانی برسائے گا۔ زمین کو کہے گا گھاس اور غلہ اگا، زمین گھاس اور غلہ اگائے گی۔ ان کے جانور شام کو موٹے ہوکر آئیں گے۔ غرضیکہ کوئی ٹکڑا زمین کا ایسا نہیں ہوگا جہاں دجال نہ جائے اور اس پر غالب نہ ہو۔ سوائے مکہ اور مدینہ کے ان دونوں شہروں کے باہر فرشتوں کا پہرہ ہوگا۔ تلواریں ان کے پاس ہوں گی۔ مدینہ میں تین بار زلزلہ آئے گا۔ منافق مرد اور عورتیں مدینہ سے نکل کر دجال کے ساتھ جاملیں گے اور مدینہ منورہ اپنے سے پلیدی کو اس طرح دور کر دے گا جیسے بھٹی لوہے کا میل دور کر دیتی ہے۔ اس دن کا نام ''یوم الخلاص'' ہوگا یعنی چھٹکارے کا دن۔

حضرت ام شریکؓ نے حضورﷺ سے دریافت کیا یا رسول اللہﷺ! اس دن عرب کہاں ہوں گے۔ آپﷺ نے فرمایا کہ اوّلاً تو ہوں گے ہی بہت کم۔ اکثریت ان میں سے بیت المقدس میں ہوگی۔ ان کا امام ایک صالح شخص ہوگا جو آگے بڑھ کر صبح کی نماز پڑھارہا ہوگا۔ (یعنی حضرت مہدی علیہ الرضوان) اس وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے۔

نزول سیدنا عیسیٰ علیہ السلام

یہ امام نماز پڑھانے کے لئے تیار ہوجائیں گے۔ تکبیر ہوجائے گی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے۔ یہ امام (حضرت مہدی علیہ الرضوان) فرمائیں گے: ''تقدم یا روح اللہ'' اے روح اللہ آگے تشریف لائیں اور نماز پڑھائیں۔ (حضرت مہدی علیہ الرضوان حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پہچان کرائیں گے) لیکن حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضرت مہدی علیہ الرضوان کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر فرمائیں گے آگے بڑھو اور نماز پڑھاؤ۔ تکبیر تمہارے لئے کہی جاچکی ہے۔ پس ان کے امام (مہدی علیہ الرضوان) نماز پڑھائیں گے۔ جب نماز سے فارغ ہوجائیں گے تو فرمائیں گے دروازہ کھول دو۔ جب دروازہ کھولا جائے گا تو ادھر دجال ستر ہزار کا لشکر یہودیوں کا لئے ہوئے موجود ہوگا۔ جن کے سروں پر تاج اور جن کی تلواروں پر سونا ہوگا۔ دجال آپ کو دیکھ کر اس طرح پگھلے گا جیسے نمک پانی میں پگھلتا ہے اور ایک دم پیٹھ پھیر کر بھاگنا شروع کر دے گا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے کہ اللہ تعالیٰ نے مقرر کر رکھا ہے تو میرے ہاتھ ضرب کھائے گا۔ تو اسے ٹال نہیں سکتا۔ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس کو باب لد پر قتل کریں گے اور یہودی منتشر ہوکر بھاگیں گے۔ لیکن ان کو کہیں سر چھپانے کی جگہ نہیں ملے گی۔ ہر پتھر ہر دیوار ہر جانور بولے گا۔ اے مسلمان میرے پیچھے یہودی چھپا ہوا ہے اسے قتل کر۔ آپﷺ نے فرمایا ہاں صرف ببول کا درخت نہیں بولے گا یہ یہودیوں کا درخت ہے۔

تبصرہ کتب

تبصرہ کے لئے دو کتابوں کا آنا ضروری ہے: مبصر: مولانا اللہ وسایا

تحریک ختم نبوت میں مولانا خواجہ خان محمد رحمۃ اللہ علیہ کی خدمات: صفحات ۲۴۸: قیمت: درج نہیں: ناشر: خانقاہ سراجیہ کندیاں ضلع میانوالی۔ 0300-6090543!

اس کتاب کی مصنفہ محترمہ فوزیہ زین ہیں۔ جنہوں نے ایم فل کا یہ مقالہ تحریر کیا ہے۔ ہمارے مخدوم حضرت مولانا خواجہ خان محمد رحمۃ اللہ علیہ کی سوانح پر بحمدہ تعالیٰ نصف درجن سے بھی زائد گرانقدر کتابیں کم عرصہ میں شائع ہوچکی ہیں۔ کئی نامور دینی رسائل نے آپ کی وفات پر بڑے وقیع اور گرانقدر نمبر بھی شائع کئے۔ ان سوانحی کتب ورسائل کے نمبرات میں تحریک ختم نبوت میں گرانقدر خدمات کے حوالے سے حضرت مولانا خواجہ خان محمد رحمۃ اللہ علیہ سے متعلق جتنا ریکارڈ جمع تھا، مصنفہ مقالہ نگار محترمہ فوزیہ کو کریڈٹ جاتا ہے کہ انہوں نے اس ریکارڈ کو یکجا کرکے نئی عمدہ ترتیب سے ایسے طور پر مرتب کردیا ہے کہ قابل قدر کتاب مرتب ہوگئی ہے۔

ہمارے حضرت مولانا خواجہ خان محمد رحمۃ اللہ علیہ کے کام اور خدمات کی عنداللہ مقبولیت کی دلیل ہے کہ آپ کے وصال کے بعد آپ کی خانقاہ عالیہ سراجیہ کے سجادہ نشین مولانا صاحبزادہ ابوالسعد خلیل احمد دامت برکاتہم نے خانقاہ سراجیہ کے متعلق تمام اہم اور ضروری امور کو ایسے طور پر آگے بڑھایا ہے۔ کہ دنیا عش عش کراٹھی ہے۔ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد جامعہ سعدیہ سراجیہ کی دوسری منزل کی کوہ قامت عمارت تیار ہوئی۔ جس سے جامعہ کی تمام ضروریات تعلیم ورہائش کو بطریق احسن پورا کردیا گیا ہے۔

۲...... رفقاء ومتعلقین جانتے ہیں کہ خانقاہ سراجیہ کے بانی حضرت اعلیٰ مولانا ابوالسعد احمد خان رحمۃ اللہ علیہ نے ہی خانقاہ شریف میں اعلیٰ درجہ کی لائبریری قائم کی تھی جو اس زمانہ میں مثالی اور شاندار روایات کی حامل تھی۔ اس لائبریری کو علیٰ حالہٖ باقی رکھتے ہوئے جامعہ سراجیہ کی دوسری منزل پر ایک جدید لائبریری مولانا صاحبزادہ خلیل احمد مدظلہ نے قائم کی ہے۔ جو اتنی وسیع وعریض ہے۔ کہ اس میں بلامبالغہ ہزاروں کتابوں کو رکھا جاسکتا ہے۔ چنانچہ شاندار جدید طرز کی الماریوں کو دیدہ زیب طور پر اعلیٰ معیاری میٹریل سے تیار کرکے ہزاروں کتابوں کو جمع کردیا گیا ہے۔ اس لائبریری سے فائدہ اٹھانے والوں کو نہایت عمدہ وخوبصورت فرنیچر کی سہولت دی گئی ہے۔ لائبریری کا پورا ریکارڈ کمپیوٹرائز کردیا گیا ہے۔ اس لائبریری کے ہال کو مدرسہ وخانقاہ اور دیگر رفاہی ضروریات کے لئے میٹنگ روم کے طور پر بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔

۳...... جامعہ کے ساتھ واقع خوبصورت ڈیزائنگ اور جدید طرز پر تعمیر کردہ ڈسپنسری کام کر رہی ہے۔ جس میں جامعہ کے طلباء کے ساتھ ساتھ علاقہ بھر کے عوام کو فری ادویات اور علاج ومعالجہ کی سہولت فراہم کی گئی ہے۔ علاقہ کے غریب وپسماندہ عوام کے لئے یہ اتنی بڑی رفاہی اور بنیادی خدمت ہے۔ جس پر علاقہ بھر کے عوام خانقاہ عالیہ کے سجادہ نشین محترم صاحبزادہ خلیل احمد مدظلہ کے ممنون احسان بھی ہیں اوران کی عوامی ورفاہی خدمات کے لئے سراپا سپاس گزار بھی۔ اس سے ہر طرح خلق خدا فائدہ حاصل کر رہی ہے۔ یہ وہ قابل رشک وتقلید عظیم کارنامہ ہے کہ اس پر جتنا خراج تحسین پیش کیا جائے کم ہے۔

۴...... خانقاہ سراجیہ قریباً ایک صدی سے قائم ہے۔ اس کا بہت قدیم طرز کا مہمان خانہ تھا۔ جواب بھی اسی طرح روحانی برکات کی جولانگاہ ہے۔ لیکن خانقاہ عالیہ کا حلقہ جو پوری دنیا میں پھیل چکا ہے۔ اور جسے موجودہ سجادہ نشین نے اپنے والد گرامی کے وصال کے بعد مزید وسعت سے سرفراز کیا ہے۔ پھر خانقاہ شریف کے ساتھ جامعہ سراجیہ میں پڑھنے پڑھانے والے سینکڑوں حضرات کے متعلقین کی آمدورفت، خانقاہ عالیہ کے متعلقین ومریدین کے شب وروز کے آنے والے جوق درجوق وفود کی بڑھتی ہوئی ضروریات ساتھ میں خانقاہ عالیہ کے اثر ورسوخ مرکزیت وجامعیت کے پیش نظر واردین وزائرین، متعلقین ومسترشدین کی ہمہ وقت آمدورفت کی گہماگہمی کے پیش نظر تمام تر خانقاہ شریف کے قدیم مہمان خانہ کی برکت ووسعت کے باوجود بڑی شدت سے عرصہ سے ضرورت محسوس کی جارہی تھی کہ خانقاہ عالیہ وجامعہ کے لئے جدید طرز کا وسیع وعریض مہمان خانہ وجود میں آنا چاہئے۔ ڈیڑھ کنال اراضی کے وسیع قطعہ پر تمام تر جدید طرز کی تعمیرات کی خوبیوں کا حامل دومنزلہ سولہ کمروں پر مشتمل گرمی وسردی کے موسم کے مطابق تمام ترسہولتوں کا متکفل خوبصورت وپائیدار فرنیچر سے مزین مہمان خانہ بن گیا ہے۔ جو بہترین جملہ سہولیات کے اعتبار سے کسی بھی گیسٹ ہاؤس سے کم نہیں۔ یہ وہ کارنامہ ہے کہ تمام واردین ومسافرین جو بھی تشریف لاتے ہیں۔ اس عظیم ووقیع خدمت پرانگشت بدنداں رہ جاتے ہیں۔ انتہائی سادہ مگر دیدہ زیب خوبصورت وکشادہ جملہ سہولیات کا حامل کوہ قامت بلند وبالا یہ مہمان خانہ نہ صرف خانقاہ شریف بلکہ علاقہ بھر کے لئے خوبصورت تعمیراتی اضافہ ہے۔ جو قابل مبارکباد ہے۔ ہمارے مخدوم حضرت مولانا خواجہ خان محمد رحمۃ اللہ علیہ آج زندہ ہوتے تو اس کارنامہ پر اپنے جانشین کی بلائیں لیتے کہ کس بلند ہمتی سے یہ عظیم کارنامہ سرانجام دیا ہے جس سے خانقاہ عالیہ کے جملہ مہمانوں کو راحت پہنچا کر ان کے قلب وجگر کے سکون کا اہتمام کردیا گیا ہے۔

۵...... خانقاہ عالیہ کے روحانی ماحول کے فیض کو عام کرنے کے لئے ایک یہ اہتمام کیا گیا ہے،

کہ مفتیان کرام کے مشورہ سے خانقاہ عالیہ میں جمعہ کا اہتمام کر دیا گیا ہے۔ علاقہ بھر کے لوگوں کو یہ وہ سہولت دے دی گئی جو گزشتہ ایک صدی سے خلق خدا کی تمناؤں کی تکمیل کا باعث ہے۔ بلکہ اس سے کہیں زیادہ خانقاہ عالیہ سراجیہ کے بانی مخدوم المشائخ حضرت مولانا ابوالسعد احمد خان رحمۃ اللہ علیہ کی پیشگوئی کو قبلہ صاحبزادہ خلیل احمد کے اس اقدام نے ایسے طور پر پورا کر دیا ہے کہ دنیا جھوم جھوم اٹھی ہے۔

۶...... خانقاہ عالیہ کی مسجد کی شاندار مرمت وتزئین، صحن میں خودکار سائبان کا جدید برقی اہتمام دیکھ کر خراج تحسین پیش کرنے کو دل کرتا ہے کہ جتنی اہمیت کی حامل خانقاہ شریف ہے اس سے کہیں زیادہ اہمیت کی حامل خانقاہ عالیہ کی یہ عظیم وباوقار مسجد ہے جو اپنی بلندی خوبصورتی کے ساتھ جدید سہولیات اور خانقاہی برکات کی حامل ہے۔ جہاں آج تک نہ معلوم کتنے لاکھ اللہ والوں کی نیاز جبیں سجدہ ریز رہی ہوگی۔

۷...... ان تمام ترعظیم وسیع خوبصورت قابل قدر باعث رشک ومبارک اضافہ جات کے ساتھ ساتھ خانقاہ سراجیہ کی مطبوعات کو ہروقت مہیار کھنے اور نئی معیاری کتب کو شائع کرنے کا بھی اہتمام کیا گیا ہے۔ جو جہد مسلسل کا آئینہ دار ہے۔ اور زیر تبصرہ کتاب بھی اسی کا ایک پرتو ہے۔ اس کے چار باب ہیں۔ ہر باب درجنوں عنوانات پر مشتمل ہے۔ اور معلومات کا خزینہ ہے۔ پڑھیں اور حضرت خواجہ خان محمد رحمۃ اللہ علیہ کی خدمات ختم نبوت کے تذکروں سے اپنے قلوب واذہان کو منور کریں۔

ضروری وضاحت

اس کتاب کے ص۲۳ پر یہ عبارت ہے: ’’آپ رحمۃ اللہ علیہ کا سلسلہ نسب کچھ اس طرح ہے۔ مولانا خواجہ خان محمد رحمۃ اللہ علیہ بن ملک خواجہ عمر بن ملک مرزا خان بن ملک غلام محمد۔ قوم تلوکر، جو راجپوت برادری کی ایک شاخ ہے (تلوکر قوم کا قدیم پیشہ زمیندارہ ہے) ایک کتاب میں مولانا خواجہ خان محمد رحمۃ اللہ علیہ کے سلسلہ نسب کے بارے میں لکھا ہے کہ حضرت خواجہ خان محمد رحمۃ اللہ علیہ نسباً صدیقی تھے اور آپ کا سلسلہ نسب حضرت خواجہ مظہر جان جاناں کے واسطے سے ہوتا ہوا (۱۳۷) واسطوں کے بعد سیدنا ابوبکر صدیقؓ سے جا ملتا ہے۔‘‘

اس عبارت میں خلط ہو گیا ہے۔ حضرت مولانا خواجہ خان محمد رحمۃ اللہ علیہ کا تلوکر راجپوت برادری سے تعلق تھا۔ نسباً صدیقی بالکل نہ تھے۔ آپ کی صدیقی نسب کی طرف نسبت سو فیصد نہیں بلکہ کروڑ فیصد غلط ہے۔ ہاں البتہ سلوک کے سلسلہ نقشبندیہ کی نسبت سیدنا صدیق اکبرؓ سے سو فیصد درست ہے۔ سلسلہ سلوک کو سلسلہ نسب سے جوڑ کر جو نتیجہ اخذ کیا ہے۔ یہ باطل اور سو فیصد باطل ہے۔ امید ہے کہ اگلے ایڈیشن میں اس خلط کو رفع کیا جائے گا۔

تقریری مقابلہ بسلسلہ تحفظ ختم نبوت لاہور

مولانا عبدالنعیم

مورخہ ۲۰رفروری ۲۰۲۰ء بروز جمعرات بعد نماز مغرب مرکز عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے تحت آل لاہور عظیم الشان بین المدارس، سکولز و کالجز تقریری مقابلہ کا انعقاد ہوا۔ مقابلہ میں یہ پانچ موضوعات منتخب کئے گئے: ۱......عقیدہ ختم نبوت قرآن وسنت کی روشنی میں۔ ۲......حیات سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور فتنہ قادیانیت۔ ۳...... سیدنا امام مہدی علیہ الرضوان اور فتنہ قادیانیت۔ ۴...... پاکستان کیخلاف قادیانی سازشیں۔ ۵......تحریک ختم نبوت میں علماء کا کردار۔ تقریر کا دورانیہ ۵ سے ۷ منٹ طے کیا گیا تھا۔

بعد از نماز مغرب پروگرام کا آغاز تلاوت کلام پاک اور ہدیہ نعت رسول مقبول ﷺ سے ہوا۔ اس کے بعد باقاعدہ تقاریر کا سلسلہ شروع ہوا رات گئے یہ سلسلہ جاری رہا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا عزیز الرحمٰن ثانی نے تقریری مسابقہ کی اہمیت پر مختصر پر اثر بیان فرمایا۔ منصفین حضرات میں قاری جمیل الرحمٰن اختر، مولانا محبوب الحسن طاہر اور مولانا مختار الحق ظفر شامل تھے۔

تقریری مقابلہ میں لاہور بھر کے دو درجن سے زائد دینی مدارس کے پچاس طلباء کرام نے حصہ لیا۔

اول، دوم، سوم اور چہارم پوزیشن حاصل کرنے والے خوش نصیبوں کو تقریری مقابلہ کے مہمان خصوصی وفاق المدارس العربیہ لاہور ڈویژن کے مسئول مولانا مفتی عزیز الرحمٰن، مولانا ڈاکٹر عبدالواحد قریشی نے اپنے دست مبارک سے انعامات تقسیم کئے۔ پہلی پوزیشن جامعہ عبداللہ بن مسعود کے طالب علم عبدالرحمٰن بن منیر احمد کو دس ہزار روپے نقد کیش اور قیمتی کتب کا سیٹ، دوسری پوزیشن جامعہ مدنیہ رائے ونڈ کے طالب علم ضیاء الرحمٰن ولد محمد نواز کو سات ہزار روپے نقد کیش اور قیمتی کتب کا سیٹ، تیسری پوزیشن گورنمنٹ ہائی سکول قلعہ مسیتہ مرید کے طالب علم محمد ابو ہریرہ ولد عبدالحمید کو پانچ ہزار نقد کیش اور قیمتی کتب کا سیٹ اور چوتھی پوزیشن جامعہ عبداللہ بن عمر گجومتہ کے طالبعلم محمد علی معاویہ ولد محمد رفیق کو تین ہزار روپے نقد اور قیمتی کتب کا سیٹ دیا گیا اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت رابطہ کمیٹی علامہ اقبال ٹاؤن کی طرف سے پوزیشنز ہولڈرز طلباء کرام کو شیلڈز بھی دی گئیں۔ تقریری مقابلہ میں حصہ لینے والے تمام مقررین کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے منتخب کتب کا سیٹ بطور تحفہ دیا گیا۔ آخر میں مولانا مفتی عزیز الرحمٰن نے اختتامی دعا کرائی۔

یوں یہ پروگرام اختتام کو پہنچا۔ منتظمین کی طرف سے تمام شرکاء کے لئے عشائیہ کا انتظام کیا گیا تھا۔

اغراض ومقاصد......تحفظ ختم نبوت کانفرنس ملتان

منعقدہ ۶ ر مارچ ۲۰۲۰ء، اسٹیڈیم قلعہ کہنہ قاسم باغ ملتان

مولانا محمد انس

قارئین کرام! اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کی ہدایت کے لئے انبیاء کرام علیہم السلام کا مقدس سلسلہ شروع فرمایا سب سے پہلے پیغمبر ابوالبشر سیدنا آدم علیہ السلام ہیں۔ اور سب سے آخری پیغمبر رحمت اللعالمین، شفیع المذنبین، خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں۔ اللہ رب العزت کی طرف سے آپ ﷺ کے بعد قیامت تک کوئی نبی یا رسول مبعوث نہیں کیا جائے گا۔ اسی مقدس ''سلسلۂ نبوت'' کے پورا ہونے کا نام عقیدہ ختم نبوت ہے۔ عقیدہ ختم نبوت اسلام کا بنیادی اور اجماعی عقیدہ ہے، یہ عقیدہ قرآن مجید کی بے شمار آیات اور احادیث متواترہ اور اجماع امت سے ثابت ہے اس میں کسی قسم کی تاویل اور رد وبدل کی قطعاً کوئی گنجائش نہیں ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ جس کا ترجمہ اور مفہوم اس طرح ہے:

﴿محمد (ﷺ) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں لیکن اللہ کے رسول ہیں اور تمام انبیاء کے ختم کرنے والے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو جاننے والا ہے۔﴾ (الاحزاب:۴۰)

حضور سرور کائنات ﷺ نے خاتم النبیین کی تشریح اور مسئلہ ختم نبوت کی وضاحت یوں ارشاد فرمائی جس کا ترجمہ اور مفہوم یہ ہے: ''میری اور انبیاء سابقین کی مثال ایسے محل کی سی ہے جو نہایت خوبصورت بنایا گیا ہو۔ مگر اس میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی گئی ہو۔ لوگ تعجب سے اس محل کو دیکھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ایک اینٹ کی جگہ کیوں چھوڑ دی گئی۔ سو میں نے اس اینٹ کی جگہ کو پر کر دیا ہے۔ اور وہ عمارت مجھ پر ختم ہوئی۔ اور رسولوں کا سلسلہ بھی مجھ پر ختم ہوا۔''

آنحضرت ﷺ نے ایک اور جگہ ارشاد فرمایا: ''عنقریب میری امت میں تیس کذاب آئیں گے، ان میں سے ہر ایک یہی کہے گا کہ میں نبی ہوں، حالانکہ میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوسکتا۔''

تاریخ کے اوراق جھوٹے مدعیان نبوت مسیلمہ کذاب سے لے کر مرزا غلام احمد قادیانی تک کے کردار بد سے پر ملتے ہیں۔ امت مسلمہ نے ان گمراہان کی شر انگیزیوں سے مسلمانان عالم کو بچانے کی جو سر توڑ کوشش کی ہے۔ وہ اپنی مثال آپ ہے۔

اسی لئے خلیفہ اول و یار غار مصطفیٰ سیدنا صدیق اکبرؓ سے لے کر سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ، مولانا

پیر مہر علی شاہ گولڑوی ؒ، مولانا محمد یوسف بنوری ؒ، مولانا محمد علی جالندھری ؒ، مولانا مفتی محمود ؒ، مولانا سید محمد داؤد غزنوی ؒ، مولانا شاہ احمد نورانی ؒ اور مولانا خواجہ خان محمد ؒ تک تمام مکاتب فکر کے علماء واولیاء کرام نے عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کی بھرپور جدوجہد فرمائی ہے۔ حتیٰ کہ پاکستان کی نیشنل اسمبلی نے ۱۹۷۴ء میں جناب ذوالفقار علی بھٹو مرحوم کی وزارت عظمیٰ کے دوران مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے ماننے والوں کو دائرہ اسلام سے خارج اور کافر قرار دیا۔ جس کے بعد پوری دنیا میں قادیانیوں کے دجل وفریب کا پردہ چاک ہوگیا اور ملت اسلامیہ میں عشق ومحبت رسول ﷺ کی ایک تازہ لہر دوڑ گئی۔ ۶/اپریل ۱۹۸۴ء میں امتناع قادیانیت آرڈیننس کے ذریعہ قادیانیوں کو شعائر اسلام کے استعمال سے روک دیا گیا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اپنے قیام سے لے کر اب تک تحفظ ناموس رسالت وتحفظ ختم نبوت کا فریضہ آئین پاکستان کی روشنی میں سرانجام دے رہی ہے۔ اور قیامت تک یہ تحفظ ختم نبوت کا مبارک مشن جاری رہے گا اور بتوفیق اللہ تعالیٰ خوش نصیب مسلمان، کارکنان، افراد جان ومال کے ذریعہ اس مقدس فریضہ کو انجام دیتے رہیں گے۔ ان شاء اللہ

اسی سلسلہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام ۶/مارچ ۲۰۲۰ء کو اسٹیڈیم قلعہ کہنہ قاسم باغ ملتان میں عظیم الشان، تاریخ ساز تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہورہی ہے۔ تمام مسلمانوں سے خصوصی درخواست ہے کہ اپنے اپنے حلقہ میں تحفظ ختم نبوت کی دعوت کی جدوجہد کریں اور زیادہ سے زیادہ مسلمانوں کی اس عظیم الشان کانفرنس میں شرکت کو یقینی بنا کر بروز قیامت شفاعت محمدی ﷺ کے مستحق بنیں۔

آپ کی تحفظ ختم نبوت کے سلسلہ میں یہ معاونت اور کوشش بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں حصول قرب کا ذریعہ ہوگی۔ اللہ رب العزت ہم سب کو اس کی توفیق عنایت فرمائیں۔ آمین!

ماہانہ درس ختم نبوت گوجرانوالہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام ۲۹ فروری ۲۰۲۰ء بروز ہفتہ بعد نماز مغرب بمقام جامع مسجد صدیق اکبر محلہ مؤمن آباد گلی نمبر ۶ نوشہرہ روڈ گوجرانوالہ میں درس منعقد ہوا۔ جس میں نقابت کے فرائض قاری محمد رضوان سرفرازی نے سرانجام دیئے۔ تلاوت حافظ محمد سفیان مدنی نے کی۔ ہدیہ نعت رسول مقبول ﷺ کی سعادت حاجی عبدالرؤف نے حاصل کی۔ حضرت مولانا مفتی غلام نبی ضیاء نے پراثر بیان فرمایا۔ درس میں کثیر تعداد میں عوام الناس نے شرکت کی۔ آخر میں مقامی یونٹ کی جانب سے شرکاء کے لئے کھانے کا انتظام بھی کیا گیا۔

قادیانیت سے تائب ہوکر اسلام قبول کرنے والے افراد

ادراہ

۱...... محلہ امیر آباد کنری کے رہائشی اور سابق بنک افسر محمد انور خان نے اپنی اہلیہ مسماۃ مبارکہ انور تین بچوں ۱۱سالہ ارسلان احمد خان، ۹سالہ فراز احمد خان، ۸سالہ ثانیہ فرحین کے ہمراہ اصل حقائق آشکار ہونے اور اسلامی تعلیمات سے متاثر ہوکر جامع بخاری مسجد کنری کے خطیب مفتی اسداللہ آرائیں کے ہاتھ پر اسلام قبول کر لیا۔ اس موقع پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مقامی ناظم چوہدری ناصر احمد، معززین شہر حاجی دین محمد، محمد ندیم آرائیں، یوسف قریشی، خلیل بھٹی، محمد ہاشم بھٹی، محمد اقبال، حافظ محمد ذیشان ودیگر بھی موجود تھے نومسلم محمد انور خان نے بتایا کہ انہوں نے کسی دباؤ کے بغیر اور اسلامی کتب کا مطالعہ کرنے کے بعد قادیانیت سے تائب ہوکر نبی آخر الزمان ﷺ پر کلمہ پڑھ کر اسلام قبول کیا ہے۔ انہوں نے تمام قادیانیوں کو بھی دعوت دی کہ وہ حقائق سے منہ موڑنے کے بجائے قادیانیت جیسے جھوٹے مذہب سے تائب ہوکر دامن مصطفیٰ کو تھام لیں اور اپنی آخرت سنوار لیں قبول اسلام کے بعد نومسلم جوڑے کا دوبارہ نکاح بھی پڑھایا گیا، جامع بخاری مسجد میں نماز جمعہ کے بعد تمام نمازیوں نے نومسلم کو گلے لگا کر مبارکباد دی ان کو اسلام پر ثابت قدم رہنے اور ان کے استقامت کے لئے خصوصی دعا بھی کی گئی۔

۲...... نورالدین گرگیر زکھڈھرو تحصیل ٹنڈو باگو ضلع بدین میں ۹رفروری کو مولانا حبیب الرحمٰن جمالی مدظلہ کے ہاتھ پر قادیانیت سے تائب ہوکر دائرہ اسلام میں داخل ہوگیا۔ مجلس موجود تمام برادری والوں نے گلے لگایا اور مبارک باد دی۔ ان کو اسلام پر ثابت قدم رہنے اور ان کی استقامت کے لئے خصوصی دعا بھی کی گئی۔

۳...... مسمی دل ناز محمد مراتب ولد محمد اشرف نے اپنی اہلیہ مسماۃ فاطمہ بی بی سابقہ نام وجیہ ریاض دختر ریاض احمد سکنہ سرشمیر روڈ فیصل آباد سمیت اسلامی تعلیمات کی روشنی میں نبی آخرالزماں حضرت محمد ﷺ کی ختم نبوت کا اقرار کیا اور مرزا قادیانی کو حضور اکرم ﷺ کی حدیث مبارکہ کی روشنی میں دجالون کذابون میں شمار کیا۔ بعدازاں دونوں میاں بیوی نے تحریراً بیان حلفی میں اس بات کا بھی اقرار کیا کہ ہمارا قادیانیت سے تائب ہونا بغیر کسی دباؤ اور دنیاوی لالچ کے ہے۔ نومسلم حضرات کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے وفد نے مبارک باد پیش کی اور ان کے لئے استقامت فی الدین کی دعا کی۔

جماعتی سرگرمیاں

ادراہ

ختم نبوت کانفرنس وارہ ضلع قمبر علی خان سندھ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۲۶؍جنوری اتوار کو گوٹھ گوریج تحصیل وارہ میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت مولانا محمد صدیق نے کی۔ تلاوت قاری محمد جاوید نے کی۔ شفیع اللہ کھوکھر، وزیر علی نے ہدیہ نعت پیش کیا۔ کانفرنس سے مولانا سائیں عبدالمجیب قریشی پیر شریف، مولانا عبدالحی مطمئن، مولانا ظفراللہ سندھی اور مولانا عبدالحکیم نعمانی ساہیوال سمیت دیگر مقررین نے خطاب کیا۔ کانفرنس کے نقیب مولانا محمد عیسیٰ بروہی تھے۔ کانفرنس کی کامیابی میں مولانا عبدالواحد، قاضی فضل اللہ بروہی اور بھائی محمد صدیر سمیت گاؤں کے تمام مسلمانوں نے اہم کردار ادا کیا۔ خوردونوش کا عمدہ انتظام کیا گیا تھا۔

ختم نبوت کورس نصیر آباد ضلع قمبر علی خان سندھ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جامع مسجد حذیفہ بازار والی نصیر آباد ضلع قمبر علی خان میں ۲۷، ۲۸؍جنوری کو دوروزہ ختم نبوت کورس منعقد ہوا۔ جس کی صدارت مولانا محمد حسین بازاری خطیب جامع مسجد مدینہ نے کی۔ کورس میں مولانا عبدالحی مطمئن کراچی، مولانا ظفراللہ سندھی اور مولانا عبدالحکیم نعمانی ساہیوال سمیت دیگر علماء کرام نے اسباق پڑھائے۔ شرکاء کورس کو عقیدہ ختم نبوت، حیات عیسیٰ علیہ السلام اور کذبات مرزا قادیانی پر تیاری کرائی گئی۔ مفت لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔ علاوہ ازیں واؤچہ کی جامع مسجد میں درس ختم نبوت سے بھی مولانا ظفراللہ سندھی، مولانا عبدالحی مطمئن اور مولانا عبدالحکیم نعمانی کے بیانات ہوئے۔ نقیب درس مولانا محمد محسن بازاری اور مولانا عبدالرحمٰن تھے۔

ختم نبوت کورس مدیجی ضلع شکارپور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جامع مسجد محمدی مدرسہ بدرالہدیٰ مدیجی ضلع شکارپور میں ۲۹، ۳۰؍جنوری کو بعد نماز مغرب ختم نبوت کورس کا اہتمام ہوا۔ کورس سے حضرت مولانا سائیں عبدالمجیب قریشی، مولانا ظفراللہ سندھی اور مولانا عبدالحکیم نعمانی ساہیوال سمیت متعدد علماء کرام نے بیانات کئے۔ کورس کو کامیاب بنانے کے لئے مولانا نثار احمد، مولانا عبدالباسط، مولانا ذکاءاللہ اور مخدوم خادم حسین نے بھرپور محنت کی۔ قرب وجوار سے عوام الناس کی کثیر تعداد نے کورس میں شرکت کی۔

ختم نبوت تحریری مقابلہ ٹوبہ ٹیک سنگھ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹوبہ کے زیر اہتمام یکم فروری ۲۰۲۰ء کو تحریری مقابلہ کا انعقاد کیا گیا تین عنوان تھے۔ حیات سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اور فتنہ کادیانیت، امام مہدی علیہ الرضوان اور فتنہ قادیانیت۔ کشمیر کے خلاف قادیانی سازشیں۔ جس میں ۳۳ طلباء وطالبات نے ان تین عنوانات پر مضامین لکھے۔ مضامین چیک کرنے والے تین منصف مقرر تھے۔ مولانا مجاہد مختار، مولانا عبدالصبور، جناب شاہد فاروق۔ منصفین نے دقیق نظر سے مضامین چیک کئے۔ پہلی پوزیشن محمد شاہد لطیف سراجی میانوالی نے حاصل کی۔ دوسری پوزیشن سفیان اللہ ربانی بن عبدالخالق جامعہ دارالعلوم ربانیہ پھلور نے، تیسری پوزیشن روح الامین بن محمد یوسف جامعہ دارالعلوم ربانیہ پھلور نے، چوتھی پوزیشن بنت حافظ محمد نذیر شورکوٹ کینٹ نے جب کہ پانچویں پوزیشن محمد اسید بن محمد سہیل جامعہ دارالعلوم ربانیہ پھلور نے حاصل کی۔ تمام شرکا تحریری مقابلہ کو اعزازی انعام بھی دیا گیا۔

ختم نبوت تقریری مقابلہ ٹوبہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹوبہ کے زیر اہتمام ۶ فروری بروز جمعرات بعد نماز مغرب گریس ہوٹل ٹوبہ میں مدارس دینیہ اور سکول وکالج کے طلباء کرام کے مابین تقریری مقابلہ کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں تمام مسالک کے طلباء کرام نے شرکت کی۔ تقریر کے لئے تین عنوان تھے: ۱...... محاذ ختم نبوت پر سیدنا صدیق اکبرؓ کا کردار۔ ۲...... قادیانیوں اور دوسرے کافروں میں فرق۔ ۳...... پاکستان کے خلاف قادیانی سازشیں۔ ماشاء اللہ پچاس طلباء کرام نے مقابلہ میں حصہ لیا۔ پانچ پوزیشنیں اور تمام شرکاء کرام کے لئے اعزازی انعام مقرر کیا گیا تھا۔ مگر آخری تین طلباء کے ایک ہی نمبر تھے جس کی وجہ سے چھ پوزیشن بھی کرنا پڑی۔ منصفین تقریری مقابلہ مولانا مجاہد مختار، مولانا عادل غنی، مولانا محمد آصف مقرر تھے۔ پہلی پوزیشن جامعہ دارالعلوم الاسلامیہ سمندری کے طالب علم محمد حسن بن محمد یعقوب، دوسری پوزیشن جامعہ حسینؓ ابن علیؓ پھلور کے انیس الرحمٰن بن محمد یعقوب، تیسری پوزیشن العصر تعلیمی مرکز پیر محل کے عبداللہ خان، چوتھی پوزیشن جامعہ احیاء العلوم ماموں کانجن کے محمد جہانزیب، پانچویں پوزیشن جامعہ دارالعلوم ربانیہ پھلور کے امیر معاویہ بن غلام یاسین اور چھٹی پوزیشن جامعہ حسینؓ ابن علیؓ پھلور کے آصف معاویہ بن بشیر احمد نے حاصل کی۔ مقررین نے خوب محنت کی اور مقررہ عنوانات پر خوب خطابات کئے۔

تحفظ ختم نبوت کنونشنز خانیوال بسلسلہ ختم نبوت کانفرنس ملتان

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام تحفظ ختم نبوت کانفرنس ملتان کے سلسلہ میں مہینہ بھر علماء

کنونشنز اور پروگرامات منعقد کئے گئے۔ مختصر رپورٹ ملاحظہ فرمائیں: ۵؍فروری ۲۰۲۰ء بروز بدھ بعد نماز ظہر جامعہ اشرفیہ مانکوٹ میں علماء کنونشن منعقد ہوا۔ جس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا عبدالستار گورمانی، شیخ الحدیث مفتی احمد انور، مولانا سید معاویہ امجد شاہ اور حضرت مولانا اللہ وسایا نے بیانات فرمائے۔ ۹؍فروری ۲۰۲۰ء بروز اتوار صبح ۱۱بجے ایک مینار مسجد فائیو پل میں علماء کنونشن منعقد ہوا۔ جس میں مولانا محمد عمیر، مولانا عبدالستار گورمانی، مولانا عطاء المنعم نعیم، مولانا پیر خواجہ عبدالماجد صدیقی، مولانا اللہ وسایا، مفتی خالد محمود اظہر اور قاری محمد حنیف جالندھری کے بیانات ہوئے۔ ۱۸؍فروری ۲۰۲۰ء بروز منگل ۹ بجے ابراہیم مسجد پیروال۔ ۱۱بجے جامعہ عبداللہ بن عباس کچا کھوہ۔ بعد نماز ظہر جامعہ حسین ابن علی نیازی چوک۔ ۴بجے جامعہ مسجد چک ۴۷ میاں چنوں ضلع خانیوال میں علماء کنونشنز منعقد ہوئے۔ جس میں مولانا سیف اللہ شاہ، مولانا عطاء المنعم نعیم، مولانا عبدالستار گورمانی کے بیانات ہوئے۔ ۱۹؍فروری ۲۰۲۰ء بروز بدھ صبح ۹ بجے جامع مسجد صادق آباد۔ ۱۱بجے مدرسہ قاسم العلوم مخدوم پور۔ بعد نماز ظہر مدنی مسجد شیخاں والی عبدالحکیم۔ بعد نماز عصر جامع مسجد باگڑ سرگانہ۔ بعد نماز مغرب جامع مسجد بڑی تلمبہ۔ بعد نماز عشاء چک نمبر۲۱ تلمبہ میں علماء کنونشنز کا انعقاد کیا گیا۔ جن میں مفتی کلیم اللہ، مولانا عطاء المنعم، مولانا عبدالستار گورمانی، مولانا طارق اسماعیل، مولانا شوکت علی ناصر اور مولانا پیر خواجہ عبدالماجد صدیقی کے بیانات ہوئے۔

۲۲؍فروری بروز ہفتہ ۱۱بجے دن جامعہ ابوہریرہ میلسی ضلع وہاڑی۔ دو بجے جامعہ مسجد اہل بیت وہاڑی، بعد نماز عصر جامعہ خالد بن ولید ٹھینگی اور بعد نماز عشاء جامعہ مسجد ربانیہ میں علماء کنونشنز منعقد ہوئے۔ جس میں مولانا محمد عمیر شاہین، مفتی محمد اقبال، مولانا عبدالستار گورمانی، شیخ الحدیث مولانا محمد یاسین، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مفتی محمد نعیم، مولانا جمشید اقبال کے بیانات ہوئے۔ ۲۳؍فروری بعد نماز فجر مولانا محمد اسماعیل نے جامعہ حنفیہ بورے والا میں درس ارشاد فرمایا۔ ۲۳؍فروری ۱۱بجے جامع مسجد الفیصل میاں چنوں میں علماء کنونشن و کانفرنس۔ بعد نماز مغرب دارالعلوم عیدگاہ کبیر والہ میں علماء کنونشن منعقد ہوئے۔ جس میں مولانا محمود الحسن، مولانا طارق اسماعیل، مولانا فیصل عمران اشرفی، مولانا عبدالستار گورمانی، مفتی محمد احمد انور، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا محمد سعد، مولانا محمد عبداللہ عمر اور مولانا پیر خواجہ عبدالماجد صدیقی کے بیانات ہوئے۔ ۲۴؍فروری نماز فجر مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے ایک مینار مسجد خانیوال میں درس ارشاد فرمایا۔ بعد نماز ظہر بنگلہ شیریں والہ میں علماء کنونشن جبکہ بعد نماز مغرب بلال مسجد جہانیاں میں ختم نبوت کانفرنس و علماء کنونشن منعقد ہوئے۔ جس میں مولانا عبداللہ، مولانا عطاء المنعم نعیم، مولانا عبدالستار گورمانی، مولانا محمد اسماعیل، مولانا محمد الیاس جہانوی، مولانا محمود الرحمٰن عارفی، مولانا خواجہ عبدالماجد صدیقی و دیگر

حضرات کے بیانات ہوئے۔ ۲۷؍فروری بعد نماز ظہر مسجد اللہ والی گڑھا موڑ میں علماء کونشن منعقد ہوا۔ جس میں مولانا قاری عبدالشکور فاروقی، مولانا افضل الحسینی، مولانا عبدالستار گورمانی کے بیانات ہوئے۔

ختم نبوت کانفرنس پیر محل

بسلسلہ ختم نبوت کانفرنس ملتان، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹوبہ کے زیر اہتمام ۸؍فروری بروز ہفتہ بعد نماز عشاء چک نمبر۱۰ امکنیچہ اسٹیشن پیر محل میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں مولانا قاضی احسان احمد کراچی، ضلعی مبلغ مولانا محمد خبیب ٹوبہ، مولانا نعمان ضیاء نے خطاب فرمایا جبکہ قاری آصف رشیدی نے ہدیہ نعت پیش کی۔ قاری محمد طارق، بھائی محمد بابر، محمد عثمان، اوران کے رفقاء کرام نے کانفرنس کی کامیابی کے لئے دن رات ایک کردیئے۔ جبکہ بعد نماز مغرب جامع مسجد زکریا راوی محلہ کمالیہ میں عالمی مجلس کے کارکن قاری محمد اسلم اور مولانا قاضی احسان احمد نے تربیتی نشست سے واعظ ونصائح فرمائے اور ملتان ختم نبوت کانفرنس میں شرکت کے لئے اجتماعی قافلے کا وعدہ بھی ہوا۔

ختم نبوت کانفرنس ٹوبہ ٹیک سنگھ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹوبہ کے زیر اہتمام ۹ فروری بروز اتوار بعد نماز مغرب جامع مسجد بلال غلہ منڈی میں ختم نبوت کانفرنس زیر صدارت خانقاہ سراجیہ کندیہ شریف کے سجادہ نشین حضرت مولانا خواجہ خلیل احمد، زیر نگرانی مولانا محمد عبداللہ لدھیانوی امیر عالمی مجلس ٹوبہ منعقد ہوئی۔ جس میں تلاوت کلام پاک قاری عبدالرحیم نے اور ہدیہ نعت قاری شرافت علی مجددی گوجرہ نے پیش فرمائی۔ مولانا اللہ وسایا، مولانا قاضی احسان احمد کراچی، مسلک اہل حدیث کے ترجمان پروفیسر مولانا عبدالرحمٰن، مسلک بریلوی کے ترجمان علامہ شمس الزمان قادری نے خطابات فرمائے اور عوام الناس سے ملتان ختم نبوت کانفرنس میں بھرپور شمولیت کا عہد لیا۔ مقامی علماء کرام میں قاری محمد انور، مولانا محمد سہیل، مولانا عبدالجلیل، مولانا سعداللہ لدھیانوی، سید سرفراز الحسن شاہ، علامہ شیخین توحیدی اور مولانا غلام مرتضی نے شرکت فرمائی۔ اس کے علاوہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹوبہ کے زیر اہتمام منعقد ہونے والے تقریری اور تحریری مقابلہ کے ۸۰ شرکاء کرام کو انعامات سے بھی نوازا گیا۔ حضرت مولانا خواجہ خلیل احمد کی دعا پر کانفرنس کا اختتام ہوا۔

دستار فضیلت کانفرنس گھوٹکی

۱۲؍فروری ۲۰۲۰ء بروز بدھ بعد نماز مغرب سٹی گھوٹکی میں دستار فضیلت کانفرنس زیر صدارت امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع گھوٹکی سائیں نور محمد شاہ اور زیر نگرانی حضرت قاری نصیب الحق منعقد ہوئی۔

تلاوت ونعت کے بعد مولانا محمد حسین ناصر نے اپنے بیان میں عقیدہ ختم کی اہمیت اور اکابرین کی محنت جدوجہد اور مسلمانوں کو حضور اکرم ﷺ سے محبت کے چند واقعات بیان کر کے کہا کہ مسلمان سب کچھ برداشت کرسکتا ہے۔ لیکن حضور اکرم ﷺ سے بے وفائی نہیں کرسکتا۔ کانفرنس سے مولانا محمد قاسم سومرو مدظلہ ودیگر علماء کرام نے خطاب کیا۔ پروگرام کو کامیاب کرنے کے لئے قاری نصیب الحق کے ساتھ مولانا محمد یوسف شیخ قاری منظور احمد ملہن، مولانا محمد عظیم بھٹو اور مولانا امیر حمزہ چاچڑ نے بھرپور تعاون کیا۔ اللہ پاک جزائے خیر عطا فرمائے۔ (محمد مبشر حسین گجر)

تحفظ ختم نبوت کانفرنس سکھر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سکھر کے زیر اہتمام ۱۴ ر فروری ۲۰۲۰ء بروز جمعۃ المبارک بعد نماز مغرب مرکزی جامع مسجد بندر روڈ سکھر میں زیر صدارت مولانا جمیل احمد بندھانی، زیر انتظام مولانا عبداللطیف اشرفی اور زیر نگرانی مبلغ ختم نبوت مولانا محمد حسین ناصر منعقد ہوئی۔ کانفرنس کا آغاز صاحبزادہ قاری عبدالحیٔ کی تلاوت سے ہوا۔ ہدیہ نعت مشہور ثنا خوان رسول ﷺ حافظ ابوبکر صفدر اور حافظ محمد ارسلان نے پیش کیا۔ علماء کرام میں حضرت مولانا سائیں عبدالمجیب قریشی درگاہ شریف، وکیل احناف مولانا عبداللہ عابد وڑائچ، مولانا قاضی احسان احمد، حضرت مولانا اللہ وسایا، حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ نے خطابات کئے۔ کانفرنس کو کامیاب کرنے کے لئے مولانا مفتی محکم الدین قمر، محمد مبشر حسین، بھائی منیر احمد، مولانا ظفر اللہ سندھی، محمد عزیر گجر، حافظ محمد عمیر گجر، حافظ عبدالغفار شیخ، جامعہ اشرفیہ اور ادارۃ الفرقان اللہ والی مسجد کے طلباء کرام نے بھرپور محنت کی۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا عبداللطیف اشرفی نے ادا کئے۔ قاری جمیل احمد نے کانفرنس میں شریک تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ اللہ پاک تمام حضرات کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ رات دو بجے مفتی محمد کفایت اللہ کی رقت آمیز طویل دعا کے ساتھ کانفرنس اختتام پذیر ہوئی۔

تحفظ ختم نبوت کانفرنس قسو کلوڑ گھوٹکی

۷ ر فروری جامعہ حمادیہ قسو کلوڑ کے زیر انتظام مہتمم مدرسہ حضرت مولانا علی حسین مہر کی زیر نگرانی اور مولانا محمد اسحٰق لغاری کی زیر صدارت تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ کانفرنس سے مولانا مفتی محمد طاہر ہالیجوی، جمعیت علماء اسلام کے مرکزی رہنما مولانا عبدالقیوم و مولانا عبدالغفور حیدر، مبلغ ختم نبوت مولانا محمد حسین ناصر ودیگر علماء کرام نے خطابات کئے۔ مقررین نے کہا کہ حکمران امریکہ اور قادیانیوں کو خوش کرنے کے لئے علماء کرام کو دھمکیاں دے رہے ہیں۔ یاد رکھو! تمہاری دھمکیاں ہمیں عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ سے

نہیں روک سکتیں۔ کانفرنس صبح دس بجے سے شام تک جاری رہی۔ حضرت مولانا علی حسین مہر کے ان رفقاء مولانا محمد یوسف شیخ، مولانا جاوید احمد اور سائیں نور محمد شاہ نے بھرپور ساتھ دیا۔ (محمد عمیر گجر)

ختم نبوت کانفرنس گوٹھ راخی خان لاکو گھوٹکی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع گھوٹکی کے زیر انتظام ۱۹؍فروری بعد مغرب گوٹھ راخی خان لاکو میں عظیم الشان تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت سائیں سید نور محمد شاہ جیلانی جبکہ نگرانی مفتی محمد زاہد لاکو نے کی۔ کانفرنس سے مولانا محمد امین چنہ، مبلغ ختم نبوت مولانا محمد حسین ناصر اور حضرت اقدس سائیں عبدالمجیب قریشی کے بیانات ہوئے۔ جناب علی محمد سنگھڑ نے ہدیہ نعت پیش کیا۔ علماء کرام نے اپنے بیانات میں کہا کہ ہماری یعنی ہر ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے کہ ہم اس قادیانی فتنہ سے خود بھی بچیں اور اپنے مسلمان بھائیوں کو بچائیں اور خاص طور پر اپنے ملک پاکستان کو ان کے شکنجہ سے نکالیں۔ کیونکہ یہ پاکستان کی جڑیں کاٹ رہے ہیں۔ اختتامی دعا سائیں پیر شریف والوں نے کرائی۔ کانفرنس کو کامیاب کرنے کے لئے مولانا محمد یوسف شیخ، مولانا مفتی محمد زاہد لاکو، مولانا محمد فیاض لاکو اور قاری منظور احمد ملاہن نے بھرپور محنت کی۔ اللہ پاک ان تمام حضرات کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ (محمد عزیر گجر)

ختم نبوت کورس گوجرانوالہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جامع مسجد حدیبیہ زاہد کالونی گوجرانوالہ میں ایک روزہ ختم نبوت کورس ۱۹؍فروری ۲۰۲۰ء بروز بدھ بعد نماز مغرب منعقد ہوا۔ جس میں مولانا مفتی محمد راشد مدنی رحیم یار خان اور مولانا محمد طارق بلالی نے بیانات کئے۔ بیانات کے دوران انہوں نے فرمایا کہ: ’’عقیدہ ختم نبوت اور ناموس رسالت کا تحفظ ہر مسلمان کی ذمہ داری اور مذہبی فریضہ ہے۔ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے جذبہ صدیقی سے سرشار ہو کر میدان عمل میں نکلنا ہوگا۔ عقیدہ ختم نبوت کا دفاع دراصل اسلام کا دفاع ہے۔‘‘ اس موقع پر مولانا عارف شامی نے اعلان کیا کہ یہ ختم نبوت کورس ان شاء اللہ العزیز سالانہ ہوا کرے گا۔ ختم نبوت کورس کی تیاری میں مولانا سفیان طارق کا بھرپور کردار رہا۔

بین المدارس تقریری مسابقہ بدین

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۲۰؍فروری بروز جمعرات بعد نماز مغرب قطر مسجد بدین میں دینی مدارس کے طلباء کو اسلوب تقریر اور انداز گفتگو کی تربیت کے ساتھ عقیدہ ختم نبوت اور فتنہ قادیانیت کی سنگینی سے آگاہ کرنے کے لئے پانچ اضلاع پر محیط تقریری مسابقہ کا آغاز کیا گیا۔ جس میں بدین، مٹھی، ٹنڈو

محمد خان، سجاول اور ٹھٹھہ شامل ہیں۔ تقریری مسابقہ میں کل ۱۵ مدارس نے حصہ لیا۔ جس میں حضرت مولانا قاضی احسان احمد نے خطاب فرمایا۔ منصفین کے فرائض مولانا محمد رضوان قاسمی اور مولانا محمد اسحاق مصطفیٰ نے انجام دیئے۔ نقابت کے فرائض مولانا محمد حنیف سیال مبلغ ختم نبوت بدین نے سرانجام دیئے۔ دیگر مہمانوں میں مولانا توصیف احمد، مولانا گلزار احمد، مولانا عبدالغفار جمالی، مولانا عبدالغنی، مولانا محمد اسماعیل، حافظ عبدالحمید و دیگر علماء کرام شریک ہوئے۔ بین المدارس تقریری مسابقہ میں اول پوزیشن رشید احمد بن عزیز اللہ مدرسہ اشرف العلوم گھارو ضلع ٹھٹھہ، دوم پوزیشن نظیر احمد بن اللہ بچایو مدرسہ انوار القرآن کھوسکی ضلع بدین اور سوم پوزیشن ظفر اللہ بن صفی اللہ مدرسہ دار العلوم بدین نے حاصل کی۔ تمام مقررین کو انعامات سے نوازا گیا۔ تمام اکابر حضرات نے پروگرام کی کامیابی اور احسن انتظامات کو سراہا اور انتظامیہ کا بھی شکریہ ادا کیا۔ اللہ رب العزت تمام حضرات کی مساعی کو شرف قبولیت سے نوازے۔ آمین!

ختم نبوت کانفرنس ڈھرکی ضلع گھوٹکی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۲۳ ؍فروری بروز اتوار ظہر تا عصر مدرسہ خیر المدارس حمادیہ ڈھرکی میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت مولانا محمد اسحٰق لغاری نے جبکہ نگرانی مولانا نور محمد شاہ جیلانی نے کی۔ کانفرنس کے انتظامات مولانا نثار احمد نے کئے۔ کانفرنس میں مولانا قاضی احسان احمد کراچی، مولانا محمد حسین ناصر مبلغ ختم نبوت سکھر کے خطاب ہوئے۔ انہوں نے اپنے خطاب میں عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے حوالہ سے صحابہ کرامؓ سے لے کر آج تک اس محاذ پر کام کرنے والے حضرات کا مختصراً تذکرہ کیا۔ اس پروگرام کو کامیاب کرنے کے لئے مولانا محمد یوسف شیخ، مولانا نثار احمد معاون ضلع و دیگر حضرات نے بھرپور تعاون کیا۔

ختم نبوت کانفرنس اوباڑو

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع گھوٹکی کے زیر انتظام ۲۳ ؍فروری بروز اتوار بعد نماز عشاء جامع مسجد ختم نبوت اوباڑو میں عظیم الشان تحفظ ختم نبوت کانفرنس زیر صدارت سائیں نور محمد شاہ جیلانی، زیر انتظام مولانا محمد سہیل مدنی اور زیر نگرانی مولانا محمد شاہ نواز منعقد ہوئی۔ مقامی علماء کرام کے بیانات کے بعد مبلغ ختم نبوت سکھر مولانا محمد حسین ناصر اور مولانا قاضی احسان احمد کراچی نے خصوصی بیانات کئے۔ انہوں نے کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اس وقت پوری امت مسلمہ کو لے کر ان جھوٹے مدعیان نبوت کا مقابلہ کرتے ہوئے امام الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے وصف خاص ختم نبوت کے تحفظ کا کام کر رہی ہے۔ اس پروگرام کو کامیاب

کرنے کے لئے مولانا سید حسن شاہ حیدری، مولانا محمد یوسف شیخ، مولانا محمد سہیل مدنی اور مولانا شاہنواز سمیت دیگر نے بھرپور محنت کی۔ حافظ عبدالغفار شیخ، مولانا غلام رسول سانگی نے بھرپور ساتھ دیا۔

ختم نبوت کورس اوکاڑہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۲۴، ۲۵رفروری صبح ۹ تا ۱۱ بجے جامعہ اشرفیہ رحمان کالونی اوکاڑہ میں جبکہ مغرب تا رات گئے جامع مسجد النصیر ضلع قصور میں ختم نبوت کورس منعقد کئے گئے۔ ختم نبوت کے مبلغ مولانا عبدالرزاق اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے عقیدہ ختم نبوت، کذبات مرزا اور حضرت امام مہدیؒ، تحفظ ناموس رسالت ﷺ کے عنوانات پر بیانات فرمائے۔ حافظ محمد عثمان، چوہدری خالد محمود اور مولانا عبدالرزاق نے ہدیہ نعت پیش کیا۔ جبکہ مولانا عبدالقدیر اور مولانا مفتی مبرور الحسن نے اس کو کامیاب بنانے کے لئے خوب محنت کی۔ حاجی غلام مصطفیٰ و دیگر رفقاء نے شرکاء کورس کی کھانے سے تواضع کی۔

ختم نبوت کانفرنس دیپالپور

۲۶رفروری کو مدرسہ تعلیم القرآن نوید کوٹ تحصیل دیپالپور ضلع قصور میں ختم نبوت کانفرنس مولانا محمد عبداللہ، مولانا محمد امداداللہ نے منعقد کرائی۔ جس میں مولانا مفتی حامد الحسن، مولانا پیر خواجہ عبدالمالک صدیقی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کا تفصیلی بیان ہوا۔ عوام الناس نے علماء کرام کا خوب استقبال کیا۔ ۲۸رفروری کو شاہی مسجد جامعہ محمودیہ دیپالپور میں درس قرآن کا اہتمام کیا گیا۔ مولانا سید انور شاہ کی عیادت کی گئی۔ بعد نماز مغرب جامع مسجد خواجہ خان محمد رحمۃ اللہ علیہ کھڈیاں شہر ضلع قصور میں ختم نبوت کانفرنس سے مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا محمد افضل، مولانا عبدالرزاق مبلغ قصور کے بیانات ہوئے۔ نقابت کے فرائض مولانا سیف الرحمٰن نے سرانجام دیئے۔ مولانا محمد عمران نے ہدیہ نعت پیش کیا۔ کانفرنس کے میزبان حضرت مولانا عمر لکھوی تھے۔ اختتام پر شرکاء کانفرنس کی کھانے سے تواضع کی گئی۔

ختم نبوت کورس لاہور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۵، ۶مارچ ۲۰۲۰ء کو جامع مسجد آسٹریلیا ریلوے اسٹیشن لاہور میں دو روزہ ختم نبوت کورس کا انعقاد کیا گیا۔ کورس میں مدرسہ ختم نبوت چناب نگر ضلع چنیوٹ کے شیخ الحدیث مولانا غلام رسول دین پوری اور مبلغ ختم نبوت لاہور مولانا عبدالنعیم نے لیکچرز دیئے۔ انہوں نے کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت کا تحفظ ہمارے ایمان کی اساس ہے۔ یہ عقیدہ نہ ہو تو امت واحدہ کا تصور معدوم ہو جاتا ہے۔ ۱۹۵۳ء کے دس ہزار شہداء ختم نبوت ہمارے سروں کے تاج ہیں اور ان کے مشن کو جاری و ساری رکھنا

ہماری زندگی کا اولین مقصد ہے۔ امتناع قادیانیت قانون پر عمل درآمد نہ کرنا کشیدگی کا باعث بنتا ہے اقتدار کے ایوانوں میں دستور کی اسلامی دفعات خصوصاً امتناع قادیانیت آرڈیننس اور قانون تحفظ ناموس رسالت کے خلاف خطرناک سازشیں ہورہی ہیں جن کو بے نقاب کرنا ہم سب کی ذمہ داری ہے۔ اس موقع پر عالمی مجلس لاہور کے نائب امیر پیر میاں محمد رضوان نفیس، جامعہ عثمانیہ کے مؤسس مولانا ڈاکٹر محمد سلیم، مولانا محمد یوسف، مولانا نصیر احمد، مولانا محمد اسماعیل، مولانا محمد سعادت ودیگر اساتذہ بھی موجود تھے۔

تحفظ ختم نبوت کانفرنس لاہور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، مدرسہ سیدہ فاطمۃ الزہراء للبنات اور جامعۃ الحسنین اچھرہ کے زیراہتمام ۷ مارچ ۲۰۲۰ء سالانہ تحفظ ختم نبوت کانفرنس اور تحفظ مدارس دینیہ جامع مسجد مولانا احمد علی لاہوری اچھرہ لاہور میں زیرصدارت شیخ الحدیث مولانا عبدالرحمٰن منعقد ہوئی۔ کانفرنس میں پیر طریقت ڈاکٹر میاں محمد اجمل قادری، مجلس کے مرکزی رہنما مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، پیر میاں محمد رضوان نفیس، مولانا علیم الدین شاکر، مولانا عبدالمالک صدیقی، مبلغ ختم نبوت لاہور مولانا عبدالنعیم، معروف ثناء خوان مصطفٰی مولانا محمد انس یونس کراچی، سید عزیز الرحمٰن شاہ جہانیاں، مولانا محمد قاسم گجر لاہور، معروف قراء قاری حماد انور نفیسی گوجرانوالہ، قاری جمیل الرحمٰن اختر، انجینئر حافظ نعیم الدین شاکر، مولانا عبدالعزیز، مولانا خالد محمود، مولانا عبداللہ مدنی، حافظ عبداللطیف فریدی، حافظ فرمان اللہ ودیگر نے شرکت کی۔

مقررین نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت میں دس ہزار نفوس قدسیہ نے جام شہادت نوش کر کے فتنہ ارتداد مرزائیہ کا راستہ روکا اور پاکستان کو قادیانی اسٹیٹ بننے سے بچالیا ہم دستور کی بالادستی کے لئے قادیانیوں کو ان کی متعینہ آئینی حیثیت میں دیکھنا چاہتے ہیں اس لئے قانون نافذ کرنے والے ادارے طرف داری اور غفلت کا مظاہرہ نہ کریں۔ علماء کرام کا کہنا تھا کہ ملک میں جاری فحاشی اور عورت کی آزادی کے نام پر جاری مارچوں پر شدید الفاظ میں مذمت کی اور کہا کہ اس سے فحاشی اور عریانی کو فروغ دینے کی کوشش کی جارہی ہے جو کہ اسلام کے سراسر منافی ہے عورت کو عزت صرف اسلام نے دی ہے۔ کانفرنس میں مارچ ۱۹۵۳ء کی تحریک مقدس تحفظ ختم نبوت کے ہزاروں شہداء کو بھرپور خراج تحسین پیش کیا گیا اور اسلام کے بنیادی واساسی عقیدہ ختم نبوت وناموس رسالتؐ کے تقدس کے تحفظ اور انگریز کے خودکاشتہ پودے فتنہ قادیانیت سمیت تمام فتنوں کے قلع قمع کے لئے شہداء کے عظیم مشن کو زندہ وتابندہ رکھنے کے لئے بھرپور تجدید عہد کیا گیا۔

مسافران آخرت

☆......حضرت مولانا قاری محمد الیاس چناری
☆......حضرت مولانا محمد حسن سلفی احمد آباد
☆......حضرت مولانا افضال حسین شال حیدر آباد
☆......سید خبیب احمد شاہ فیصل آباد کے چچازاد
☆......حضرت قاری محمد صدیق جو آنہ بنگلہ
☆...... جناب رانا محمد حنیف بھکر
☆...... جناب حاجی عبدالغنی شیخ پنو عاقل
☆......مولانا محمد حنیف مبلغ بدین کے چچازاد
☆...... جناب حافظ افتخار احمد واڑو عالم شاہ
☆......والدہ محترمہ قاری محمد رفیق قصور
☆......حضرت حاجی محمد مسکین میر پور آزاد کشمیر
☆......مولانا عتیق الرحمٰن خانقاہ شریف بہاول پور
☆......مولانا غلام مصطفیٰ قاسمی کلورکوٹ
☆......حافظ شفیق الرحمٰن داماد مولانا سرفراز خان صفدر رحمۃ اللہ علیہ
☆......حضرت مولانا محمد یوسف بروہی
☆...... جناب چوہدری لال دین بھکر
☆...... جناب محمد ہاشم سابق خادم ملتان دفتر
☆...... جناب خان محمد سومرو سندھ
☆......حاجی تصور اقبال گوندل منڈی بہاؤالدین
☆......اہلیہ محترمہ قاری محمد الیاس فیصل آباد

سمیت تمام حضرات گزشتہ سہ ماہی میں دار فانی سے رخصت ہو گئے۔

اللہ پاک تمام مرحومین کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائیں اور تمام پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق نصیب فرمائیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تمام مرحومین کے لواحقین کے غم میں برابر کی شریک ہے۔

قصور میں تاریخی مسجد کی بازیابی پر اظہار تشکر

عرصہ دراز سے قادیانیوں کے زیر تسلط موضع کھر پڑ ہتھاڑ ضلع قصور کی تاریخی مسجد مسلمانوں کو بازیاب کروادی گئی ہے۔ کھر پڑ ہتھار کے معززین اور اہل علاقہ مسلسل مسجد کی بازیابی کی کوششیں کر رہے تھے اور کافی عرصہ سے قادیانی لابی کے خلاف قانونی چارہ جوئی بھی کر رہے تھے جس میں بالآخر کامیابی نصیب ہوئی۔ قصور کی ضلعی انتظامیہ نے بھی قابل فخر کردار ادا کیا۔ ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن قصور اور بار کے صدر جناب مہر محمد سلیم ایڈووکیٹ بھی خود موقع پر مورخہ ۱۳ر فروری ۲۰۲۰ء کو خود موقع پر تشریف لائے اور ضلعی انتظامیہ کا فیصلہ پڑھ کر سنایا۔ ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن نے بھی مثالی کردار ادا کیا۔ قاری مشتاق احمد رحیمی، میاں محمد معصوم، مبلغ ختم نبوت قصور مولانا عبدالرزاق مجاہد، حاجی شبیر احمد مغل، حافظ محمد امین، حاجی اللہ دتہ مجاہد، صابر علی شہزادہ، امیر جمعیۃ علماء اسلام قصور مولانا سید زہیر شاہ ہمدانی، سید مطیع الرحمٰن ہمدانی ودیگر عہدیداران اور کارکنان نے ضلعی انتظامیہ اور بار ایسوسی ایشن کو دل کی اتھاہ گہرائیوں سے خراج عقیدت پیش کیا۔

تحریک ختم نبوت پر ایک تاریخی دستاویز

نابغہ وعبقری شخصیت کے مالک حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب کو تحفظ ختم نبوت کے محاذ پر ایک جری، دلیر اور تہور پیشہ سپہ سالار کی حیثیت حاصل ہے۔ تقریر و تحریر ہو یا مباحثہ و مناظرہ، دونوں میں انہیں لاثانی خداداد ملکہ حاصل ہے۔ مطالعہ و تحقیق اور تصنیف و تالیف ان کے محبوب و مرغوب مشاغل ہیں۔ ان کی گرانقدر مطبوعہ کتب ’’قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر بحث کی مصدقہ رپورٹ، چمنستان ختم نبوت کے گلہائے رنگارنگ، دروس و بیاناتِ ختم نبوت، آئینہ قادیانیت، یادِ دلبراں اور قادیانی شبہات کے جوابات‘‘ خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ یہ ایک غیر مختتم سلسلۃ الذہب ہے۔ اللہ کرے یہ مرحلہ شوق نہ ہو طے

حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب کی نئی کتاب ’’تحریک ختم نبوت‘‘ نہایت مبسوط، مدلل، مربوط، جامع اور تحقیقی کتاب ہے۔ ۱۹۷۴ء کی ختم نبوت کانفرنس قادیان سے دسمبر ۲۰۱۹ء تک تحریک ختم نبوت جن مراحل سے گزرتی رہی اس کی لمحہ بہ لمحہ رپورٹ کو جمع کر دیا گیا ہے، دس ضخیم جلدوں کے ساڑھے چھ ہزار صفحات پر مشتمل قریباً ایک صدی کی عشق و محبت کی داستان لازوال جو ایمان پرور، جہاد آفرین بھی ہے اور حقائق افروز بھی۔ اس کی ترتیب و تہذیب اور تالیف و تدوین بڑی عرق ریزی، دقت نظر اور حسن عقیدت سے کی گئی ہے۔ انداز نگارش ایسا سحر انگیز ہے کہ اس کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے جیسے مولانا خود ان تمام حالات و واقعات کے عینی شاہد ہیں۔

یہ کتاب کارکنان تحفظ ختم نبوت کے لیے ایک دستور العمل کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس میں ایمان پرور واقعات، اکابرین کے ولولہ انگیز خطابات، پس پردہ حقائق، ہوش ربا انکشافات، حکمرانوں کی قادیانیت نوازی اور مختلف اعلیٰ عدالتی فیصلوں کا بھرپور تذکرہ ہے جس کے مطالعہ سے دلوں میں عقیدت و محبت کی ایک برقی رو دوڑ جاتی ہے۔ دینی غیرت و حمیت کی ایسی پرسوز و گداز کیفیت پیدا ہوتی ہے کہ خون جوش مارتا اور آنکھیں اشکبار ہو جاتی ہیں۔ ایسی کیفیات اور احساسات کو جاننے اور سمجھنے کے لیے اس تاریخی کتاب کا مطالعہ ناگزیر ہے۔ امید ہے کہ یہ کتاب کارکنان تحفظِ ختم نبوت کے لیے انمول سوغات اور سدابہار گلدستہ ثابت ہوگی۔ مزید برآں اس اہم موضوع پر ریسرچ کرنے والے سکالرز اور طالب علموں کے لیے بھی چراغ راہ کا کام کرے گی۔ دعا ہے کہ رب کائنات حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب کی ہمت کو جواں اور ان کے قلم کو رواں دواں رکھے۔ آمین

محمد متین خالد

لاہور

رعایتی قیمت

مطبوعات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

نمبر شمار	نام کتاب	مصنف	رعایتی قیمت
1	قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ	پروفیسر محمد الیاس برنیؒ	350
2	رئیس قادیان	ابوالقاسم مولانا محمد رفیق دلاوریؒ	200
3	ائمہ تلبیس	ابوالقاسم مولانا محمد رفیق دلاوریؒ	200
4	تحفہ قادیانیت (چھ جلدیں)	حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ	1000
5	فتاویٰ ختم نبوت (تین جلدیں)	مولانا سعید احمد جلالپوری شہیدؒ	1000
6	محاسبہ قادیانیت، جلد نمبر 1	متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل	200
7	محاسبہ قادیانیت، جلد نمبر 2	متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل	200
8	محاسبہ قادیانیت، جلد نمبر 3	متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل	200
9	محاسبہ قادیانیت، جلد نمبر 4	متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل	200
10	محاسبہ قادیانیت، جلد نمبر 5	متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل	200
11	محاسبہ قادیانیت، جلد نمبر 6	متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل	200
12	محاسبہ قادیانیت، جلد نمبر 7	متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل	200
13	محاسبہ قادیانیت، جلد نمبر 8	متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل	200
14	قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر بحث کی مصدقہ رپورٹ (5 جلدیں)	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	1000
15	قادیانی شبہات کے جوابات (کامل)	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	300
16	چمنستان ختم نبوت کے گلہائے رنگارنگ (تین جلدیں)	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	500
17	گلستان ختم نبوت کے گلہائے رنگارنگ	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	200
18	آئینہ قادیانیت	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	100
19	ایک ہفتہ شیخ الہندؒ کے دیس میں	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	100
20	تذکرہ حکیم العصرؒ (مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ)	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	100
21	تحریک ختم نبوت 10 جلد مکمل سیٹ	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	
22	قادیانیوں سے فیصلہ کن مناظرے	جناب محمد متین خالد صاحب	150
23	سیرت حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا	ابوالقاسم مولانا محمد رفیق دلاوریؒ	150
24	تذکرہ مجاہدین ختم نبوت	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	200
25	خطبات شاہین ختم نبوت (دوجلدیں)	مولانا محمد بلال، مولانا محمد یوسف ماما	300
26	اسلام اور قادیانیت ایک تقابلی مطالعہ	مولانا عبدالغنی پٹیالویؒ	150
27	مجموعہ رسائل (ردقادیانیت) (دوجلدیں)	رسائل اکابرین	400
28	قادیانیت کا تعاقب	مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ، مولانا قاضی احسان احمد	

نوٹ: قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر مصدقہ رپورٹ سیٹ کی قیمت -/700 روپے تھی لیکن کاغذ کی قیمت میں اضافہ ہونے کی وجہ سے اب سیٹ کی قیمت -/1000 روپے کردی گئی ہے۔

نوٹ:... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تبلیغی ادارہ ہے۔ تبلیغ کے نقطۂ نظر سے تقریباً لاگت پر کتب مہیا کی جاتی ہیں

ملنے کا پتہ:... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان ...... جامعہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر ضلع چنیوٹ

MONTHLY LAULAK MULTAN REGD. Number M-108

تحریکِ ختمِ نبوّت

1934ء تا 2019ء

مکمل سیٹ دس جلدیں

ترتیب و تحقیق

شاہینِ ختمِ نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ

عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت

قیمت فی شمارہ -/20 روپے

قیمت سالانہ -/240 روپے